Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

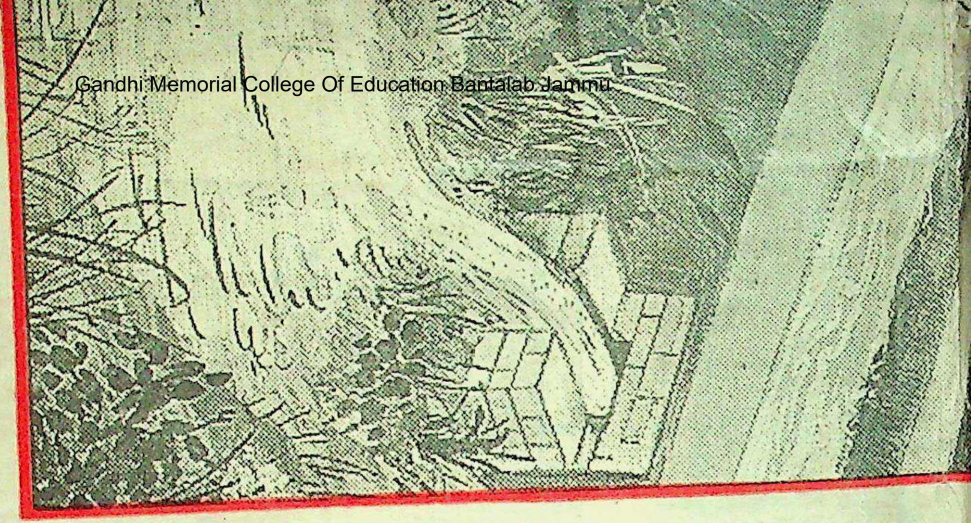

EA DEVELOPME

ہر کا پانی اپنی باری پر

...ा सिंचाई फसल की तबाही

... तरीके से फसल की जरुरत

...गाएं । इसमें आपकी और देश

...अपनी बारी पर ही लगाएं ।

Supplied by : HASHMIE SONS, J&K
H.O. : Sopore

...DEPTT. JAMMU

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ठीक
ाबिक
ालाई है
का पानी

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ملک دشمن نام نہاد جموں فرنٹ یعنی بچاؤ فرنٹ کا انوکھا حکم

ابھی شری رشی پال سنگھ بھوگل نے یکم دسمبر ۱۹۹۰ء کو کچھ مضحکہ خیز بیان جاری کیا ہے۔ اس بیان میں شری بھوگل نے کشمیری ہندو تارکین یعنی بیدخل کئے گئے کشمیری پنڈتوں کو فوری طور جموں چھوڑ کر واپس کشمیر جانے کا حکم صادر کیا ہے۔ اور واضح کیا ہے کہ اگر یہ لوگ واپس نہ جائیں گے تو ان کو جہاں ایک طرف خطرہ سے دوچار ہونا پڑے گا وہاں دوسری طرف ان کو جموں سے باہر دھکیل دیا جائے گا ہمیں معلوم نہ تھا کہ موجودہ جموں شہر کے والد، مالک اور حکمران کوئی رشی پال سنگھ بھوگل ہیں جو کہ نام نہاد "جموں بچاؤ فرنٹ" کے نام نہاد سربراہ بھی ہیں۔

"جہاں تک ہماری دانش کا تعلق ہے یہ شری بھوگل جی جموں شہر کے تو کیا جموں ڈویژن کے مستقل باشندہ نہیں معلوم ہوتے، کیونکہ جموں میں جن ذاتوں کا رہنا بسنا ہے وہ انگلی پر گنے جانے والی ہیں اور وہ ادھر کے مدت مدید سے آباد چلے آ رہے ہیں۔

جموں شہر میں 85 فیصد وہ لوگ ہیں جو صوبہ جموں کے اصلی باشندے نہیں ہیں۔ کیا بھوگل جی کو معلوم نہیں کہ جموں کی معیشت پر وہ لوگ اسی طرح قابض ہیں کہ جس طرح سے ہندوستانی نسل کے لوگ خلیجی ممالک میں اپنا تسلط بنائے بیٹھ کر وہاں کی دولت اپنے اہل و عیال کو بھارت میں منتقل کر دیتے ہیں

جموں کا وہ قابل صد احترام کلچر اب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے سے بھی کہیں پر ملتا نہیں سوائے چند ایک بزرگوں اور دانشوروں کے۔ کہاں گئے وہ سب لوگ جو شیروانی (اچکن) تنگ چوڑی پاجامہ اور دستار (پگڑی) کا استعمال کیا کرتے تھے؟ کہاں گئے وہ لوگ کہ جن کی زبان لوچدار تھی؟ کہاں گئے وہ لوگ جو مہمانوں کے لئے دل بچھایا کرتے تھے؟ کہاں گئے وہ سادہ لوح اور نیک سیرت ڈوگرے کہ جن کو ہم مہاراجگان کے عہد میں دیکھا کرتے تھے۔

جموں کے تمدنی ورثہ پر پنجابیت کا پھوس ملمع چڑھا ہوا ہے۔ جموں میں غیر جموی زیادہ تر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ جموں پر بھوگل صاحب جیسے مبینہ غیر ریاستی باشندوں کا غلبہ ہے۔ جموں میں وہ لوگ آباد ہیں جو مقبوضہ پونچھ، کوٹلی، راجوری، بھمبر، باغ، پلندری، مظفر آباد، میرپور، علی نگر، ڈار، گرنار، میرپور اور ضلع ہزارہ سے یہاں آ کر بس گئے ہیں اور جو جموں شہر کے نواسی نہ تھے۔ ان کے علاوہ پنجابی بھی آباد ہیں جموں میں اس وقت جو کاروباری ادارے ہیں، کارخانے ہیں اور جو غیر منقولہ جائیدادیں کھڑی کی گئی ہیں وہ ۹۰ فیصد غیر ریاستی باشندوں کی ہیں۔ پس بھوگل صاحب کا متذکرہ صدر حقیر اور قابل مذمت بیان کس کام کا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کو کوسنے سے پہلے جناب بھوگل صاحب کو اپنے مضحکہ خیز کرداری بیان کا پوسٹ مارٹم کرنا چاہئے تھا۔ کشمیری ہندو تارکین جموں کشمیر ریاست کے مخلص اور مستقل باشندے ہیں اور ان کی قومیت ہندوستانی ہے، یہ واضح کیا جاتا ہے۔ شری بھوگل کو ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ اپنے حماقت آمیز بیان کو واپس لیں ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ وہ ہندوستانی نہیں ہیں بلکہ کسی غیر ملک کے ایجنٹ کی حیثیت رکھتے ہیں

([illegible] جنوری ۱۹۹۱)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

یہ ہیں پاکستان کے رنگ اور نامراد مُلّاؤں کے ڈھنگ

پاکستان میں قادیانیوں (جو مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں) کو کافر یعنی خدا کا منکر کہا جاتا ہے جبکہ اہل تشیعہ کو مرتد یعنی اسلام سے پھرا ہُوا، مردود یعنی بے دین کہا جاتا ہے۔ اہل تشیعہ کے خاتمہ کے لیے پاکستان کے کٹھ ملاؤں نے تحریک شروع کر دی ہے اور حکومت پر زور دیا جا رہا ہے کہ ان مردودوں کو پاکستان بھر میں اسقدر تنگ کیا جائے تاکہ یہ لوگ پاکستان سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوں، ورنہ ہم ایسی تحریک شروع کریں گے کہ جس کے نتیجہ میں تمام اہل تشیعہ کو سنگسار کیا جائے گا۔ ان کی مستورات کے اعضائے بدن خاص کر اندام نہانی پر تیزاب پاشی کی جائے گی۔ تاکہ بقول اُن کے اور خبیث اور مرتد پیدا نہ کر سکیں اور جہاں جہاں بھی آسانی سے ممکن ہوگا اُن کو ذبح کر لیا جائے گا، کیونکہ اسلام میں مرتدوں کی کوئی جگہ نہیں اور نہ پاکستان نظامِ مصطفٰے کے آدھار پر ہی ایک سُنّی اسلامی مملکت ہے۔

گذشتہ چودہ برسوں سے پاکستان میں رہ رہے تمام قادیانیوں کا قافیہ تنگ کیا جاتا رہا ہے۔ ان پر مرحوم ضیاء الحق کے عہد میں اسقدر مظالم توڑے گئے کہ ہر طرف ہائے توبہ مچی۔ ان قادیانیوں کو تیسرے درجہ کا شہری مانا گیا جبکہ شیعہ فرقہ کو دوسرے درجہ کا اقلیتی شہری تسلیم کیا گیا۔ قادیانیوں کی تمام تر مساجد مسمار کر دی گئیں۔ انہیں قرآن و سُنّت کے مطابق کوئی کام کرنے کی مناہی کر دی گئی۔ ان کے لیے سرکاری یا نیم سرکاری ملازمتیں بند کی گئیں۔ اِن کے کاروبار کا تہہ و بالا کر دیا گیا۔ بھوک اور افلاس ان کے حصے میں ڈالے گئے یہاں تک کہ ان قادیانیوں نے گزارہ چلانے کے لیے اپنے گھرانوں کو رنڈی خانوں میں تبدیل کر دیا۔ لیکن گذشتہ ایک ڈیڑھ برس میں انہوں نے دوبارہ اپنی اصلی اسلامک لائن پر آنا شروع کر دیا تھا کہ ضیاء مرحوم کے پٹھو اور پیر پروردہ کشمیری لوہاری پُتر میاں نواز شریف اقتدار میں آ گئے اور ان قادیانیوں کے لیے از سرِ نو قہر برسانا شروع ہو گیا۔

پاکستان کی کٹر وادی لیڈر شپ چھوٹی داڑھی رکھنے والوں اور مفت خور مُلّاؤں نے مقتول محمد علی جناح کے پاکستان کا اسلامی نقشہ اسطرح برباد کر کے رکھ دیا کہ وہاں کے ترقی پسند عوام کی زندگیاں خراب ہو کر رہ گئیں اور اُن مفت خور مُلّاؤں کو نیچا دکھانے کے لیے پاکستان بھر میں سُنّی مسلمان خواتین اب اپنے ننگ و ناموس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کچھ اور ہی مُلّا مخالف طریقے اپنا رہی ہیں اور بیشتر نے تو اسلامی روایات کے مطابق زندگی چلانے کو صریحاً خیرباد کہہ کر ایک نئے سماج کی بنیاد اسطرح ڈالی ہے کہ اب خواتین آزادانہ طور پر گھوم پھر رہی ہیں۔ برقعہ کو خیرباد کہہ کر اپنی زینت کو نمایاں کرنے کے لیے پوڈر سُرخی کا خوب تر استعمال کرنے لگی ہیں، یہاں تک کہ اپنی خوبصورتی کو چار چاند لگانے کے لیے یہ اپنے ماتھے پر رنگ برنگی بندیا بھی لگا لیتی ہیں اور کئی قشقہ بھی کھینچنے لگی ہیں۔ یہ ہوٹلوں اور کلبوں میں مردوں کے شانہ بشانہ گھوم پھرنے لگی ہیں اور اپنے جسم کی عریانی کی نمائش بھی کرنے لگی ہیں۔ ہند میں آ کر یہ پاکستانی خواتین نہ جانے کیا کیا کرنے لگیں گی۔

پاکستان میں قادیانی چونکہ پہلے سے ہی نارِ جہنم کی آگ تاپ رہے تھے۔ اب اُن پر اور بھی مظالم توڑے جانے لگے ہیں۔ ان کی عورتوں اور عبادت گاہوں کی بے حرمتی کی جا رہی ہے اور انہیں موقعہ پا کر اسی طرح قتل کیا جانے لگا ہے کہ جسطرح شیعہ فرقہ کا کیا جا رہا ہے۔ تمام دُنیا میں فقط پاکستان ہی ایک ایسا ملک

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ملک ہے کہ جہاں فرقہ بندی، صوبائی واد اور ذات پات کی تمیز پروان چڑھی ہے۔ شیعہ وسُنی
قادیانی واحمدیہ، حنفی وجبرانی، بہائی و مرزائی، آغاخانی واہلِ سُنت اور اہلِ حدیث فرقہ جات
اب بھی پاکستان میں موجود ہیں۔ زمیندار اور نان کار، میراثی اور حجام، لوہار وچمار
ترکھان وموچی، سپیرا ومیراثی، چوہڑو بنگی اور خانہ بدوش وغیرہ الگ الگ سنگھٹوں کا سہرا
تسلیم کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ سندھی اور بلوچی، پختون اور پنجابی، مہاجر اور کشمیری، سرحدی
اور جبرگئی وغیرہ وغیرہ آپس میں زوروں سے ٹکرا رہے ہیں۔ ایسا ظاہر ہو رہا ہے کہ تمام فرقہ جات
میاں نواز شریف چونکہ نچلی ذات کے لوہار زادہ ہیں کو پاکستان میں مشکلات کا سامنا کرنا
پڑے گا اور وہ دن دور نہیں کہ جب انھیں اُن کی نیت بد کے کارن ان تمام ذاتوں قبیلوں
اور فرقوں کا پیر عتاب ہو کر رہنا پڑے گا۔ ایسے پاکستان کو ہمیں اور بھی سمجھنا ہوگا۔

پاکستان کی صحیح تصویر کی تفصیل اگر جاننے کی ضرورت ہو تو آپ :-

"عارف ٹریننگ کیمپ مظفرآباد" مقبوضہ کشمیر سے بھاگ کر آنے والے آزاد احمد،
بشیر احمد، عبدالمجید اور عبدالرشید ساکنان سرینگر
.... جو براستہ کھوئرہ واپس ریاست
میں داخل ہو کر گرفتار کر لیے گئے کے اخبروں کے سامنے اور ٹی وی
پر دیئے گئے بیانات کو غور پڑھیں
اور کوثر احمد، محمد یعقوب میر ساکنان بارہ مولا اور ہلال احمد شاہ و عزیز احمد بٹ
ساکنان سرینگر، جنہوں نے مقبوضہ کشمیر اور اسلام آباد میں کافی اذیتیں سہنے کے بعد
جبریہ طور پر بڑا ہنڈا ہو کر ریاست میں براستہ گلمرگ داخل ہو کر فوجی عملہ کے
سامنے ہتھیار ڈالکر اپنی دلخراش آپ بیتیاں سنائیں اور پریس کے سامنے کئی ساری
باتوں کے علاوہ پاکستان کے مغربی طرزِ تمدن میں غرق ہونے کی تفاصیل بیان کیں
اور جنہوں نے پاکستان اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمان کشمیریوں کے بارہ میں بدنیتی کے
ٹھوس ثبوت مہیا کرتے کرتے اس بات کا انکشاف بھی کیا کہ" پاکستانی فوجی
درندے اور باغی افغانی جہاں خوبصورت کشمیری لڑکوں کے ساتھ ٹریننگ دینے کے
بعد رات کا خلاف وضع فطری کا گناہ کرتے ہیں، وہاں وہ اس بات کے
خواہشمند بھی نظر آ رہے ہیں کہ کشمیری مسلمان لڑکیوں سے شادیاں رچا کر
بقولِ اُن کے انھیں اصلی جنت میں داخلہ بخش دینگے، اسی لئے کشمیر کو آزاد

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کرانا پڑ رہا ہے۔

ان تمام آٹھ لوگوں نے اپنے مشترکہ اظہار میں کہا کہ ہماری درخواست ہے کہ نوجوانانِ کشمیر اپنے آپسی بھائی چارہ، ہندو مسلم اتحاد اور کشمیر جنت بے نظیر کو نام نہاد اسلامی ملک اور جہاد کے نام پر تباہ نہ کریں کیونکہ ہم یہ بخوبی جان گئے ہیں کہ پاکستان اسلام کی بیخ کنی کر رہا ہے اور کہ اصلی اسلام ہندوستان میں ہی محفوظ رہ کر پروان چڑھ سکتا ہے۔ اور چونکہ پاکستان میں ہر لحاظ سے اسلام کی نفی ہو رہی ہے اسلئے اُسکے بارہ میں کچھ نہ پوچھیں۔ یہی ہے وہ اسلامی مملکت پاکستان جسکے لئے وادیٔ کشمیر کی ممنوعہ جنگجو تنظیمیں تمنا کرتی ہیں۔ (نثار دہلوی۔ کشپ وانی جموں جنوری ۱۹۹۱ء)

ایک مستقل نیم پاگل

محترز

ایک مستقل نیم پاگل — پرانے جموں شہر — کے وسط میں — گنجان ترین علاقہ میں — عرصہ سے رہنے والا — سرکار کا — 58 سال تک — کے لئے — جبراً غلام — کام کاج میں — زیر و زبر کرنے والا — آوارہ گردی — میں طاق — بن بلائے — ہر شادی میں — طعام اُڑانے والا — شکل و صورت میں — انسانی صورت کی — نفی — کلام میں ناپن کا پن — کھردری آواز — اکثر سنجیدہ لوگوں کو — بارِ سماعت — گزرنے والی — کاغذ کے پرزوں کو — لئے لئے — ہاتھ میں — ایک جانب — سے — دوسری جانب — گھر بہ گھر — در بہ در — کسی عاقل — شیطانی صفت — انسانی کلائی سے — چابک پڑنے پر — نہ جانے — کس خوشی میں — اپنے مستقبل کے — عمروں کا — اندازہ — ہر دو سال بعد — کرنے کے لئے — اکثر دیکھا جا رہا ہے — بھگوان اُسی پر مہر کرے تو کیسے — شرط ہے — گھر بیٹھے — اور — مظاہرہ نہ کرے — اپنے پاگل پن کا — وہ مستقل نیم پاگل۔

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سرینگر میں چھپنے والے روزنامہ آفاق کی آفاقیت ناقابل فہم ہی ہے۔

سرینگر سے چھپنے والے 3 مئی 1993ء کے روزنامہ آفاق میں جو ایڈیٹوریل لکھا گیا ہے وہ منقطہ دہشت گردوں کی ترجمانی کا ایک آئینہ ہے۔ ہم اس ایڈیٹوریل کے کچھ اقتباس درج کر کے ناظرین کو بتانا چاہیں گے کہ ریاستی سرکار بذریعہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرینگر کس قسم کے اخباروں کو رجسٹریشن مہیا کرتی ہے۔ اور بھارت مخالفت کے لیے اجازت نامے صادر کرواتی ہے۔ اس قسم کے کوئی دو درجن اخبار سرینگر میں چھپ رہے ہیں کہ جو ملک سے ٹوٹا ہوا معلوم ہی لگتے ہیں۔ اور بس۔ اور جو کشمیر یا دہشت گرد تنظیموں کے ایک طرف ترجمان بنتے ہیں اور دوسری طرف اُن کے پراپیگنڈہ کے ساتھ ہو کر چھپتے ہیں۔ اور سرکار ایسے اخباروں کو بڑے بڑے اشتہارات چھاپنے کے لیے دیتی ہے۔ اخبار آفاق کے 3 مئی کے شمارہ کو سرکار نے سرکار مخالف پراپیگنڈہ کے لیے ڈیڑھ ہزار روپے کے اشتہار مہیا کئے ہیں۔ اخبار کے اقتباس ملاحظہ ہوں:-

"سوپور قصبے میں آگ کی یہ تازہ واردات آٹھواں ایسا واقعہ ہے جو فورسز آتش و آہن کی کاروائی پر اُتر آئے ہیں اور سینکڑوں کو بے گھر کر کے لذت سی محسوس کر رہے ہیں۔
بانہال سیریل پر احتجاج کرنے والے طلبا پر فورسز نے بلا جواز فائرنگ کر کے خون کی ہولی کھیلی اور اب اس قصبے میں بچے کچھے گھراوں کو نذر آتش کرنے کا کھیل پھر کھیلا گیا
ایسے واقعات وادی میں ہر روز دہرائے جا رہے ہیں۔
بھارتی سرکار کشمیری مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا کر "رواں تحریک" کو دبانے اور مظلوم عوام کو تسخیر کرنے کے عمل پر گامزن ہے۔
بھارتی حکومت کو یہ جان لینا چاہیے کہ کشمیر کے اندر ظلم اور بربریت کی کوکھ میں پنپ رہے طوفان کو روکنا اُن کے لیے کافی مشکل ہوگا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ظلم جب حد سے گزرتا ہے تو مٹ جاتا ہے اور یہ سلسلہ بند نہ کیا گیا تو بالآخر بھارتی حکمرانوں کو پچھتانا پڑے گا"

آفاق کے ایڈیٹر کا یہ کہنا کہ "ظلم کا حد سے گزر جانا مٹ جانے والی بات ہے" یہ ٹھیک ہے "آپ طے کیجیے کون ظالم ہیں اور کس کو مٹنا ہوگا۔ دہشت گرد اہل اللہ تو نہیں۔ خدا ترس تو نہیں بلکہ صحیح مسلمان بھی نہیں۔ اِن ہی بندوق نے ہزاروں انسانی

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

انسانی قتل کئے اور کروائے - 16 ہزار کے قریب اپنی ماں بہنوں اور بیٹیوں کی سول سیل اجتماعی عصمت دری کی - تعلیمی ادارے اور مکان کا جلا ڈالے - کشمیری ہندوؤں کو بندوق کی نوک پر گھر سے بے گھر کردیا - اُن کی املاک لوٹیں اور جلا ڈالیں - عبادت گاہوں کو تحس نحس کیا مساجد کی بے حرمتی کی سینکڑوں بے گناہوں کو پھانسی دی - اعضائے بدن کاٹ ڈالے، دریا برد کیا، زندہ جلا ڈالا اور آفاق کے نابلد اور کج فہم فرقہ پرست نام نہاد ایڈیٹر کی نظروں میں یہ نابکار اور حیوان صفت مسلم دہشت گرد ظالم نہ ہوئے، قاتل نہ ہوئے، جابر نہ ہوئے، مجرم نہ ہوئے، بلکہ یہ اسلام کی سربلندی کے لئے رضاکار ہیں، ٹھیکیدار ہیں - کشمیر کا اسلام کی دستار بندی کے خدمت گزار ہیں - انسانیت کے قتل کے علمبردار اور کٹر واد اور بنیاد پرستی کے دعویدار اور دلدار ہیں۔

بائبل سیریل پر ہنگامہ کھڑا کرنا انتہائی بیوقوفی کی بات تھی - اسمیں جو کچھ بھی دکھلایا گیا تھا وہ مقدس بائبل سے کچھ بھی بعید نہ تھا - اسمیں کسی دین دھرم پر چوٹ نہ تھی تو ہین نہ تھی - بائبل مقدس ایک پرانی مقدس دھارمک گرنتھ ہے - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت بہت پہلے اس دنیا کو نیک بنانے کے لیے تشریف لایا تھا - ویسے بھی مسلمانوں کو عیسائیوں سے جب کوئی مذہبی نسبت نہیں تو ہنگامہ کھڑا کرنا کون سی خوشی یا غمی کی علامت تھی - دخل در معقولات کوئی اچھی بات نہیں

ہم سمجھتے ہیں کہ ان تمام مسلم دہشت گردوں، اُن کے ہمدردوں، بہی خواہوں اور چمچوں کو یکے بعد دیگرے مٹنا ہوگا - اور آفاق کی نظروں میں "رواں بھونڈی انسان کش تحریک" ساکن ہو کر رہے گی - پھر آفاق کے آفاق میں بھی پرخچے اُڑ کر رہینگے

کیونکہ قرآنِ شریف کی رُو سے (فرمانِ باری تعالیٰ) ظالموں کی کبھی فلاح نہیں ہوتی — اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے — آخرت اور دُنیا سب کچھ اللہ ہی کے اختیار میں ہے — موت تم کو آکر ہی رہے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں کیوں نہ ہو — نفع و نقصان سب اللہ ہی کی طرف سے ہے — سبھی انسان بھائی بھائی ہیں — خونگروں اور ظالموں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

اب آفاق کا ایڈیٹر اور اُسکے دہشت گرد ساتھی کیسے بچ پائینگے؟

نثار فرحوں

(کشپ وانی - جون ۱۹۹۳ء)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کشمیری پنڈتوں کا حُسنِ تدبّر اور پھیلاؤ (ایک تحقیق)

جسطرح کوئی زمانہ بھگوان کے اوتاروں یا اُس کے نائبین رکیشیوں اور منیوں سادھوؤں اور سنتوں
سے خالی نہیں رہا بالکل اُسی طرح شدّاد، نمرود، فرعون، شیطان، ابلیس اور
راکھشس بھی ہر زمانہ میں نمودار ہوتے رہے۔ اور کبھی مذہبی اور کبھی سیاسی لبادے اوڑھ
کر بھگوان کے ہندوؤں کو ظلم و جبر کا نشانہ بناتے رہے اور ہم اور آپ ایسے غیر بھگوانوں
کو گذشتہ کوئی سات آٹھ سالوں سے کھلے روپ میں کشمیر میں دیکھتے چلے آرہے ہیں
وگرنہ وہ گذشتہ کئی صدیوں سے مختلف شکلوں میں کشمیر میں کسی نہ کسی کروٹ نمودار
ہوتے ہی آرہے ہیں، اور ہندوؤں پر ظلم و تشدد کرتے رہے ہیں۔

حضرت جناب امیر خسروؒ نے کشمیری براہمنوں کے بارہ میں بتایا ہے " اُن کی ایک حیثیت محبِّ
وطن کی ہے۔ اُنہیں ہندوستان سے والہانہ محبت ہے۔ وہ ہندوستان کے علوم، زبان و ادب
آب و ہوا، فکری مناظر، یہاں کے باشندوں کی صلاحیت اور قابلیت وغیرہ کو دُنیا کے دوسرے
ملکوں سے بڑھ چڑھ کر مانتے ہیں۔ مختصر یہ کہ یہ لوگ بہت ہی بھلے مانس ہیں۔

آنجہانی ہلال احمد زبیری جب کے نائب صدر دہلی میونسپلٹی (۱۹۶۸ء) اور محمد علی
جناح کے کسی وقت کے سیکریٹری نے اپنی ایک تصنیف کی ہوئی کتاب جس کا دیباچہ ڈاکٹر
یدھ ویر سنگھ صدر دہلی میونسپلٹی نے لکھا ہے، " ذہانت کے علمبردار" میں تحریر کیا ہے کہ
" دُنیا میں یہودیوں، پارسیوں، شیعوں اور کشمیری پنڈتوں میں کئی اطوار سے اور
اور کئی صورتوں میں کشمیری براہمن یعنی پنڈت عقل و دانش کے لحاظ سے سرِ فہرست گردانے گئے ہیں،
دوسرے اقوام میں بھی اچھے اچھے لوگ ہیں لیکن تدبّر کے معنوں میں کشمیری پنڈتوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔
خدا پرستی، حق دوستی، انصاف پسندی، جہاں گزراں کی سعادت مندی و کامرانی، خدا شناسی اور
عالمِ ہست و بود کی فلاح و بہبودی اس قوم کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ قوم عقل و دانش کا سرچشمہ
ہے۔ کافی سارے فارسی۔ عربی اور سنسکرت کے عالم فاضل اس قوم نے پیدا کئے۔ کشمیری براہمن
قرآنی تعلیم بھی دیا کرتے تھے اور اسکی عزت بھی دل و جان سے برابر کرتے رہے ہیں۔ کشمیری براہمن
شمارِ جہاں ہے، تمدن آفرین اور اخلاقِ آئینِ جہاں داری ہے، تعمیرِ انسانیت اس کا فرض
منصبی اور ہندوستان بلکہ ایشیا کی قیادت و رہبری اس کا مقصدِ اوّلین رہا ہے۔ چمن زارِ
انسانیت کی روح افزا بہار اسکے نقشِ نرم و گرم کی رہینِ منت ہے۔ اور انسانی دُنیا کی سرسبزی
و شادابی اور خوشحالی و فارغ البالی، اطمینانِ قلب اور سکونِ خاطر بھی اسی قوم کی دانشورانہ

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سرگرمیوں اور آہِ سحرگاہی و نالۂ نیم شبی کا فیضان ہے۔

325 قبل مسیح میں مصر میں بُت پرستی کا رواج تھا، لوگ آتش پرست، سورج پرست اور گئو پرست ہُوا کرتے تھے۔ اور جو لوگ آباد تھے وہ غیر مسلم ہی تھے۔

آنجہانی خواجہ حسن نظامی (جن سے اوائل عمر میں میری شناسائی رہی ہے) نے مصر کے حالات معلوم کرنے کے لئے اُس مُلک کا سفر کیا تھا اور پھر واپسی پر اپنی کتاب "تاریخِ مصر" میں تمام دیوی دیوتاؤں کی تفصیل بیان کی ہے، جن کی مصر میں پرستش کی جاتی تھی۔ (صفحہ 58 تا 93 ناشر امیر خسرو ہر دیو اُردو کمپنی دہلی)

حضرت یوسفؑ تک مصر میں برابر برابر دیوی دیوتاؤں کو پُوجا جاتا تھا، پرستش کی جاتی تھی۔ ایک جگہ واضح الفاظ میں بیان کیا کہ "مصر کی وہ سبھی خلقت جو بُت پرست تھی، رنگ و زبان اور شکل و نسل سے مصری نہ لگتے تھے، نہ کوئی افرنگ ہی لگتے تھے۔ وہ عبرانی بھی بولا کرتے تھے لیکن آج کی عبرانی نہیں۔ وہ تو فارسی اور سنسکرت کے دانشور ہُوا کرتے تھے اور اُن کے بارہ میں ایک مشہور اور معتبر شخص "شہجا" جو کوئی 139 برس کے تھے سے مصر کے بُت پرستوں کے حالات دریافت کئے اور اُنھیں بتایا گیا کہ وہ سبھی لوگ سفید فام، قد آور اور خوش جسم ہُوا کرتے تھے۔ اُنہوں نے ایک کتاب کے حوالہ سے جو عبرانی زبان میں نہایت خوش خطی ہاتھ سے تحریر کی گئی تھی بتایا کہ وہ آریہ نسلی تھے۔ اُن کے گلے میں دھاگے پڑے ہوئے رہتے تھے اور وہ سر پر چوٹیاں بھی رکھا کرتے تھے۔ سنسکرت جو درحقیقت سبھی زبانوں اور بولیوں سے مختلف تھی بولا کرتے تھے اور اسی زبان کا اثر فارسی زبان نے بھی قبولا تھا۔

مصری لوگ مختلف دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے، جن میں سے بعض تو خاص خاص قبیلوں اور علاقوں کے تھے جیسے **"نیفات"** **"فتا"** اور **"مات"** بعض عالمگیر قوتوں کے الگ مظاہر تھے۔ جیسے **"اوزیرس"** یعنی ہر یہ کال کا بھگوان **"میہ اورت"** یعنی آکاش کا بھگوان **"کینمو"** یعنی جسم بنانے والا **"ایزز"** یعنی آتما بخشنے والی دیوی **"طوطا"** یعنی عمر کی حد مقرر کرنے والا **"ہوراس"** یعنی درد و غم دور کرنے والا **"جاتو"** (دگائے) یعنی رزق بخشنے والی دیوی اور

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ان سب سے بلند تر "آمن راع" تھا یعنی سورج دیوتا۔ اس بات کی تصدیق ترجمان القرآن جلد دوم صفحہ 462 کے مطالعے سے بھی ہوتی ہے۔ قصص القرآن حصہ اوّل صفحہ 380 حاشیہ مؤلف حضرت مولانا حفظ الرحمان کے حوالہ سے بتایا گیا ہے۔ کہ مصر میں مندروں کی بیشمار تعداد تھی اور مندروں کے پجاری مہنت کہلاتے تھے۔ وہ فرعون کی حکومت کے مخالف رہے تھے۔ دار السلطنت "رعمیس" کا مندر سب سے بڑا مندر بلکہ مرکزی مندر تھا جہاں مہنت یا پروہت بادشاہ کے مزاج میں بڑا دخل رکھتا تھا۔ مندروں کے مہنتوں اور پجاریوں کو بڑے بڑے عطیات دئے جاتے تھے اور بادشاہ لوگ ان مہنتوں۔ پنڈتوں اور پجاریوں سے بڑا خوف کھاتے تھے، چنانچہ ان کی خاطر خزانہ لٹایا کرتے تھے۔

متذکرہ صدر نقطوں سے یہ صاف ہوگیا ہے کہ کشیری پنڈت یا پنڈتوں کا دخل ایشیا میں ہر جگہ رہا ہے، بلکہ جرمنی تک کو آباد کرنے والا بھی کشیری پنڈت ہیں۔

(دلی دین محمد نثار دہلوی) کشپ وانی سنہ ۱۹۹۳ء

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بے جان کے بدلے ہزاروں جانیں گئیں لیکن دوسری کوئی مسجد شہید نہ ہوئی

ایک ایسا محض ایک مسجدی ڈھانچہ جو ایک طویل مدت سے بطورِ مسجد استعمال نہ کیا جارہا تھا کو اجودھیا میں کئی شرپسندوں نے ایک جمِ غفیر اور مجمع کثیر کے درمیان سے نکلکر بُری طرح وجود سے خارج کردیا کہ سارے ملک میں کہرام مچ گیا، یعنی کہ اگر ایک روپیہ کا نقصان کیا گیا تو اس کے عوض ملک و ملت کو ایک کروڑ کے نقصان سے دوچار ہونا پڑا۔ دانستہ طور پر سرزد کیئے گئے ایک گناہ کی کڑی سزا عوامی طور پر دیدی گئی۔ جبکہ سرکاری سزا ابھی باقی ہے۔ بلا وجہ کوئی 2400 لوگ ابتک موت کی نیند سلائے گئے جبکہ کوئی بارہ ہزار لوگ مرد و زن زخمی ہوئے بتائے جاتے ہیں۔ لگ بھگ ایک ارب کی املاک مبینہ طور پر (سرکاری اور غیر سرکاری) جلادی گئیں۔ ملک بھر کی لگ بھگ سبھی ریاستوں میں مندروں کو اُڑا دیا گیا یا پھر جلادیا گیا۔ لیکن اتنا کچھ ہونے پر بھی ہم نے کسی دوسری مسجد کی تباہی کی کوئی بڑی اور دلخراش خبر نہ سنی۔ ہم نے بدستور یکے بعد دیگرے ملک گیر تباہی میں درپیش آئے واقعات کی کما حقہ تفصیلیں سُنیں جو ایک شریف طبع اور امن پسند انسان کے برہم کرنے کے لئے کافی تھیں۔

مسجد کو مسمار کرنے سے انتہا پسندوں نے کیا کچھ حاصل کرلیا؟ بھارت کے علاوہ پاکستان افغانستان بنگلہ دیش اور انگلستان میں غیر مسلموں پر زبردست وار کیئے گئے۔ ان کی جائدادوں کو جلادیا گیا اور اُن کے پوجا پاٹھ کے ستھلوں کے تمام نقوش مٹا دئے گئے۔ پاکستان میں پولیس کی قیادت میں مندروں کو منہدم کیا گیا۔ اس موقعہ پر بُل ڈوزروں کا بھرپور استعمال کیا گیا۔ گرجا گھروں اور سکھوں کے گوردواروں کو بھی گھائل کرکے رکھدیا گیا۔ اکیلے پاکستان میں 182 لوگ مارے گئے جن میں 173 ہندو اور 9 مسلمان تھے 12 گوردواروں اور 154 مندروں کو منہدم کیا گیا یا جلایا گیا۔ جبکہ

بنگلہ دیش میں 27 لوگ مارے گئے، جن میں 23 ہندو تھے اور وہاں پر 23 مندروں کو تباہ کرکے رکھدیا گیا یا جزوی طور پر نقصان پہونچایا گیا۔ اسی طرح

افغانستان میں راکٹوں سے مندر اور گوردوارے فنا کردئے گئے اور کابل رسوائے عالم ہوا۔ اور 13 ہندوؤں کو بھی قتل کیا گیا بتایا جاتا ہے۔ اس سے بڑھکر

مغربی ممالک میں مندروں کو کہیں کہیں نقصان پہونچایا گیا اور کہیں کہیں فرقہ وارانہ فساد بھی کھڑا کئے گئے بات یہیں پر نہیں ٹھہری، بلکہ پاکستان میں بھارتی ہائی کمشنر اور کراچی میں قونصل جنرل کے رہائشی مکانات پر حملے بھی کیئے گئے، پتھراؤ کیا گیا۔ تمام سازوسامان شرپسندوں نے لوٹ لیا یا توڑ پھوڑ کی اور پاکستانی پولیس ان تمام کارناموں کی نگرانی کرتی رہی۔ پاکستان میں... سفارت کاروں سے ایسا ناروا سلوک قابلِ مذمت ہے۔ اوّل تو سالم پاکستان قابلِ مذمت ہے

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جو اسلامی کم اور آتنک وادی ملک زیادہ ہے۔ اور جیسے موجودہ حکومت کا رسرا سر احمق اور حیوان صفت ہیں۔

ہمیں یاد آتا ہے کہ جب اسرائیل نے مسجدِ اقصےٰ پر بم گرا دیا تب مسلمانانِ کشمیر نے سرینگر کے تمام گرجا گھروں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ بھلا بتلایئے کہ اہلِ یہود نے جنگ میں مسجدِ اقصےٰ پر بم گرا دیا تو کشمیر کے اہلِ اسلام کو کونسی تپش لگ گئی تھی کہ گرجا گھر جلا کر راکھ کر ڈالے (یاد رہے ان گرجا گھروں میں بھی دوسری مذہبی کتب کے ساتھ ساتھ قرآن شریف کی جلدیں بھی جلائی گئی تھی) اور اُن غلط کاروں سے "میں" نے اصلاح توبہ کروائی کہ مرحوم غلام محمد صادق کی مالی امداد اور دوسری جمع کردہ رقوم سے گرجا گھر از سرِ نو تعمیر کروائے گئے (جن کی نگرانی میرے ذمہ تھی) کیونکہ انہوں نے گرجا گھر جلاتے وقت دوسری مقدس کتابوں کے علاوہ قرآنِ شریف کو بھی جلا ڈالا تھا (اکثر اوقات گرجا گھروں میں دوسری مذہبی کتب رکھی جاتی ہیں)

اجودھیا میں رونما ہوئے واقعہ کا تجزیہ کرتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ انسان نے یہ ثابت کر دکھایا کہ وہ زبردست درندہ بھی ہو سکتا ہے۔ انسان کو نہ مندر کی اور نہ مسجد کی ضرورت ہے۔ اسے صرف لوٹی ہوئی دولت اور شہرت کی ضرورت ہے۔ انسان کو پوجا پاٹھ اور نماز عبادت سے چنداں بھی دلچسپی نہیں، اسے صرف اپنی جیب کسی بھی صورت میں گرم کرنے کی ضرورت ہے۔ لیڈروں کو عوام کی خوشحالی اور ملک کی فارغ البالی سے کسی قسم کا کوئی لگاؤ نہیں۔ یہ عوام کو شرارت دیکھ کر اپنے لیئے حکومتی کرسی کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اگر دونوں فرقوں کے عوام صحیح معنوں میں خدا ترس ہوتے، دین دھرم کے پابند ہوتے تو نہ مندر ہی جلتا نہ مسجد ہی گرا دی جاتی۔ اس لیئے ہمیں تمام تر حالات کو ذہن میں لا کر عالمِ مجبوری میں اس ہتک کا اعلان کرنا پڑتا ہے۔

؎ پیدا کیا ہے راونِ دوزخ مقام کو
بٹہ لگا دیا ہے محمدؐ کے نام کو

ہزاروں بے گناہوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ یہ کس مذہب کی تعلیم تھی کہ بیکار مسجد کو گرانے کی اتنی بڑی سزا غیر متعلقہ لوگوں کو دیدی جائے اور ایک مسجد کے عوض سینکڑوں مندر جلا دیئے جائیں۔ گاجر مولی کی طرح انسانوں کو کاٹنا بھگوان کے اُپاسکوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو کاٹنے کے مترادف مخول ہی گردانا جا سکتا ہے۔

کشمیر میں مسلم دہشت گرد آئے دن مساجد شریف کی بے حرمتی کرتے ہیں اور اُن کو بیرون ریاست کے مسلمان کڑی سی کڑی سزا کیوں نہیں دیتے۔

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

فروری 1986ء میں ضلع اننت ناگ اور ضلع پلوامہ میں تمام مندروں کو منہدم کیا گیا۔ تب ہندو برکار کورتی بھر ز کام نہ ہوا۔ تب بھارت کے غیر مسلموں کے سینے پر کوئی سانپ نہ لوٹا۔ تب خوفِ خدا اٹھانے والے مسلمانوں نے اس حیوانگی کے خلاف آواز بلند نہ کی، تب کشمیری مسلم غارتگروں، انتہا پسندوں اور شر پسندوں کی بیرونِ ریاست سے مذمت نہ کی گئی۔ اور آج ہندو شر پسندوں نے مسجدی ڈھانچہ گرا دینے پر جو ناٹک رچا اور مچائی گئی وہ انوکھی تھی۔ کیا بھارت کے لوگوں خواہ ہندو خواہ مسلم کی سوچ میں دراڑ موجود ہے؟ کیا یہ لوگ مختلف اوقات پر اپنے دماغوں کو الگ الگ چال دیکر کام میں لاتے ہیں۔ دکھوں اور ماتموں کی درجہ بندی کرنے کی یہ روایت کیا ہے۔ کہاں سے عوام کو ورثے میں ملی ہے۔ ہمارا تو سر شرم سے جھک جاتا ہے کہ جب ہم خود سوفتے میں سوچنے لگتے ہیں کہ بھارت کے ہندو مسلم درندے بھی ہو سکتے ہیں اور ماں بہن بہو بیٹی میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ اچھے برے میں تمیز نہیں کر سکتے۔ یہ وحشی بھی ہو سکتے ہیں۔

بھارت کی سیاست پر چھائے ہوئے مختلف شعبدہ باز عوام سے غلطیاں کروا کر خود دور بیٹھ کر نظارہ کرنے کے عادی ہیں۔ ان میں ویسا کریکٹر نہیں کہ جیسا پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل، رفیع احمد قدوائی، گووند ولبھ پنت، مولانا ابوالکلام آزاد، لال بہادر شاستری، گلزاری لال نندہ، ڈاکٹر شیاما پرساد مکرجی، پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ، کامریڈ محمد شفیع، مولانا محمد سعید مسعودی، مولانا عبدالرحمان، پنڈت جیالال کلم، پنڈت رگھو نرائن فوطیدار وغیرہ میں تھا۔

اپنے بخس طور طریقوں سے ہندوستان کو تباہی کی گود میں ڈال کر رکھا۔ ان لوگوں نے بھی کشمیر کی تباہی کا سختی سے نوٹس نہ لیا اور وہ وطیرہ اپنایا جو ملک کے امن و سکون کے لئے زہرِ قاتل تھا۔ ذاتی اغراض کے لئے کشمیر کی دہشت گردی کو جیو ہڑی کے آدھار پر بڑھنے کی چھوٹ دی اور لاکھوں غیر مسلموں کو بے گھر ہونے پر مجبور کر دیا اور ہزاروں کو قتل ہونے دیا۔ ان کا بھی مسلم ووٹ بنک کی طرف ذہن جھکا رہا اور ملک کو تباہ ہی ہونے دیا گیا۔

بابری مسجد کے ڈھانچہ کے ڈھائے جانے پر جن غیر ہندوؤں نے ملک میں تباہی لانے کا بگل بجا دیا وہ لوگ اس وقت سے خبردار کیوں نہ ہوئے کہ جب سے کشمیر میں ہزاروں بے گناہ اور امن پسند مسلمان مسلم دہشت گردوں کے ہاتھوں قتل ہونے شروع ہوئے اور آج تک جن کی گنتی (14,000) چودہ ہزار ہو بیٹیوں، ماؤں، بہنوں کی اجتماعی عصمت دری ہوئی اور آئے دن درجنوں لڑکیوں کے ساتھ غیر شرعی نکاح رچایا جاتا ہے۔ عصمت لوٹی جاتی ہے اور چھوڑ دیا جاتا ہے۔ غیر مستعمل مسجد کے لئے ہنگامہ آرائی کرلو لی۔ بڑے پیمانہ پر تباہ کاری بھی لائی۔ ہزاروں کو مروا بھی دیا۔ لیکن امتِ محمدؐ کے ساتھ ناروا سلوک "کوئی بات نہ ہوئی"۔ واہ رے انسانی خاصکر مسلمانی دماغ۔ کیا انداز پائے ہیں۔ ہمیں ہنسی بھی آتی ہے اور شرم بھی۔

ہم نے اپنے لوگوں کو خراب کر دیا۔ اپنی فوجوں کو مرنے دیا۔ عوام سے سنگلہ دلیتی فنڈ لیتے رہے

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اور پیدا کیا دوسرا پاکستان بہ اسم بنگلہ دیش اور اسطرح ہماری ہمدردیاں اور کارگزاریاں اور قربانیاں بے قدری کی ٹوکری میں ڈال دی گئیں کیونکہ بنگلہ دیش وہ کچھ کرنے لگ گیا کہ جو ایک احسان فراموش بحیثیت مسلمان کر سکتا ہے، بھلے ہی بنگالی مسلمان ہے۔ دائیں ایک مسلمان دشمن اور بائیں دوسرا مسلمان دشمن - دونوں میں اتنا فرق ہے کہ ایک آتنک وادی ہے اور دوسرا آتنک واد کا حامی ہیں۔

مندروں کو ڈھانے کی بجائے چاہیئے تو تھا کہ "سومالی" میں بھکمری کے کارن لاکھوں مسلمانوں کی امداد کے لئے اپنے ذرائع کو یکجا کر کے راشن اور دوائیوں کا اہتمام کرتے۔ مسجد کے لئے رونا کس کام کا کہ جب نماز پڑھنے والے ہی بھکمری اور مسلمانوں کے ہی عذاب سے مر رہے ہوں اور مسجد تک پہنچنے کے اس قابل نہ ہوں۔ یہ انسانیت کی ایک بڑھیا خدمت تھی۔ یہ امتِ رسولؐ کی دلجوئی تھی اور سچے اور صادق مسلمان ہونے کی شہادت بھی۔ لیکن کہاں!۔ انہیں تو ذلیل ہونے کے لئے اُلٹے ہی کام کرنا تھے، ہو گئے اور خمیازہ بھگتنے والے کوئی اور ہی رہے۔

ہندو عناصر تگڑوں نے اپنی ناک کٹوا کر رکھدی - انہوں نے وہی کچھ کیا کہ جو اُن کو قطعاً نہ کرنا چاہیئے تھا - انہوں نے آئین، اعلیٰ جوڈیشری، سپریم کورٹ، ہائی کورٹ، مرکزی سرکار، ضابطۂ اخلاق، انسانی قدروں اور دوسرے عوامی فورموں کو دھوکا دیا۔ اُن کے ساتھ وشواس گھات کیا، وعدے کر کے مکر گئے، تحریری قسمیں کھائیں لیکن برعکس اقدام کئے اور اسطرح ہندوستان کو تمام عالم میں بدنام کر کے رکھدیا۔

بھارت کا ہر سیکولر آدمی 6 دسمبر کے شرپسندوں کے گھٹیا کارنامے سے برابر دکھی ہے اسقدر دکھی ہوا ہے کہ وہ چپ سادھنے کو ہی بہتر سمجھ رہا ہے۔ عوام کو صبر و شانتی سے کام لینا چاہیئے - اشانتی اور بدامنی کے ماحول کو پیدا نہیں ہونے دینا چاہیئے اجودھیا میں کیا بھارت میں جو کچھ ہوا ہے اسکو بھلا دیں اور مستقبل کو تابناک بنا دیں - ایسی یگانگت پیدا کریں اور مرنے والوں کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

دریں اثنا صاف گو شخص شری اٹل بہاری باجپائی نے کھل کر اس بات کو بہ ہوش و حواسِ خمسہ و بلا خوردنی اشیائے منشی تسلیم کر لیا کہ کارسیوکوں میں کچھ انتہا پسندوں کا گٹھ بھی تھا۔ کہ جس نے بابری مسجد کی ڈھانچہ کو منہدم کر دیا۔ اور تمام تر ذمہ داری بی جے پی اور یوپی سرکار پر ڈالدی - ویسے بھی بھارتیہ جنتا پارٹی نے دور اندیشی سے کام نہ

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نہ لیا، نہ اس سانحہ کے رونما ہونے کا قبل از وقت کوئی اندازہ کر لیا تھا کہ جب اس بات کا بارہا آشواسن بھی دے دیا گیا تھا کہ متنازعہ مسجد کو کسی قیمت پر نہ چھیڑا جائے گا، لیکن ہوا سب کا سب الٹا۔ اصلی کارسیوا فوت ہو کر رہ گئی۔ آگے چل کر شری باجپائی نے کہا کہ بی جے پی میں ایسے بھی لوگ ہیں جو سینئر اور بزرگوں کو کھڈے لائن لگانے کے درپے ہیں۔ چنانچہ ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کا المناک واقعہ جسکے بارے میں لاکھوں کروڑوں روپیوں کے نقصان کے علاوہ کافی سارا جانی نقصان بھی ہوا۔

بابری مسجدی ڈھانچہ کے انہدام کی بیشمار رنگارنگی برکات

After Effects of Babri Masque Structure Demolition

Place/State ریاست/جگہ	Killed قتل کئے گئے	INJURED زخمی کئے گئے
Assam آسام	92	300
Andhra Pardesh آندھرا	40	116
DELHI دہلی	19	105
Gujrat گجرات	254	597
Haryana ہریانہ	1	14
J&K جموں و کشمیر	—	15
Kerala کیرالا	6	13
Maharashtra مہاراشٹر	280	935
Madya Pardesh مدھیہ پردیش	123	690
Orrissa اڑیسہ	14	26
Punjab پنجاب	3	2
Rajesthan راجستھان	51	227
Tamil Nadu تامل ناڈو	2	16
Uttar Pardesh اتر پردیش	168	1293
West Bengal مغربی بنگال	37	124
Karnataka کرناٹک	69	480
BIHAR بہار	27	253
TOTAL [illegible]	1186	15207

135 Towns brought under Curfew, 9983 miscreants arrested upto 15-12-1992.

Besides, 38 Police men have been killed and 47 critically injured.

Killings in Foreign Countries.

PAKISTAN MUSLIMS = 9 HINDUS = 173
BANGLADESH —do— = 4 —do— = 23
AFGANISTAN —do— = 00 —do— = 13

TEMPLES DEMOLISHED

Pakistan 154 Temples, 12 Gurudwaras
B.desh 23 —do—, 2 churches
Afganistan 43 —do—, 4 Gurudwaras
Pakistan 4 churches burnt.

In India درون ہندوستان
297 Temples burnt or damaged.
430 Temples desecrated
In J&K 43 Temples جموں
34 —do— کشمیر
Doda, Poonch, Rajouri Distts.

NOTE FIGURES REGARDING DISRESPECT AND RAPE OF WOMEN ARE UNDER PROCESS OF (STATE WISE) CONSOLIDATION.

بی جے پی سرکاروں کی برخاستگی جائز ہو کہ نہ ہو لیکن مسجد کی تعمیر اب سابقہ جگہ پر ایک غلط بات ہوگی۔ (اٹیپ وائی جنوری ۱۹۹۳ء)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اچھا نہ ہوا

اُتر پردیش کی مرحوم بی جے پی سرکار زیرِ صدارت کلیان سنگھ برخاستہ نے جن لوگوں کو وشو ہندو پریشد، آر ایس ایس اور بجرنگ دل کی سانٹھ گانٹھ سے لاکھوں کی تعداد میں اجودھیا میں حاضر ہونے کے لئے مدعو کیا تھا اور جن سے بھگوان رام چندر جی مہاراج کے اسم مبارک کی تضحیک کی گئی اور اُن کی مریادا کی بے حرمتی بھی کی، کیا وہ سبھی :-

بین الریاستی غنڈے تھے، باغی تھے، قزاق تھے، اُچکے تھے، اُٹھائی گیرے تھے، ٹھگ تھے، قاتل تھے، اشتہاری مجرم تھے، آتنکی تھے، غارتگر تھے، ظالم تھے، چنگیز تھے، کفار تھے، یزید تھے، فرعون تھے، سفاک تھے، جلاد تھے، لعین تھے، مرتد تھے، مردود تھے، بے دین تھے، رہزن تھے، ملحد تھے، جابر تھے، لامذہب تھے، ملزم تھے، منقلب تھے، شرپسند تھے، حیوان تھے، موذی تھے، دہریئے تھے، غراٹ تھے، شریر تھے، بدمعاش تھے،

وہ ہرگز ہرگز ایسے نہ تھے، وہ انسانی شکلیں تھیں، زندہ تھیں، متحرک تھیں..... لیکن وہ تھے کون؟ .... کیونکہ اگر وہ آدم علیہ السلام کی اولاد ہوتی، صحیح معنوں میں انسان ہوتے صحیح ہندو ہوتے، بھارتی ہوتے، محبِ وطن ہوتے، غم خوار ہوتے، صابر ہوتے، دھرم نشٹ ہوتے، اسکولر ذہن ہوتے، امن پسند ہوتے، آپسی بھائی چارہ کے حامی ہوتے، ہندو مسلم ایکتا کے مقلد ہوتے ..... تو وہ کچھ اجودھیا میں نہ ہوا ہوتا .... جو .. بی جے پی کی مرحوم یو پی سرکار کے گھنونے ذہن اور اُس کے منحوس وشواس گھات کے کارن ہوا اور اسطرح بھارت کے ہزاروں سال پرانے اسکولر ماتھے کو کلنکت کر دیا۔

سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور مرکزی سرکار کو متعدد بیان حلفوں کے حوالہ سے وشواس دلانے کے بعد بھی وہ کچھ ہونے دیا گیا کہ جسکی قانوناً ممانعت کر دی گئی تھی۔ اسطرح جوڈیشری کی مسلسل توہین کر کے بی جے پی، وی ایچ پی، بجرنگ دل اور آر ایس ایس نے یہ ثابت کر دکھایا کہ..... یہ سبھی جماعتیں فرقہ پرست ہیں۔ اور بھارت کے اسکولر کریکٹر کے حامی نہیں۔ چنانچہ ان کی اس عظیم غلطی سے بھارت بھر میں جو کچھ ہوا، وہ سبھی لوگوں نے سن لیا ہوگا اور دیکھا ہوگا اور مختلف اخباروں میں پڑھ بھی لیا ہوگا ...... اس کا مزید اثر بیرونی ممالک خاصکر دشمن ملک پاکستان، پیدا کردہ دشمن ملک بنگلہ دیش، افغانستان اور ترکی اور مسلم ممالک اور کئی یورپی ممالک، یہاں بھی تمام تر مندروں کو اُکھاڑا گیا، اُجاڑا گیا، گرایا گیا اور توڑ پھوڑ دیا گیا۔ اور جہاں جہاں ہندوؤں نے کسی قسم کا اعتراض کیا یا مزاحمت کی، وہاں وہاں اُن کو قتل کر دیا گیا۔

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بھارت میں ایک ہزار سے زیادہ لوگ ہلاک ہو گئے جبکہ کوئی 20 ہزار لوگ بُری طرح گھائل ہو گئے۔ تین ہزار سے زیادہ مکانات مبینہ طور پر جلا دئے گئے۔ سرکاری و غیر سرکاری املاک کی تباہی کی داستان طویل ہی ہے۔ سارے بھارت میں کرفیو لگانا پڑا۔ بے گناہوں کی ہلاکتوں سے یہ کس مندر کی تعمیر کون سے نام سے کرنا مطلوب تھی، یہ وہ قاتل اور اُن کے حواری ہی جانتے ہوں گے۔

سرکار نے بی جے پی کے بغیر تین ہندو اور دو مسلم تنظیموں پر پابندی لگا دی کیونکہ سرکار کو ایسا کرنے کے لئے وشو ہندو پریشد وغیرہ نے مجبور کر دیا۔ جان بھی گئی، مال بھی گیا اور حاصل کیا رہا، وہ کون بتانے والا ہے؟

لیڈروں کی خوش قسمتی ہے کہ پولیس حراست میں لے لئے گئے ورنہ جو غصّہ مسجد کا ڈھانچہ گرائے جانے کے کارن غیر ہندوؤں میں دیکھا جا رہا تھا، وہ ضرور کسی نہ کسی کروٹ کسی نہ کسی ہندو لیڈر کو ختم کرنے سے پیچھے نہ رہتا۔ یہ اُن کے لئے مبارک ہے۔

بھارتی عوام کو صبر سے کام لینا ہوگا کیونکہ غلط، ہر طور غلط ہی کہلائے گا اور باطل پر حق کی فتح ضرور ہوگی۔ مسجد کو مسمار کر کے، مندر کا تعمیر کیا جانا، ملک کی عظیم جوڈیشری کی قدر و منزلت کی بے قدری کا کیا جانا کہاں تک اچھا ہے۔ یہ تو بھگوان / خدا سے انسان کا ایک گھناؤنا مذاق ہے۔ بھگوان خوش ہوں گے اور اللہ تعالیٰ بھلے ہی خوش ہوں گے کہ نہیں۔ یہاں پر ایک سادہ لوح انسان بھی مار کھا سکتا ہے۔ مرکزی سرکار کو اگر مسجد بنانا مقصود ہو تو اُسے رام مندر کی تعمیر کے پہلو بہ پہلو شروع کیا جانا ضروری ہوگا۔ جھگڑے کا مسئلہ خوبرو ڈھنگ سے ختم کیا جانا ضروری ہے۔ بی جے پی کے 5 کوس کی کوئی اہمیت نہیں۔ جو دور رس نتائج کی حامل بات ہو وہ کی جانی چاہئے۔ وشو ہندو پریشد کے ترجمان منوہر پوری نے کہا کہ "مسجد گرانا انتہائی رام طاقتوں کا فعل ہے۔ اور پریشد کا کوئی کارکن ملوث نہیں۔ بی جے پی کے بھنڈاری صاحب نے گھٹنا کو دُربھاگیہ پورن بتلا کر اسکی مذمت کی اور اپنی اخلاقی ذمہ داری قبول کی۔

باجپائی جی نے اس واقعہ کو انتہائی دُکھد بات کہا اور تسلیم کیا کہ اُن کے کاز کو زبردست دھکا لگا۔ باجپائی جی نے شِو سینا پر مسجد گرانے کا الزام تھوپا۔ اسپر بال ٹھاکرے نے بمبئی میں اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے خوشی کا اظہار کیا لیکن ساتھ ہی اُنہوں نے کہا کہ لاکھوں لوگوں کو اجودھیا میں بُلانا تمام بھارت واسی جانتے ہیں کہ کس کا کام تھا۔ اور کہ ہم اس گھٹنا کی مذمت کرتے ہیں۔ بالآخر سرکار تمام تر واقعات، حالات، حادثات اور سراسیمہ لمحات پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔ سرکار کو عوام کا بھی بھرپور سمرتھن حاصل رہنا چاہئے۔ اگر دیش کی سالمیت ضرورت ہو۔ (نثار دہلوی) (کشپ وانی جموں جنوری ۹۳ء)

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

خوشی ہی مول لی

اجودھیا کا مسجدی ڈھانچہ گرانے نے بھارت کے خزانہ پر جہاں ایک سو کروڑ روپیہ کا بوجھ ڈالا وہاں سرکاری و نجی املاک کا نقصان بھی ایک سو کروڑ کے قریب بتایا گیا۔ مزید براں جہاں 1236 بے گناہ لوگ مارے گئے وہاں کوئی نو ہزار لوگ بھی گھائل ہو کر رہے۔ اور اُن کو بھی مالی امداد دینا پڑی ہے۔ مسجدی ڈھانچہ گرایا گیا (اُس مسجد کو جو صرف نام سے مسجد تھی اور استعمال کے معنوں میں مسجد نہ تھی، بلکہ ایک انسانیت سوز حرکت تھی اور یقینیہ طور پر ہندو دشمنی کی علامت تھی) لیکن اسکے گرانے کی قیمت جو شہر و گام، ریاست در ریاست اور پورے بھارت کے علاوہ پاکستان بنگلہ دیش اور افغانستان کے علاوہ مغربی ممالک میں ادا کرنا پڑی وہ بہت ہی مہنگی تھی کیونکہ خلقِ خدا قتل ہوئی، نسلِ انسانی مجروح ہوئی، احساسِ انسانیت گھائل ہوا۔ جذبہ ایمان متحرف ہوا۔ غیر ملکوں میں مسلم کٹر واد کے ہاتھوں سینکڑوں ہندوؤں موت کے گھاٹ اُتارے گئے۔ اسی طرح بے گناہ مسلمان بھی قتل ہوئے۔ سکھوں اور عیسائیوں کو جھلسا کر رکھ دیا گیا۔ تینوں غیر مسلم فرقوں کی دھارمک جگہوں، پوجا پاٹھ کے ستھلوں اور عبادت گاہوں کو مسمار کر کے رکھ دیا گیا۔

تمام بھارت میں کچھ رپوٹوں کے آدھار پر کوئی 1300 مندروں کی ہیئت بگاڑ کر رکھ دی گئی یا جلائے گئے، اُجاڑے گئے یا پھر گرائے گئے اور بے حرمتی بھی کی گئی۔ رسول پور ہریانہ میں ایک مسجد کو چند ناسمجھ بچوں نے تھوڑا بہت نقصان پہنچایا اور دوسرے دن اُسکی مرمت کے لئے کار سیوا کر کے پاپ سے توبہ کر لی۔

اکیلے کشمیر میں 69 مندر اور جموں ڈویژن میں 24 مندروں کو جلایا گیا، گرایا گیا لوٹ لیا گیا یا بے حرمتی کی گئی۔ کئی قدیمی مندروں سے بیش قیمتی مورتیاں بھی اُڑا لی گئیں جو نوادراتی نوعیت سے نہایت اہم تھیں۔

پاکستان بھر میں 247 مندر مسمار کر دئے گئے اور اُن کی [illegible] ملحقہ اراضی پر ان کے غنڈوں نے قبضے بھی جما لئے۔ ہندوؤں کی 173 دوکانیں جلا دی گئیں اور ہندوؤں کے دوسرے تجارتی اداروں کو بھی آگ لگا دی گئی۔ تین ہزار کٹر وادی پاکستانی درندوں نے عرب امارات میں ہندوؤں کے تجارتی مراکز اور دوکانوں کو لوٹا اور کہیں کہیں آگ بھی لگا دی گئی۔ ایک رپورٹ کے آدھار پر بنگلہ دیش میں تیرہ ہزار ہندو عورتوں کی عزت لوٹی گئی

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اسی طرح بنگلہ دیش میں 1236 مندروں کو بُری طرح سے خاکستر کر دیا گیا اور اُن کی ملحقہ املاک کو بھی جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ ڈھاکہ کا ڈھاکہ کا تواریخی ڈھاکیشوری مندر کو بھی مسمار کر دیا گیا اور سرکاری اہلکار نظارہ کرتے رہے۔

افغانستان میں 67 مندر اور 6 گوردوارے مسمار کر دئے گئے جبکہ پاکستان میں 17 گرجا گھروں اور نو گوردواروں کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ تینوں مسلم ملکوں میں انجیلِ مقدس، زبور، بائبل بائبل مقدس، گورو گرنتھ صاحب، رامائن اور مہا بھارت اور بھگوت گیتا بلکہ تمام دھارمک گرنتھوں کو جلا دیا گیا۔ کشمیر میں پہلے ہی مسلم کٹر پنتھی دہشت گردوں نے لائبریریاں جلاتے جلاتے قرآنِ حکیم کی کئی مقدس جلدیں بھی نذرِ آتش کر کے رکھ دی تھیں۔

دیکھنا اب یہ ہے کہ حملہ اور بابر کی حیوانی حرکت سے پیدا کی گئی برائے نام بابری مسجد کا گرایا جانا فائدہ مند تھا کہ نقصان دہ۔ کیا اس سانحہ سے دنیا میں بھارت کے سیکولرواد کی خاطر خواہ چرچا ہوتی رہیگی یا کہ اُس میں کمی واقع ہوئی۔ کیا بی جے پی اپنے لئے اقبال لائی یا تنزلی؟ اس کا بھی احاطہ کرنا ہوگا۔ کیا بی جے پی اپنی حماقتوں اور بے جوڑ و بے وزن بیانات سے غیر سیکولر واضح نہیں ہوتی؟

بھارت سرکار کی نااہلیت اور کلیان سنگھ کی یوپی سرکار کی کم مایئگی اور دوسری فرقہ پرست ہندو مسلم پارٹیوں کے اخلاق سوز طرزِ عمل اور دھوکہ دہی اور توہینِ عدلیہ کے مسلسل ارتکاب سے 6 دسمبر 1992ء کا دن بھارتی کلینڈر پر ایک منحوس دن کی صورت میں درج رہیگا جسکا چوکٹھا (فریم) سیاہ فام بارڈر سے بنا رہیگا کیونکہ یہ دن سدا کے لئے قتلِ انسانیت فروغِ حیوانیت اور عروجِ شیطانیت کے طور پر گردانا جائیگا۔ اسی روز کو برصغیر کے تمام مندروں اور دوسری غیر مسلم عبادت گاہوں کے لئے قتلِ عام کا دن مانا جائیگا اور اسطرح 6 تا 8 دسمبر 1992ء ہزاروں گھروں میں ہر سال ماتم رہیگا۔ (نثار دہلوی کشپ وانی فروری 1993ء)

---

① In Bangla Desh 1236 Temples have been looted & burnt or demolished. Dhakeshwari Temple demolished, 4 churches also. And 13,000 Hindu women raped.

② Afganistan 67 Temples looted, burnt or demolished Besides 4 Garoodwaras. -do- -do-

③ In Pakistan 17 churches, 9 Garoodwaras & 247 temples looted / desecrated / burnt or demolished besides 137 Shops.

④ Arab Emirat – All Hindu Business establishments looted and burnt by Pak Nationals.

⑤ In India 1300 Temples involved (In Kashmir & Jammu 69 + 24 Temples have been looted, burnt or demolished).

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دینِ اسلام کیا ہے؟

دین اسلام وہ دین نہیں جو کشمیر میں اکثریتی فرقہ میں سے خارج الدماغ دہشت گردوں نے وقت وقت پر نمونے کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اور ایک بار نہیں بلکہ ہزار بار اپنی رکیک حرکتوں سے اُسکی شکلیں بھی دکھلا دیں۔ کئی عورتوں اور بہو بیٹیوں کی عصمت دری کی طرز میں، کئی انسانی قتلوں کی شکل میں، کئی اغواؤں کی صورت میں، کئی عصمت دری کے بعد آرے پر اعضائے بدن کاٹ کر پیش کرتے ہیں، کئی جموعی اسکالروں، دینی اور علمی اسکالروں، کئی ہندو مسلم اُستادوں، کئی ڈاکٹروں و انجینیروں، کئی مولویوں و اماموں کئی ادیبوں و شاعروں، کئی مذہبی رہنماؤں، کئی سیاسی لیڈروں، کئی اسمبلی ممبروں، کئی غیر ریاستی باشندوں اور کئی افسروں کے قتل کرنے کو ہی دین اسلام کی شرح بتلا دیا۔ کئی بتوں کو توڑنے اور جائدادوں کو آگ لگانے کے ذریعے اِن دہشت گردوں نے اسلام کی حکمت عملی بتلا دی۔ کئی لائبریریوں کو آگ لگاتے لگاتے قرآن شریف کو ان میں جلا کر ان مسلمان دہشت گردوں نے اس مقدس ترین کتاب کی اہمیت کو نعوذ باللہ صفر بتلانے کی صورت میں شرح اسلام بتائی۔

اس مختلف اسلام کے دعویداروں نے یہ کہہ کر اصلی اسلام کی دُنیا رہنے تک مٹی پلید کر کے رکھ دی۔ کہ انھیں اس اسلام نے اس قسم کا حکم دیا ہے کہ "کشمیر میں تب تک اسلام صحیح معنوں میں پھول کر پاکستانی اسلام کے ہم پلہ نہیں ہو سکے گا کہ جب تک یہاں سے یعنی کشمیر سے مشرکوں، کافروں اور غیر مسلموں کو نکال باہر نہ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اسی نام نہاد اسلام کے نام نہاد حکم کی تعمیل میں ان مسلم دہشت گردوں نے اس قسم کا ماحول کھڑا کیا کہ کشمیر سے تمام غیر مسلموں (ہندوؤں) کو مہاجر کی صورت میں برآمد ہونا پڑا۔ اس کام کے لئے اِن دہشت گردوں نے پہلے تمام مسجدوں کی بے حرمتی کی اور پھر وہیں سے لاؤڈ اسپیکروں کی مدد سے اہلِ ہنود کو کشمیر چھوڑنے کی وارننگ دی۔ چنانچہ یکے بعد دیگرے اڑھائی لاکھ سے زیادہ ہندو کشمیر سے باہر آئے اور اپنی بہو بیٹیوں، ماں بہنوں، بوڑھوں اور بزرگوں کو لے کر نکل آئے۔ اور ان کے پیچھے ان کی جائدادیں جلنی شروع ہو گئیں، چنانچہ آجتک ہزاروں مکان نذرِ آتش کئے گئے۔ حد تو یہ ہوئی کہ اسلام کے ان مکروہ علمبرداروں نے چودہ ہزار سے زیادہ مسلمان عورتوں، لڑکیوں، بہو بیٹیوں کی اجتماعی عصمت دری کی تھی۔ کئیوں کو غیر اسلامی معاشرت کے تحت قتل بھی کر دیا گیا۔ شریف مسلمان گھروں میں بندوق کی نوک پر دہشت گردوں نے کھانا کھایا۔ گوشت مرغے ہضم کر دینے کے بعد جوان لڑکیوں اور عورتوں کے ساتھ کمروں میں پہرے بٹھا کر رنگ رلیاں کرتے رہے۔ بعض اوقات 65 سالہ عورتوں کو بھی نہ بخشا گیا اور صبح پو پھٹنے سے پہلے مالکِ خانہ سے نقدی بٹور کر نو دو گیارہ ہوتے رہے۔ اس قسم کے کوئی 45 ہزار واقعات ہوئے ہیں۔

ان دہشت گردوں نے اسی بناوٹی اسلام کی رُو سے بنکوں کو لوٹا۔ کشمیر کا پنڈتوں

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کے ٹکڑوں کو لوٹا - غریب ملازموں سے رقمیں چھین میں سینکڑوں کو پھانسی دیدی اور اسطرح اسلام نوازی کی شبیہ پیش کردی۔

انہی مسلم دہشت گردوں نے درجنوں مندروں کو جلا ڈالا - کیئوں کی بے حرمتی کی کئی مندروں سے مورتیاں چرا لی گئیں - کئی دھرم شالاؤں کو آگ لگا دی - پوچھے جانے پر کہ "یہ کیا کر رہے ہو؟" تو جواب کہا "ہمارے مرتب کئے ہوئے اسلام کا حکم ہے کہ تمام غیر مسلموں اور اُن کے تمام نشانات کو ختم کردو اسلئے ایسا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان حالات میں اسلام کی تعلیمات کیا ہیں اور اُن تعلیمات میں تغیر و تبدیلی بدلاؤ لانے کی جرأت کن خبیثوں نے کی - کن کی وجہ سے سوپور کی دو مسجدیں اسلحہ کے علاوہ شراب کی بوتلیں اور مستورات کے خون آلود کپڑے رکھکر ناپاک کردی گئیں - جہاں سے بعد میں آرمی والوں نے ان تمام ناپاک چیزوں کو برآمد کرکے اپنے قبضے میں لے لیا اور بدبختوں کو مرتدوں سے پوچھنے پر جواب "سننا پڑتا ہے کہ کشمیر کے اسلام دشمن مسلم کروادیوں یا بنیاد پرستوں یا دہشت گردوں اور پاکستانی غلاموں نے ایسا کیا ہے اور اُن کا کہنا ہے کہ اسلام وہی کچھ ہدایت کرتا ہے کہ جسپر ہم گذشتہ زائد از تین سال سے عمل پیرا ہیں - اسکے آگے ہمارے پاس اسلام کی کوئی اہمیت نہیں یہ ہے پاکستان کے اشاروں پر ناچنے والے مسلمانوں کا اسلام - (کشیپ وانی فروری ۱۹۹۲ء)

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

فتویٰ بیکار ہوگا!

برصغیر ہندوستان میں ایک ہی عظیم ترین مسلم شخص تھے۔ جو ہر صورت با اختیار تھے جو فتوے صادر کیا کرتے تھے اور کسی کی مجال نہ ہوتی تھی کہ اُسے ٹھکرا دے۔ اُن کے فتوے فلسطین تک جایا کرتے تھے اور عمل آور ہوا کرتے تھے۔ اُن حضرت کا اسم مبارک تھا:۔

مولانا محمد کفایت اللہ صاحب رح مفتی اعظم ہندوستان

آپ نے قرآنِ حکیم کی تفسیر تحریر فرمائی ہیں دُنیا بھر میں نام کمایا تھا اور اُس تفسیر پر دُنیا بھر میں تمام مسلم ممالکوں سے بیش قیمت انعامات بھی حاصل کر لئے تھے۔ آپ نے تاج کمپنی لاہور (پبلشرز و پرنٹرز لاہور) کی سرپرستی بھی فرمائی اور وہاں قرآنِ حکیم کی چھپائی کے موقعہ خود ہی پروف پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے کئی رنگوں میں قرآنِ مجید چھپوا کر دُنیا بھر میں اعلےٰ مقام حاصل کر لیا تھا۔ ایک صدی پہلے کا چھپا ہُوا (اُن کے زیرِ اہتمام) قرآنِ شریف مجھے ہر روز اپنے گھر میں دیکھنے پڑھنے کو ملتا ہے۔ کتنا خوش قسمت ہوں اُن کے دیدار میں نے 1948-50ء کے درمیانی عرصہ میں ایک سو ایک بار کئے ہوں گے۔ اُن کے فرزند جناب واصف دہلوی ہمارے دوستوں میں سے رہے ہیں اور ہم ایک ساتھ مشاعرے پڑھا کرتے تھے۔ جامع مسجد، اُردو بازار، پشاوری ہوٹل، مٹیا محل، چتلی قبر، ترکمان گیٹ، اجمیری گیٹ، پہاڑی املی، حویلی اعظم خان، کٹرہ بنگش، تراہا بیرام خان، کوچہ پنڈت، لال کنواں اور بارہ دری خواجہ میر دردؒ یہ ہمارے اُٹھنے بیٹھنے کے مقام تھے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ فتویٰ کوئی مفتی ہی صادر کر سکتے ہیں اور جو بھی مطلب کیخاطر مفتی بن جائے اُسکے فتوے کی اہمیت ہی کیا اور کہ جب وہ مجموعی طور پر ملکی مفاد میں بھی نہ ہو۔ برصغیر ہند و پاک میں ایسی کوئی غیر سرکاری طاقت نہ گزری ہے کہ جس نے اپنے عتاب سے عوام کا قافیہ تنگ کیا ہو یا کوئی عتاب نازل کیا ہو یا ظلم ڈھایا ہو۔ حکومتوں سے تو عوام پر جبر بھی ہوتا رہا ہے اور وقت وقت پر نزلہ بھی گرتا رہا ہے۔ لیکن حکومت سے باہر کوئی انفرادی یا مجموعی طاقت ایسا نہ کر سکی ہے نہ کر سکے گی۔

ہم نے حال ہی میں سُن لیا کہ بھارت کے چند دھرم ادھیکاری یا کوئی دھارمک کونسل یا کوئی جنونی جنبدالی دوسرے حق گو اور امن پسند دھارمک شخصیتوں پر ترکِ موالات کا پرستاؤ پاس کرنے والی ہے جسکی رُو سے اپنی سکھ فرقہ کے اکالی ترشخیتوں کے مشابہ تنخواہیا

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

قرار دیا جائے گا اور انہیں سرکاری ایجنٹ بھی قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ وہ احباب اس خود ساختہ تنظیم کے خود ساختہ دھرم ادھیکاریوں کی ہاں میں ہاں ملانے کے حق میں نہیں، اسلئے کہ وہ بذاتِ خود امن پسند ہیں، احترام کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ سبھی سمپردائے کا سمان ہو، سبھی دھارمک استھانوں کی عزت ہو اور کسی کا بھی دل نہ دکھایا جائے اور کہ بدامنی اور اشانتی بھارت کی ترقی اور بربادی کے حق میں نہیں۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ یہ دھرم کے سالک فتویٰ جاری کرکے اس پر سارے عوام کو عمل پیرا ہونے کی تلقین کرنے والے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں:

کہ سرکار بابری مسجد کو بنوانے کی کوشش نہ کرے۔ نہ اُسے سابقہ جگہ پر تعمیر کرنے کا کوئی سلسلہ بنائے۔ اور سرکار اسکولرجین کو ترک کرکے ہندو فرقہ پرستی اور کٹرواد کا جامہ زیب تن کرے (جو صریحاً ناممکنات میں ہے)

ہم نہیں جانتے کہ یہ چند لوگ اتنی عظمت رکھتے ہیں کہ کوئی یکطرفہ اور من مانا فیصلہ کرکے اُس پر عمل آوری کروا سکتے ہیں۔ کیونکہ بھارت انہی چند لوگوں کی امانت یا آماجگاہ نہیں ہے۔ نہ یہ صرف انہی دھرم رکھوالوں کا وطن ہے۔ بھارت میں اگرچہ ہندو لوگ اکثریت میں ہیں، اس سے یہ مراد ہرگز نہیں لی جا سکتی ہے کہ یہ بھی دھرم گوروؤں یا ایسے ہی دوسرے نام کے اشخاص کے دستِ نگر ہیں۔ مرشد ہیں تا مرید، پیر ہیں یا تاج موزوں مطبوع ہیں۔ کیونکہ ہندو جہاں:- راشٹریہ سیوک سنگھی ہے وہاں وہ جنتا دل کا بھی رکن ہے۔ وہ اگر بجرنگ دل کا کارکن ہے تو اُس کا تعلق بھارتیہ جنتا پارٹی سے بھی تو ہے۔ وہ اگر جنتا دل (اے) کا سمرتھک ہے تو وہ ورشو ہندو پریشد کا بھی کچھ لگتا ہے۔ وہ اگر کمیونسٹوں کی فہرست میں شامل ہے تو اُس کا اندراج کانگریس (آئی) کے رجسٹروں میں بھی ہے۔ ہندو اگر اے ڈی ایم کے کا کارکن ہے تو وہ تیلگو دیسم کا بھی سمبندھی ہے۔

لہٰذا ہندو کو محض دھرم گرنتھوں کا سمرتھک کہنا یا آباری ہونا صحیح نہیں اور اسطرح وہ مجوزہ فتویٰ کسی اہمیت کا حامل نہ ہوگا کیونکہ اُس سے فرقہ پرستانہ ویوہار کی بُو آئیگی اور وہ ڈگری خود بخود زائل ہو کر رہے گی اور پھر یہ لوگ اپنے وقار کا نکلا ہوا جنازہ ہی دیکھ سکینگے۔

ہوگا وہی جو جائز ہوگا، جو سبھی کے لئے سدبھاؤنا کا آئینہ ہوگا جس سے ہر دل کو راحت ملے گی، کوئی جبر و ظلم اور سلوکِ ناروا کسی کے ساتھ نہ ہوگا (دستار)

(کاشپ وانی جموں فروری ۱۹۹۳ء)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

صحیح سوچ کی ضرورت ہے

اب چونکہ ہر طرح کی بے شمار قربانیاں بابری مسجد کے منہدم ہوئے ڈھانچے نے لی ہیں اور تازہ دم نئے سرے سے بمبئی اور احمد آباد وغیرہ وغیرہ میں اور جانی و مالی نقصان ہو چکا۔ اسلئے مرکزی سرکار کو چاہئے کہ مندر مناسب جگہ پر تعمیر ہونے دے۔ اور نئی مسجد چونکہ تعمیر کرنا ہی ہے کو کچھ احاطہ چھوڑ کر تعمیر کرنے کا اہتمام کرے۔ تازہ دم اموات 500 سے زیادہ بتائی جاتی ہیں۔

اہل اسلام کو ضد نہ پکڑنا چاہئے۔ اُن کی فراخدلی سے ہی آپسی راہ و رسم اور بھائی چارہ مضبوط ہو کر رہیں گے۔ اور کدورتیں دور ہوں گی۔ ویسے ہی کتنے بڑے دُکھ کی بات ہے۔ کہ افغانستان پاکستان بنگلہ دیش اور خود ہندوستان میں مسلم کٹڑ وادیوں نے کس قدر تشدد بھڑکایا اور زبردست کہرام مچا کر سینکڑوں مندر ایک غیر مستعمل مسجد کے بدلے نیست و نابود کر دیے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی بے اندازہ دیگر زبردست بے حرمتی کی جس کے لئے ہر گناہ گار کو غیبی طور پر سزا ضرور ملے گی۔

ایسے احسان فراموش بنگلہ دیش میں 1236 مندر خاکستر کر دیے گئے۔ ڈھاکے شوری کا اہم اور قدیم ترین مندر بھی ڈھاکہ میں مسمار کر دیا گیا ایک جگہ پاکستان مد میں مندر گراتے گراتے 20 غیر ہندو ملبے کے نیچے ڈھیر ہو کر رہ گئے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ایسا کرنے سے اسلام کی کوئی خدمت ہوئی یا عزت ہوئی۔

مسلم کٹڑ واد نے دنیا میں بے چینی پھیلائے رکھی۔ بد امنی اور افراتفری کس مسلم دیش میں نہیں۔ چند ایک برس ہوئے کہ یہ کٹڑ واد اور بنیاد پرستی کا کینسر مسلم سماج میں بدرجہ اتم ظہور پذیر ہوا اور تب سے یہ زوروں پر دنیا بھر میں اپنے گل بھی کھلا رہا ہے۔ اور موت سے بدتر بھی ہو رہا ہے۔ مسلم کٹڑ وادیوں میں ماں بہن اور بہو بیٹی میں تمیز کرنے کی اہلیت ختم ہو گئی ہے۔ اور اُسکے نتیجہ میں انہوں نے کشمیر میں کوئی زائد از (16,000) سولہ ہزار مسلم مستورات کے ساتھ بلاتکار کیا اور وہ بھی اجتماعی بلاتکار کے روپ میں۔

اسی طرح "سومالی" میں دیکھئے، بھوک کے کارن لاکھوں لوگ موت کا نوالہ بن گئے۔ کٹڑ وادی گھٹوں میں آپسی تصادم کے کارن جھگڑی نے کئی لوگوں کو جن میں زیادہ تر عورتیں اور بچے تھے موت کے منہ میں ڈال دیا۔ ایک مسلم کٹڑ وادی گروپ نے دوسرے مسلم کٹڑ وادی گروپ کے کوئی 70 ہزار لوگ یرغمال بنا کر قید میں ڈال دیے اور یہ قیدی مہینوں تک حبس بیجا میں رکھے گئے حالانکہ کوئی گناہ گار نہ تھے۔ اسی طرح دوسرے فرقہ نے بھی کوئی 40 ہزار مرد و زن یرغمال بنا کر قید میں ڈال دیے۔ کچھ ہفتے بعد جب اُن تمام قیدیوں کی رہائی ممکن بنی تو کوئی 30 ہزار عورتیں اور لڑکیاں حاملہ پائی گئیں۔ سبھی کے پیٹ میں حرام ٹھہرا کیونکہ ملاپ جو ہوا

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وہ شرعی نہ تھا۔ اسی لئے حرام ہوا۔ اُن حاملہ عورتوں کا بیان ہے کہ ایک ایک مسلم بندوقچی چار چار بار ایک ایک عورت اور ایک ایک لڑکی سے مباشرت کرتا رہا، زنا کرتا رہا۔

روسی ممالک میں جو تباہی آئی، اُس کے لئے مسلم کٹر واد ذمہ دار رہا۔ اب روس یا مسلم ممالک کی فوجی طاقت میں کوئی وزن نہ رہا۔ مسلم کٹر واد غلط کو صحیح منوانے کے چکر میں تباہی لانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ یہ سبھی لوگ باطل پرست ہیں۔ حق کی انہیں پرواہ نہیں۔ اسی لئے ساری دُنیا میں انہی کے کارن اشانتی کا واتاورن دیکھنے کو ملتا ہے اور انہی لوگوں کو بلکہ انہی باطل پرستوں کو ہم حضرت علیؑ کے فرزندان حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ اور آنحضرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کو قتل کرنے والے (یہی) کٹر وادی مسلم کہہ سکتے ہیں اور جنہیں کو ہم بہ آسانی یزید اور یزید کی اولاد کہہ سکتے ہیں۔

خیر چھوڑیئے اِن درمیانی باتوں کو۔

اسوقت سبھی طرفین کی صحیح سوچ کی ضرورت ہے۔ غیر مسلموں کو بھی ایک ٹانگ والی مرغی والی لت کو نہ پکڑے بیٹھے رہنا چاہئیے۔ لے اور دے والی بات ٹھیک ہوا کرتی ہے۔ ہندو کٹر پنتھیوں کو بھی از راہِ خُدا عقلِ سلیم سے کام لینا چاہئیے تاکہ یہ دیرینہ تذبذبی ماحول درُست ہو۔ فراخدلانہ جذبہ اپنانے سے کوئی اُون بن باقی نہیں رہتی سبھی لوگ راہِ مُستقیم کو ہی اپنایا کرتے ہیں صرف نیک نیتی کی ضرورت ہے۔

(کشپ والی جموں فروری ۱۹۹۳ سنہ ء)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کیا پنن کشمیر کے رضاکار ٹھگ بن گئے؟

فروری ۱۹۹۶ء کے ابتدائی ہفتہ میں پنن کشمیر کے معتبرین کے گرد و نواح میں کچھ ایسے ہی نوجوان دیکھے گئے ہیں جو کچھ نہ کرنے میں طاق سمجھے جاتے ہیں۔ اُن کے بیمار دماغوں کی پیداوار مختلف رنگوں میں مارکیٹ میں آئی ہوئی بتائی جاتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ نوجوان کشمیری اور غیر کشمیری تکڑم بازی سے پنن کشمیر کے نام پر مختلف غلط ذرائع بروئے کار لاکر عوام سے چندہ اکٹھا کر رہے ہیں۔ اور یہ لوگ ڈرامہ جیسا رچا کر فرضی رسید بکوں کا بھی سہارا لے رہے بتائے جاتے ہیں۔

اس طرح کی ایک مثال جو ہمارے نوٹس میں لائی گئی ہے وہ ہے "کہ چند نوجوانوں نے سادھوؤں، سنتوں کے ناموں کا استعمال کر کے (ہون) یگیہ رچانے کی آڑ میں چندہ بٹورنا شروع کیا ہے اور لکھشمی نگر (سروال) جموں کے پشوپتی مندر میں عارضی طور پر سکونت پذیر برہمچاریہ شری موتی لال جی کے نام پر یگیہ رچانے کا شوشہ اُڑا کر فرضی رسید بُک پر چندہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے"۔

اس بات کی صحت کے بارہ میں برہم چاریہ شری موتی لال جی نے ہمارے نمائندہ کو کھلے الفاظ میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اُنہوں نے کسی پرکار کا چندہ جمع کرنے کے لئے کسی پنن کشمیر کے نوجوانوں کو نہ کوئی اجازت دی ہے اور نہ کوئی ترغیب دی۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اپنے سوارتھ کے لئے کر رہے ہوں گے۔

(کشپ وانی فروری ۱۹۹۶ء)

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پنن کشمیر طشت از بام

ماہِ اگست ۹۳ء میں ہم نے کئی ایک پوسٹر باریک ٹائپ میں متواتر ایک انگریزی روزنامہ میں چھپتے ہوئے دیکھے۔ اِن کے ملاحظہ سے یہ بات یقینی طور پر سامنے آگئی کہ پنن کشمیر تحریک / تنظیم اُسی طرح بدعنوانیوں میں مبتلا ہے کہ جسطرح جموں وکشمیر ساہتیا سمتی گذشتہ چار سال سے دیکھی جارہی ہے۔ کسی تنظیم، تحریک، انجمن، بزم، سنستھا، پارٹی، کانفرنس، نشست کا ایک ضابطہ چلن ہوتا ہے اور اُسی کے مطابق عہدداروں کے لیے کام کا وقفہ / عرصہ مقرر کیا گیا ہوتا ہے اور اُسی کے مطابق ہر قدم اُٹھایا جانا ہوتا ہے، لیکن ہمیں لگ رہا ہے کہ پنن کشمیر کے پاس کوئی مروجہ ضابطہ نہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ایک طویل مدت سے ایک ہی کنوینر اور ایک ہی معاون کنوینر متعین ہیں۔ نظام کو ہر دو سال کے بعد بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے، جو کہ نہ ہوا۔

چنانچہ قومی مجلسِ عاملہ نے کئی الزام تراشیوں کے بعد یہ فتویٰ صادر کر لیا کہ مجموعی رائے سے اگنی شیکھر اور اجے چرنگو کو اُن کی بدعنوانیوں کی پاداش میں پنن کشمیر کی بنیادی ممبرشپ سے خارج کر دیا گیا۔

الزام کس نوعیت، اصلیت اور صداقت کے ہیں، ہمیں اُن میں دلچسپی نہیں، البتہ ایک چیز ہے کہ کسی بیان کو مجلسِ عاملہ کی منظوری کے بغیر جاری کرنا زبردست ہتک آمیز حرکت ہے۔ اور کسی ایسے بیان کو مجلسِ عاملہ لبیک نہیں کہہ سکتی۔ دوسرا یہ کہ مبینہ طور پر اِنہی دو لوگوں نے لاکھوں روپوں کا ہیر پھیر کیا ہے۔ اسمیں کہاں تک صداقت ہے یہ ہم نہ کہہ سکیں گے۔ البتہ "دروغ برگردنِ راوی" اور کہ آمدن اور خرچ کا گوشوارہ مدت سے شائع نہ کیا گیا۔ بے ترتیب اور بلا وجہ کا صرف اور ذاتی لیڈری چمکانا دونوں باتیں تحت ضابطہ فوجداری نوعیت کے الزام ہیں۔"

یہ الزام بھی ہے کہ دونوں اصحاب کے بیانات اور کارکردگی پنن کشمیر سے مطلقاً واسطہ نہیں رکھتے۔ بیانات اُن کی نجی حیثیت رکھتے ہیں، جو عام طور پر یکطرفہ، خود غرضانہ، مہمل اور پُر از نقص ہیں اور پنن کشمیر اُن کے لیے "ہاں" نہیں کرسکتا۔

بیرونِ ملک سے لاکھوں میں آیا ہوا سرمایہ کس کام کے پیچھے صرف کیا گیا ہے۔ اندرونِ ملک کا چندہ کچھ نہ پوچھیے۔ یہ سرمایہ کہاں کہاں کس کس مقصد کی حصولی کے لیے دفنایا گیا ہے، وہ پنن کشمیر کے علاوہ دوسرے حاتی افراد بھی بخوبی جانتے ہیں جسکی تفصیل آئندہ بھی دی جائے گی۔

پنن کشمیر کے فوت ہونے کے پیچھے شخص پرستی کی وبا ہے جسکو بدلنے کی فوری ضرورت ہے۔ جو موقف پنن کشمیر نے "ہوم لینڈ" کا اختیار کیا ہے، وہ ہر لحاظ سے ناقابلِ عمل ہے۔ جبکہ سارا کشمیر ہندوؤں کی ملکیت ہے۔ **ناروا مانگ، ہوم لینڈ**

چل گئی ہے غیر ملکی رقم اِس آواز پر۔ کل ہی دیکھو گے کہ جکڑے جائیں گے زنجیر میں

(نثار کشپ وادی ۹/۹۳ء)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تین مُکھی پنُن کشمیر۔ کیا بات ہے۔

تین سال میں گرگٹ کی طرح تین یا بے شمار رنگ بدلنا کوئی عجوبہ نہیں، لیکن تین سال میں تین اکائیوں یا بے شمار دھڑوں میں منقسم ہونا کافی حد تک تعجب خیز ہے۔ یہی حشر اُن سر پھرے ہجرت کار نوجوان کشمیریوں کا ہے کہ جو ایک سے تین ہوئے۔ جب وہ ایک تھے تب بھی ہم نے اُن کے بھارت کے تئیں بے مروت ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔ ہم نے اُن کے ناقابلِ عمل موقف کو دلائل کے آدھار پر ایک مضحکہ قرار دیکر اُن کے عارضی عاشقوں کو بُری طرح قائل کرکے چھوڑا تھا۔ اور اُنہیں اپنی دلائل کا مائل بنانے کے بعد اُن کی زبان غلط بیانی کے لئے بند کر دی تھی۔

جوں جوں سرمایہ در دست آیا، جوں جوں چلمن کی اوٹ سے اور پردے کے آگے سے اُن کے خزانے میں بغیر محنت اور تردد کئے بھاری رقوم جمع ہونا شروع ہو گئیں تو اُن کی باچھیں کھلنے لگ گئیں۔ اُن کی عقل اگر کچھ تھی جلا وطنی کے عالم میں چلی گئی۔ نہ سوچا، نہ دیکھا اور نہ بھالا کہ "حق اور ناحق کیا ہے، فاعل اور مفعول کیا ہے۔ فعل اور مقدر کیا ہے، نیک اور بد کیا ہے، عمل اور عقل کیا ہے، صحیح اور غلط کیا ہے، ممکن اور ناممکن کیا ہے، درست اور خراب کیا ہے، جائز اور غیر جائز کیا ہے"..... وہی کچھ کرنے لگ گئے کہ جو انسانی تقاضوں کے مطابق سراسر ناعاقبت اندیشی کا مظہر تھا۔

ایک وہ وقت بھی آیا کہ تفرقہ پیدا ہو گیا۔ الزام تراشیاں ہونے لگیں۔ پوسٹر بازیاں ہونے لگیں، غبن، متوالہ پن، خرمستانگی، فضول خرچی، غلط بیانی، غلط رہنمائی، آوارہ فہمی، ابن الوقتی، بے برگ، ایسے کچھ الزامات تحریر و تقریر میں آئے کہ یقین کرنا پڑا کہ "پیسہ ہی عقل کا بڑا دشمن ہے اور وہ پیسہ جو غیر واضح اور خفیہ ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو، عوام کو گمراہ کرکے حاصل کیا گیا ہو، معصوم لوگوں کو سبز باغ دکھلا کر جمع کیا گیا ہو۔ چھل کپٹ اور دھوکہ دہی کی کسوٹیوں کو رگڑانے سے پیدا کیا گیا ہو۔ جو کج فہمی اور گمرہی سے ہاتھ آیا ہو، انسان کو آدمی بنا کر ذبح کرکے رکھ دیتا ہے۔ آدمی سبھی ہیں لیکن انسان کوئی کوئی ہی ہے۔ ورنہ یہ بات منظرِ عام پر نہ آتی، جو گذشتہ چھ ماہ سے سامنے آ رہی ہے۔

کشمیر کے پرانے ہندو کلچر اور صالح پنڈت دانشوروں کے کارہائے نمایاں بیان کرتے ہوئے کشمیر میں الگ مقام دئے جانے کا مطالبہ اتنا ہی بے وزن ہے کہ جتنا بے وزن ہے بذاتِ خود یا بجائے خود ناقابلِ عمل مطالبہ۔ ہمیں بزرگانِ دھرم کی نسبت عزت اور احترام رکھنا ہے۔ اُن کے احسانات کا ورد کرنا ہے۔ ہر قدم پر کرنا ہے، گن گان کرنا ہے۔ اُن کے دن منانا ہے بار بار اُن کا ذکر کرنا ہے۔ لاکھوں بار کرنا ہے لیکن اُن مرحومین کو ایکسپلائٹ کرکے

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کشمیر میں الگ مقام کی ڈھونگی مانگ کو دہرانا غیر جائز اور غیر شائستگی ہے۔

بیرون ریاست اور اندرون بھارت دو تعلیم یافتہ "نا سمجھ" کم سن نوجوانوں کے سبز باغوں پر فریفتوں ہوکر جہاں کم فہم اکائی بازوں نے "ہاں" کہدی وہاں ان نوجوانوں نے دنیا کی سیر کی اور باقی رہی صرف "ہفت فلک کی سیر"۔ جہاز میں آکاش اور پاتال کی جہاں قلابیں ملائی گئیں وہاں ریل اور کار میں زمین اور سمندر کی گہرائیوں کو بھی ناپنے کی سعی لا حاصل کی جاتی رہی۔ غرضیکہ بے شمار رقوم کو بے شمار غیر واجب ذرائع سے اور انتہائی بے دردی سے ضائع کیا گیا اور حاصل خدا گواہ = ۰۰ا منفی ۰۰ا ہی رہا۔ لٹوایا گیا اور پایا گیا۔ یہ سبھی صاحب الرائے جانتے ہیں۔ اسپر کوئی بحث نہ ہوگی۔ البتہ ان رقومات سے جاتی کی لاانتہا خدمت کی جاسکتی تھی، جو نہ کی گئی۔

افسوس اس بات کا ہے کہ کشمیری پنڈتوں کی چند ایک اکائیوں جو جموں و کشمیر کے باہر سائن بورڈوں کی بنیادوں پر معرض وجود میں آئی ہیں نے بھی ان مستانوں کی مانگ کا بلا سوچے سمجھے سمرتھن کردیا یا کر رہی ہیں اور بے دھڑک کر رہی ہیں اور مطالبہ کا "بھاؤ" کیا ہے ان اکائیوں کے اہلکار صدر اور منتری ہی جانتے ہیں۔ وہ اپنی لیڈری کو چمکانے کے لیے اس غلط مانگ کا سمرتھن اسلیے کر رہے ہیں تاکہ انہیں بھی "جنت میں سے ایک کرسی میسر ہو"۔ ہم ذلیل ہو چکے ہیں ان اکائیوں پر اور یہ کہ ہمارے لیے ہماری جاتی کے لیے بھکاری کی حیثیت رکھتا ہے۔

تعمیری پروگراموں، جاتی کی بھلائیوں، ضروریات اور اپنی حقیقت ایسی مانگوں کو دہرانے کی بجائے غلط روی اختیار کرکے جاتی کو دھوکہ کے غار پستی میں دھکیلنا ہی ہے۔

عزیزی شری اجے کول (مشری والا مانگریٹ کیمپ) نے جن باتوں پر سے پردہ اٹھایا ہے ہم اس سے ۹۹ فیصد متفق ہیں۔ ایک فیصد یوں نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے ایک جگہ اپنے بیان میں نرم روی اور لغزش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے جن دلائل کو پیش کر لیا ہے وہ مبنی بر حقیقت ہیں۔ انہوں نے جن اطرافیوں اور اسرافیوں کا برملا ذکر چھیڑا ہے، تہمتیں دھری ہیں، ان کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔

23 برس قبل ہم نے نئی دہلی میں کشمیری پنڈت جاتی کے ایک مشترکہ مجمع میں حقائق کی روشنی میں تحریر و تقریر سے، مناظرہ اور مباحثہ سے تین ٹکیوں کے گورو جنوں کے افکار پریشاں اور افعال غیر مرداں کو بیک جنبش نظر اور بیک جنبش قلم ہمیشہ کے لیے رد کردیا ہے۔ اور جو موقف ان کی نسبت ہم نے سوچ سمجھ کر اختیار کر لیا ہے، وہ ہم سے بعد از مرگ ہی چھڑوایا جا سکیگا۔

شری اجے کول نے جموں کے ایک انگریزی روزنامہ "ایکسلشیئر" کے 26 اکتوبر ۹۳ء کے شمارہ میں "سیو کشمیر" عنوان سے ایک بیان اس ڈھنگ سے صداقت کی روشنی میں جاری کردیا ہے کہ ہم مجبور ہو رہے ہیں کہ ان کو دلی مبارکباد دیں۔ انہوں نے ۱۴ اکتوبر کے شمارہ کے حوالہ سے ہر زور و ماغ ایک ایسا عکس چھوڑ دیا ہے کہ جسکے بارہ میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ مردانگی کا جوہر دکھایا ہے۔ اور تمام متعلقین کو اسپر غور کرنا ہوگا اگر جاتی کی خیر ضرورت ہو، ورنہ جاتی کے سامنے لاکھوں لاکھوں لا خیر نظر ہیں ہیں جو برابر ظلم ڈھا رہے ہیں اور ہم برابر تابڑ توڑ حملے کرتے رہے ہیں (بی این جان نثار کشپ عراقی ۱۰/۹۳)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کسی پنن کشمیر کے متوالوں نے کتابچہ شائع کر دیا

حال ہی میں کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر مبنی اچھا خاصہ خوشنما سرورق اور بہترین انگریزی چھپائی کے ساتھ ایک کتابچہ شائع کیا گیا جس میں تمام تر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں (کشمیری ہندوؤں پر مظالم) پر سیر حاصل جائزہ پیش کیا گیا۔ کتابچہ کئی باتوں پر سے پردہ اٹھاتا ہے۔ کوشش قابل ستائش ہے۔ اس کتابچہ میں ایک سے زیادہ بار "تین زبانوں والے کاشر سماچار" کو پڑھنے کی ترغیب دیدی گئی ہے۔ کتابچہ پر خرچہ بہرصورت کشمیری سمتی نئی دہلی نے کیا ہے۔ اس میں کئی باتیں سامنے آتی ہیں کہ "حقائق کو اپنا ایک الگ رنگ دیدیا گیا ہے، دوسرے یہ کہ ڈائریکٹ کشمیری سمتی پر اپنے ایک الگ موقف کے ساتھ سمتی ہذا پر ہی حاوی دکھائے گئے ہیں۔ جو کسی پنن کشمیر تنظیم کے روح رواں تھے، تیسرے یہ کہ شری چمن لال گڈو صدر کشمیری سمتی ذاتی طور پر کئی اطراف سے زیر بار ہو رہے ہیں۔

کتابچہ کے صفحہ 16 پر جو اعداد و شمار دئے گئے ہیں وہ حقائق سے دور ہیں اور نہ سول آبادی کی وضاحت نہ کی گئی ہے۔ اور کہ سرکار کے گئے وقتوں میں دئے گئے ایسے اعداد و شمار کو **کشپ وانی** نے ہر بار جھٹلایا ہے۔ اور کہ اب جو سرکار نے گزشتہ ہفتہ غلط اعداد و شمار جاری کرلئے ہیں اُن سے ہی کتابچہ والے اعداد و شمار نہیں ملتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام لکیر کو خطِ مستقیم کی صورت اور حالت دیدی جائے، تاکہ نہ کچھ اکھڑ جائے، نہ بارِ مطالعہ یا بارِ ملاحظہ ہی ہو اور پھر بارِ سماعت بھی نہ گزرے۔ (نثار دہلوی۔ کشپ وانی جموں دسمبر ۱۹۹۳ء)

ایک جائزہ

"نونگ پوش بھی ہے، مدہوش بھی ہے، بے ہوش بھی ہے، منہ نوش بھی ہے، اذیت کوش بھی ہے، خاموش بھی ہے، اسفنتوفش بھی ہے، پاپوش بھی ہے، چشم پوش بھی ہے، احسان فراموش بھی ہے، روپوش بھی ہے اور سرگوش بھی ہے۔

لیکن بنتی ہیں، پارسی بھی ہیں، زری بھی ہیں، جعفری بھی ہیں، کیسری بھی ہیں۔ کہنے کو زعفران ہے، دیکھنے کو ارمغان ہے، سونگنے کو شیطان ہے، برتنے کو بے جان ہے۔ پھر "یہ بلا ہے کیا؟ جو ہریشان ہے، حیران ہے، ناشکرا ہے، بے فکرا ہے اور سب ملا کر دزد دلاور ہے۔

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پنن کشمیر کہاں سے اور کیسے نمودار ہوا

برائے نام پنن کشمیر جماعت کے بارہ میں یہ کہنا کوئی غلط بات نہ ہوگی، کہ "اسے غلام نبی آزاد جو خود ساختہ طور پر آزاد ہیں کی شہہ پر کھڑا کیا گیا۔ امریکن لابی نے اسے اپنی رئیسی کے طفیل اسکی آبیاری کی اور مرکزی ہوم منسٹر نے اس کے رکھ رکھاؤ، خورد و نوش، سیر و تفریح اور کشمیری پنڈت جاتی میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے کئی مراعات سے نوازا۔ اسکے خود ساختہ لیڈر جن پر بے ایمانی اور فراڈ رچانے کا الزام پہلے ہی ٹھوس بنیادوں پر لگا ہوا ہے وی وی آئی پی (VVIP) کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مفت ایسی ریل سفر اور مفت ہوائی سفر اور سرکار کے مہمان بننے کی مراعات اور جیب خرچ کے لئے بے شمار رقمیں نیز لوکل سفر کے لئے سفید رنگ کی کار میسر ہیں۔

ان ناسمجھوں سے آواز دلوادی اچھبل کی طرف سرکشا زون کی۔ پھر اسپر طرہ یہ کہ زون ہذا کا نیٹ دار تاروں سے محفوظ کرنا تھا۔ لیکن بات نہ بنی۔ پھر کوئی دوسری بانگ دلوادی، جو بیچ راستہ میں ہی فنا ہو گئی اور پھر تیسری اور آخری آواز دلوادی "ہوم لینڈ" کی، جو امریکن ہندو لابی کے دل کی بات تھی، جو بھی ناممکنات میں تھی اور ہے۔

ان لوگوں نے اپنے ہمدردوں کی پگڑیاں اچھالنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ انہوں نے کانگریس کی مخلوط سرکار کے غیر انسانی سلوک کے خلاف کسی بھی پلیٹ فارم پر سنجیدگی سے ایک بھی حرف نہ بولا۔ ایک مصلحت پایہ تکمیل کو پہنچنے والی تھی کہ تین کیمپوں میں 3 لاکھ کشمیری پنڈتوں کو بسایا جائے گا۔ ایک نگر بالیاں (ادھم پور) اور باقی دو جموں شہر سے باہر ہماچل تک قائم کردئے جائیں گے۔

غلام نبی آزاد گھبرا گئے کہ قومی شاہراہ پر یہ پنڈت قابض ہوں گے۔ چنانچہ آل اسٹیٹ کشمیری پنڈت کانفرنس، سناتن دھرم یووک سبھا) سے وابستہ چند جوانوں کو ورغلا کر پنن کشمیر تنظیم کی داغ بیل ڈالدی گئی اور اسطرح کشمیری پنڈت لوگوں کی صفوں میں تفرقہ پیدا کردیا، جو اب بھی قائم ہے۔

اس نام نہاد جماعت کا ایک لیڈر اپنی پہلی بیوی کو دو بچوں کے ساتھ ترک کرچکا بتایا جاتا ہے۔ دوسرا ایک بھی بڑھا طفلگی کے دائرہ میں ہے۔ انہوں نے بیرونی ملکوں کی درجن بار مسافت کی ہے اور مبینہ طور پر انہوں نے لوگوں کے علاوہ کانفرنسوں یا جلوسوں کے نام پر لاکھوں روپیہ اکٹھا کیا، لیکن آمدن اور خرچ کا گوشوارہ آجتک شائع نہ کیا، بلکہ مبینہ طور پر انہوں نے اپنی ذاتی جائیدادیں کھڑا کردیں۔

اس ضمن میں جس شخص کو پہلے ورغلایا گیا اور یووک سبھا سے علاحدہ کیا گیا اسکو پنڈت جاتی دائرہ ہائیٹ کے نام سے جانتی ہے۔ اس ڈفلی کو دہلی میں سرکاری اور غیر سرکاری اژدھے سرپرستی کرتے ہیں، جو ایک زہر ہلاہل سے کچھ کم نہیں۔ (نگار دہلوی۔ کشپ وانی اگست [illegible])

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تال میل مطلقاً نہیں

نمکدان

اجودھیا میں بی جے پی کی سرکار جو کلیان سنگھ کی سربراہی میں قائم تھی نے جو سانحہ پیش کیا وہ اپنی مثال آپ ہے اور اُس سانحہ کے بارہ میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے تمام تر سینئر لیڈروں کے بیانات ہم آہنگ نہ رہے۔ ہم خیالی تو درکنار۔ تمام لیڈروں کے بیانوں میں تال میل کا فقدان تھا۔

6 دسمبر اور 7 دسمبر 1992ء کو اٹل بہاری باجپائی نے کُھلّم کُھلّا افسوس ظاہر کیا اور معافی تک مانگ لی۔ پارٹی سے الگ ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ تسلیم کرلیا کہ کلیان سنگھ سرکار اور بی جے پی اپنی ذمہ داری نہ نبھا سکے۔ کہا کہ پارٹی میں کچھ لوگ بزرگوں کو کھڈے لائن لگانے کے درپے ہیں۔ کلیان سنگھ کو ذلیل ہو کر برطرف ہونا پڑا۔

ایڈوانی صاحب نے واقعہ پر اپنی تشویش کا اظہار کیا جبکہ بھنڈاری صاحب بوکھلا اُٹھے اور اظہارِ تعجب کیا کہ مسجد کیسے گرائی گئی جبکہ نشانہ ایسا نہ تھا۔ کھورانہ صاحب نے دہلی میں کہا کہ بی جے پی کے کسی رضاکار نے مسجد نہ گرائی اور مُرلی منوہر جوشی نے نیچے دروں بیروں کا وطیرہ اپنایا بلکہ دوغلاپن دکھایا۔ اور آخر میں بی جے پی مادرِ مہربان محترمہ وجے راج سندھیا نائب صدر نے بابری مسجد گرانے والے احمقوں کو ہنومان کے اوتار بتایا۔ اب انہی سندھیا صاحبہ سے کون پوچھے کہ :-

ہنومان جی نے بیک وقت ہزاروں کی تعداد میں اوتار لئے۔ ہنومان جی سے دھنگ کے اور صحیح کام ہوئے۔ بے گناہ قتل نہ کئے گئے، بلکہ راکھشس ختم کئے گئے سینکڑوں مندر نہ جلوائے گئے۔ گرجا گھروں اور آج کے گورو دواروں کے ساتھ انہیں کوئی بیر نہ تھا۔ پھر آپ کن کو ہنومان جی کا اوتار بتاتی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں جو بی جے پی سے کوئی تعلق نہیں رکھتے کہ "سگی ماں" اپنی پارٹی کے غنڈوں سے اپنے بیٹے کو اُسکے اہل وعیال سمیت ختم کروانے میں ناکام رہیں مگر جب آگرہ اسٹیشن پر اُن پر حملہ کیا گیا جسکے خلاف رپورٹ درج کی گئی ہے۔ اور مجسٹریٹی انکوئری کا حکم دیا گیا ہے اسکے آگے اور کیا کہنا۔ (ٹپ وانی فروری 1993ء)

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

طالع یعنی مقسوم

طالع ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے چلنے چلتے کئی معنی اور مطلب نکلتے ہیں۔ یہ لفظ عربی سے چلکر اُردو میں شامل ہو گیا ہے۔ اور مذکر ہے۔ ستارے کی نکلنے کی جگہ کو طالع کہتے ہیں۔ نکلنے والی جگہ کو بھی طالع کہتے ہیں۔ اقبال، قسمت، تقدیر، حصّہ، اندازہ، مقدار الغیب، بخت، ٹکڑا، بانٹ، بخرہ، درجہ، جزوِ کتاب، مقسوم، خلاصہ، آمدنی، فائدہ، حاصل، مقدّر، پیداوار۔ یہ تمام الفاظ طالع کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں بلکہ طالع کے ہی جز ہیں، مطلب ہیں اور معنی ہیں کئی لفظ مذکر ہیں اور کئی مونث۔

طالع کی نسبت کشمیر کی ایک معروف و مشہور شخصیت، ایک مُسلّمہ اُستاد، محقق، فلسفی شاعر اور تعلیم دان آنجہانی **ماسٹر پنڈت زندہ کول** مدظلّہ نے ایک اُستادانہ شعر یوں کہا ہے:۔ ؎ **طالعن یُس لوٗکٕ زالس، گاٹہ جارس کیا کرے۔**

تقدیر میں جو کچھ بھی تحریر کیا ہوا ہوتا ہے، لغیب میں جو کچھ مُنقّش کیا ہوا ہوتا ہے اور لوحِ ازل میں جسقدر بھی عبارت درج کی گئی ہوتی ہے۔ وہ کچھ جُداگانہ نوعیت کی بات ہوتی ہے اور یہی لغیب تکمیت کے مطابق جس کسی شخص کو جنجال میں ڈال دے، وہ اپنی دانشمندی اور عقلمندی کو لے کر کیا کر سکتا ہے ؎ تدبیر کُنند بندہ تقدیر کُنند خندہ

تدبیر سے تقدیر کسی صورت بدل نہیں سکتی۔ لوحِ ازل تو جنم پانے کے وقت سے ہی لکھی گئی ہوتی ہے اور اُسی کے آدھار پر انسان نے اپنی زندگی میں مختلف مراحل طے کرکے ہی چلنا ہے۔ کرنے کے بعد چلنا ہے، رُکنا ہے، بچھڑنا ہے یا پھر بکھرنا ہے۔ ہاں ایک بات ضرور ہے کہ تدبیر محنت اور پیر پیشرم سے تقدیر کی سخت بندشیں اگر کہیں ہو آسان سی ہو سکتی ہے بشرطیکہ انسان مسلسل جدّ و جہد کرے۔

؎ اگر سنبھلے کوئی تو قدرت اُسکا ساتھ دیتی ہے۔ مگر یہ شرط ہے اُس کا ارادہ ہو سنبھلنے کا

اپنی دانشمندی کو وہ شخص کس طرح بروئے کار لائے کہ جسکو طالع نے شکنجے اور جنجال میں ڈال کر رکھدیا ہو اور جب کہ اُس کا لغیب ہی:۔

تذبذب، پریشان حالی، فکرمندی، جھوکم یا جوکھم، اڑچن، ماتم داری، پژمردگی، معصیت، اُلجھاؤ، انتشار، گوٹالہ، بدمزگی، ٹکراؤ، خوگری، شرپسندی، تنفّر، غرض مندی۔ جھنجھٹ، جھگڑا،

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

فساد، تکرار، بکھیڑا، بلا، مصیبت، تکلیف، آفت کا آئینہ ہو عکاس ہو اُن تمام حالتوں میں یہی کی دانشمندی، چالاکی، ہوشیاری اور عقل مندی صفر بن کر رہ جاتی ہیں، حالانکہ وہ پھر بھی تگ و دو کرتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ ردوقدح میں مصروف ہو جانے کی کوشش کرتا ہے ہی، لیکن نتیجہ جو ہوتا ہے وہ نفی کے برابر ہوتا ہے۔

بھارت کے سابق ۱۱ ماہی وزیراعظم وی پی سنگھ کو کیا کہیئے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ اُن کو مقسوم میں جوتم پیزار کے سوا کچھ نہ تھا۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ اُن کے کتنے سارے بحرِ حوادث کو پار کرنا ہے یا پار کرنا ہوگا۔ وہ جبریہ طور پر اپنا طالع بنانے کے پیشِ نظر حکومت کرنے کے لئے بھیک منگوں کی طرح کشکولِ گدائی لیکر پھرے اور ایک فاصلہ سے دان کے روپ میں اُن کے کشکول (کجکول) میں مشروط طور پر کچھ ڈال دیا جائے گا اور اسطرح وہ حکمرانی حاصل کریں گے۔ چنانچہ اُن کی حالتِ غیر پر ترس کھایا گیا۔ اُن کے کشکول میں کچھ نہ کچھ ڈال دیا گیا جو حکومت کی شکل میں وجود میں آگیا تھا۔

ڈوگری میں اُس حکومت کے لئے ایک موزوں لفظ ہے۔ "گیبسن" یہ گیبسن روٹی چاول کی شکل میں (یعنی پکائی گئی صورتوں میں) مختلف گھروں سے حاصل کی جاتی ہے اور گزارے کئے جاتے ہیں۔ ایسا کھانے سے یہی کچھ سُنا گیا ہے عقل کام نہیں کرتی۔ انسان بھرشٹھ ہو جاتا ہے۔ اسکو دوسرے لفظوں میں حرام کے چٹکارے کہنا غیر واجب نہ ہوگا۔ (یہی حال وی پی سنگھ کا رہا)

بھیک مانگی دیر میں دِن میں حرم میں رات کو
یُوں اگر ہوں گے گزارے تو گزارے کیا ہوئے

اپنی مضبوطی اپنی ساکھ، اقبال اور زورِ بازو کے بھروسہ پر ہی حکومت کرنا کچھ اور بات ہے اور زکاۃ حاصل کرنے کے بعد حکومت چلانا کچھ اور ہی نوعیت کا مسئلہ ہے۔ لہذا جہاں یہ لفاد موجود ہو وہاں گل کس رنگ کے کھلینگے یہ آپ لوگوں نے وی پی سنگھ کے زوال کے موقع پر دیکھا ہوگا اسی کا نام ہے طالعِ شکستی۔ (کشپ وانی جرق اکتوبر ۹۳ء)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آئینِ ہند کی قسمیں کھانے والا اپنی وفاداری کا ایمان ہار بیٹھا۔

زہرا افشانی

65 سالہ علی شاہ گیلانی دُنیاوی مدّوجزر سے ناواقف بھارت کی سرزمین پر قیام پذیر ہونے کے باوجود اسکی تاریخی اہمیت، جغرافیائی افادیت اور حدودی عظمت سے سراسر غافل ہیں۔ سیاسی محاذ پر ہر دور میں شکست خوردہ اور اپنے ہی بیان شدہ بیانوں سے منحرف ہونے کے ماہر اب ایک فرسودہ اور ناقابلِ عمل بات کی رٹ لگا رہے ہیں کہ۔

بقولِ اُن کے حقِ خودارادیت کے سوا کشمیری لوگ کسی بات کو تسلیم نہ کریں گے، وہ حق جو ۱۹۴۷ء کی فرسودہ اور زایدالمعیاد قراردادوں نے کشمیری عوام کو دے دیا تھا۔

علی شاہ گیلانی ایک معمّہ شخص ہیں۔ نسیان کا شکار ہونا اُن کے لئے کوئی عجب بات نہیں، گو ساری عمر اُنہوں نے روغنی غذائیں تناول کی ہیں۔ اندر اور باہر اُنہوں نے اگر کچھ کیا تو وہ ہے اپنی جان بچانے کی صورت۔ آپ یہ نہیں بتا سکتے کہ کشمیری کون ہیں۔ کیا وہ اہل اللہ ہیں۔ آسمان سے اُترے ہیں یا زمین ہیں سے پھوٹ کر نکل آئے ہیں۔ اور کشمیری کیا فقط مسلمان ہیں وہ مسلمان کہ جنہوں نے ہندوستانی سرمایہ کی آبرو ریزی کر کے گزشتہ 45 برسوں میں اپنی 20-20 پیڑیوں تک کو بھی مالا مال کر کے رکھدیا ہے۔ جن کی اولاد در اولاد یہ کشمیری مسلمان ہیں کیا وہ کشمیری نہیں ہیں۔ کیا کشمیری مسلمان ازلی کشمیری ہیں یا یہ کسی ملاوٹ یا تناسخ یا کسی ردّوبدل کا نتیجہ ہیں؟ کیا کشمیریوں میں شامل ہزار ہا سالوں سے رہنے والے اور کشمیر کو آباد کرنے والے پنڈت ہی کشمیر کشمیری نہیں یا پھر وہ سکھ جو کشمیر میں ایک لمبے عرصے رہ رہے ہیں، کشمیری ہونے کا شرف نہیں رکھتے؟ پھر یہ کن لوگوں کا کشمیر ہے کہ جن کو بقولِ علی شاہ گیلانی حقِ خودارادیت نصیب کیا جانا مطلوب ہے۔

علی شاہ گیلانی اگر صحیح سوجھ بوجھ رکھتے تو وہ بڑ نہ ہانکتے۔ اگر ان میں تعلیمی قابلیت ذہنی فراغت، تواریخی چلن کی واقفیت اور اصل اور نقل میں فرق کرنے کی صلاحیت ہوتی تو وہ انہونی بات کا واویلا نہ کرتے۔ آزادی گفتار کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جو بھی انٹ شنٹ بولنا چاہیں گے، اُسے لبیک کہا جائے گا یا وہی حرفِ آخر ہوگا یا اُسی پر عملدرآمد ہوگا یا وہی ہر ایک کو قابلِ قبول ہوگا یا وہی فیصلہ کُن عمل کی بات ہوگی۔

ہندوستان میں تحریر و تقریر کی آزادی کے کارن ہی علی شاہ گیلانی اپنی کھال دہشت گردوں کے ہاتھوں کھنچوانے سے بچنے کے لئے اول فول بول سکتے ہیں اور ایسی آزادی اُس پار اُنہیں چنداں بھی نہیں میسّر ہو سکتی۔ 45 سال سے بدستور ہندوستان کا نمک کھا کر

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اسے حرام کرکے کیا علی شاہ گیلانی ہیرو بننے کے خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ آتنک واد کے خلاف گذشتہ ماہ سخت لہجہ اختیار کرنے کے بعد یہ نیا پینترا کس مقصد سے بدلا جارہا ہے۔ یہ گیلانی صاحب کو بتلانا ہوگا

علی شاہ گیلانی کو اگر ٹھیک ٹھاک معلوم ہے تو حقِ خود ارادیت ماضی بعید میں تمام ریاست کے لئے بتایا گیا تھا جو **شملہ معاہدہ** کے بعد فوت ہوکر رہا اور جس کی تائید حالیہ سیکریٹری جنرل سلامتی کونسل جناب بُطرس بُطرس گالی نے یہ کہہ کر کی کہ "کونسل ہند پاک کے اس مسئلہ میں دخل انداز نہیں ہوسکتی۔ یہ باہمی گفت و شنید کا حامل مسئلہ ہے"۔ اسکے بعد بھی علی شاہ گیلانی اپنی جان بخشی کے لئے حقِ خود ارادیت کی رٹ لگا کر کن کن لوگوں کو گمراہ کرکے اپنے دن دن نکالنے میں مصروف کار ہیں۔ یہ ذرا واضح ہوے نثار دہلوی (کشپ وانی جولائی ۱۹۹۶ء)

تاریخِ عہدِ عباسیہ کا ایک صفحہ

جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اُن سوالات سے صحابہ کو روکا جو اُن کی عملی زندگی اور اُن کے نصب العین سے ان کو ہٹانے والے تھے۔ اسلام نے عمل و سعادت کی ایک ہی سیدھی راہ کھول دی تھی۔ اور وہ چاہتے تھے مسلمان صرف اسی کی راہ میں مشغول رہیں، انتشار اور منافرت سے پرہیز کریں۔ فسادات برپا نہ ہونے دیں۔ کسی کے ساتھ کدورت نہ رکھیں۔ غیر مسلموں کو مسلموں کی طرح افضل سمجھیں۔ ان سے اُسی طرح کا برتاؤ کریں، جو خلقِ خدا کے لئے واجب بنتا ہے۔ آپ کے بعد بھی تمام عہدِ صحابہ اسی حال میں بسر ہوا۔

قرآن اللہ کا کلام ہے، جسکو خدا کے رسول صلعم نے ہم تک پہونچایا۔ ہماری معلومات اسکی نسبت صرف اسی قدر ہیں۔ اور اس سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے اتنا علم کافی ہے۔ وہ مخلوق ہے یا قدیم؟ یہ سوال نہ تو خود قرآن نے ہمارے سامنے کیا، نہ اللہ کے رسول صلعم نے۔ نہ تربیت یافتگانِ عہدِ نبوت نے۔ پس جو کچھ ضروری تھا وہ وہی تھا جو بتلا دیا گیا۔ اور جو نہیں بتلایا گیا وہ ضروری ہی نہیں ہے اور اسکی فکر و کاوش میں ہمارے لئے کوئی سعادت نہیں۔ اللہ اور اُسکی تمام صفات کاملہ قدیم ہیں اسکی ایک صفت کلام ہے۔ قرآن اللہ کا کلام ہے، پس حروف، اصوات و الفاظ کی جس مرتبہ و منظم شکل میں وہ موجود ہے۔ اسکی حقیقت لفظی و ترتیبی کو بھی قدیم ہی ہونا چاہئے (مرکی سے اُردو تالب۔ کشپ وانی جموں نومبر ۱۹۹۶ء)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کشمیری پنڈت جاتی کا وجود کیا خطرہ میں ہے

دِل کی بات اگر میں کہہ دوں
ہاتھ میں ہوں گے آپ کے پتھر

قدیم زمانہ میں پنڈتوں اور پارسیوں میں یگانگت تھی جسطرح کشمیری پنڈت مذہبی عقائد کے مظلوم ہیں ایسے ہی پارسی بھی ہیں۔ جیسے پارسیوں کے مذہبی عقائد ہیں ویسے ہی تقریباً کشمیری پنڈتوں کے ہیں۔ خوش لباس، خوش تقریر، خوش مزاج، رنگ و روغن، مستورات کی پاکدامنی اور تعلیم نسواں وغیرہ وغیرہ۔ ایسی درجنوں باتوں میں پارسیوں اور پنڈتوں میں مشابہت ہے۔ بڑا بھاری فرق یہ ہے کہ پارسی سرکاری نوکری کرنا عار اور پنڈت اسمیں فخر محسوس کرتا ہے۔ پارسی علم و ہنر کی تحصیل اور تجارت کے میدان کے لئے کل دُنیا کو کھنگالا پاتے ہیں اور اگر ہمارے ہاں کوئی ولایت کا سفر کرے تو ہم اب بھی اُس سے پرہیز کرتے ہیں بلکہ گئے وقتوں میں ترک کر دیتے تھے۔

دُنیا کا کاروبار اُسوقت بند ہو جائے گا کہ جب انسانوں کے دماغ سوچنے سے معطّل ہو جائیں گے گو ہر انسان اپنی بہبودی کی فکر میں معروف رہتا ہے۔ دُنیا کی کوئی قوم اپنے مستقبل کو روشن دیکھنے سے غافل نہیں۔ آج کل ہمارے کشمیری پنڈتوں میں دو مختلف خیالوں کے لوگ شامل ہیں اور اُن کے خیالات میں زبردست تضاد موجود ہے۔ ایک وہ طبقہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ کشمیری پنڈت جاتی اب چراغِ سحری بن کر رہی ہے اور آئندہ چند ایک برسوں میں صفحہ ہستی سے ختم ہو کر رہے گی۔ اور دھرم کا نام لیوا کوئی باقی نہ رہے گا۔ دوسرا طبقہ یہ سمجھتا ہے۔ یہی جاتی بڑی ہشیار ہے اور فہم و فراست سے پُر ہے، زمانہ کے ساتھ ساتھ چلے گی اور اسکو تا حشر زوال نہ آسکے گا۔ بُرا سوچنے والے کہتے ہیں "کہ اب یہاں نہ ہمارا دھرم رہے گا نہ کرم" (اِن کے لئے یہ کہنا کافی ہوگا کہ صاحب لوگو آپ نے خود دھرم سے کنارہ کشی کر کے ادھرم کی راہ کو اپنا کر بہت ہی موقعوں پر جھوٹ کا ساتھ دیا۔ جو نا کھانا تناول کیا وہ کچھ کھایا جسکی ہندو دھرم میں مناہی تھی۔ آپ نے اپنے آچار وچار کو پہلے ہی نیلام کر کے رکھ دیا اور اب حرکتِ قلب بڑھ گئی دیکھکر کہتے ہو "یہاں ہمارا نہ دھرم رہے گا اور نہ کرم" آپ نے اپنے انتہا کرن اُستدھ کر دئے۔ اب بھگت لو جو بھگتنے کے لئے سامنے آتا ہے۔ اسکے لئے دوسرا اور کوئی ذمہ دار نہیں۔

کشمیری پنڈت جاتی بھید بھاؤ کی لعنت سے کوسوں دور ہے یہ وہ جاتی ہے کہ جس نے ملک کی عظمت کو ہمیشہ ہی اپنے دھرم سے اوپر مانا ہے۔ اِس جاتی میں دانشمندوں کی کمی نہ ہونے کے کارن تفرقہ کی بات سے اجتناب ہی ہوتا رہا۔ کشمیری پنڈت جاتی نے ازل سے ہی آپسی بھائی چارہ کا پرچار کیا۔ اسی درخت کی آبیاری کی، اسکی پرورش کی ہے۔ ہندو مسلم سکھ ایکتا کے مجسّم درخت کی شاخ تراشی نہ کی نہ کرنے کی کسی کو ترغیب دی ہے۔ اِس جاتی نے ایکتا کے درخت کو خون سے سینچا ہے نہ کہ اسکی جڑوں پر تیزاب پاشی کی ہے۔ یہی کارن ہے کہ یہ جاتی ابتک اور آج تک زندہ ہے اور کن حالات میں زندہ ہے وہ اسوقت تذکرہ سے دور ہے

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حتیٰ کہ اس جاتی پر زور زبردستی کب نہ ہوئی۔ متعدد بیرونی حملہ آوروں چنگیز خان اور اورنگ زیب وغیرہ جیسے لعینوں، مرتدوں، بے دینوں، کفاروں، سفاکوں، یزیدیوں اور جلادوں کی کرتوتیں کیا رہیں، یہ ہم جانتے ہیں اور آپ ذی ہوش صاحبان بھی جانتے ہونگے اُسکا ذکر چھیڑنا یہاں بے محل ہے۔ لیکن پنڈت جاتی میں دیا دھرم، کرپا کرم اور حیا شرم بدرجہ اُتم موجود ہونے کے کارن یہ مٹانے سے پھر بھی نہ مٹی، نہ کبھی آگے ہی مٹ سکتی ہے۔

بڈشاہ کو دوسری زندگی بخشنے کے لئے شری بھٹ ذمہ دار تھے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہزاروں کارنامے ایسے ہیں جو اس بات کا بیّن ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اس جاتی نے آپسی بھائی چارہ کو نبھانا ادھرم نہ سمجھا، پاپ نہ سمجھا، گناہ نہ سمجھا۔ حالانکہ اس جاتی نے اپنے وطن میں غاصبوں کو تحمل مزاجی سے برداشت کیا، کیوں کیا؟ اسلئے کہ ایک پاک شخصیت شاہ ہمدان صاحب تشریف لائے تھے اور اُنہوں نے کشمیر میں صرف چند ہفتے رہائش رکھنے کا بگل بجایا تھا، لیکن اُنہی ایام میں کیا کیا تبدیلیاں نمودار ہوئیں، وہ بھی یہاں زیر بحث نہیں لائی جا سکتی، البتہ اسی مضمون میں کہیں پر ذکر ضرور چھیڑا جائیگا۔ آج اس جاتی کی قدر و منزلت گھٹانے کی ذمہ داری کس پر ڈالی جا سکتی ہے۔ یہ آپ صاحبان نے طے کرنا ہوگا۔ میرے مطابق "قدر و منزلت گھٹانا" وجود کو ختم کرنا ہے۔

کشمیری پنڈت گھبرایا کیوں ہے؟ شاید اس کا دل ڈانواں ڈول ہے۔ شاید اس نے دھرم کے اُلٹا کام کیا ہے اور اُسی کا صلہ پایا ہے۔ اگر یہ اپنے وجود کے خاتمہ کا آج اپنے ڈھنگ سے اندازہ کرتا ہے یا یہ طے ہو چکا ہے کہ کشمیری پنڈت جلد از جلد خاتمہ کی طرف جا رہا ہے یا اسے ختم کرنے کا لائحہ عمل طے کیا جا رہا ہے تو یہ اپنی غفلت اور انانیت سے نافرمانی ترک کر کے چاک و چوبند ہو کر ان تشویشوں، ان اندازوں، ان خدشوں، ان غفلتوں، ان زیادتیوں، ان بے بسیوں، اور نافرمانیوں کا محاسبہ کیوں نہیں کرتا؟ ہم جانتے ہیں اسے کچھ کرنا نہیں۔ یہ صرف دوسروں کے کاندھے پر بندوق رکھ کر وار کا چکر چلا رہا ہے۔ اسنے اپنی ہی غلط سوچ سے اپاہج ہو کر رہا ہے۔ وقتی طور پر یہ جاندار ہے اور یہ اپنے ہی دستِ مبارک سے اپنے موت قضا کو قریب لائے گا، لیکن خاتمہ ہوگا ایسے میں صرف ایک ایک کا، تب تک دوسری جانب معرض وجود میں دو دو آچکے ہونگے۔ جیسے ہی اُن کو مستقبل بعید میں بھیک مانگنا ہوگی لیکن پھر بھی پنڈت مرے گا نہیں، اگر اسکو مارا نہ گیا، بلکہ یہ بھیک بھی نہیں مانگ سکتا۔

کشمیر میں پنڈتوں کا حشر آئے دن بُرا ہوتا رہا، اس بات سے کوئی انکار نہیں، ایسا بھی لگتا ہے کہ کشمیری پنڈت نہ رہینگے، نہ چوٹی رہیگی نہ جنیو نہ پوجا پاٹھ نہ دیا دھرم وغیرہ سبھی کچھ ختم ہو کر رہے گا۔

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سبھی کی عقل ماری جائے گی اور پھر سبھی کے سبھی مفلس ہو کر رہینگے، یہ بھی ایک منطق تھی خوش کلامی تھی جو سنہ ۱۹۸۹ء تک زیر بحث رہی۔ دوسرا طبقہ یہ کہتا رہتا تھا کہ پنڈتوں نے مسلمانوں کی بادشاہت دیکھ کر بھی اپنے قدموں میں ہرگز ہرگز لغزش نہ آنے دی۔ چوٹی، جینیو، دھرم کرم وغیرہ ہر نفس پر موجود اور قائم رکھے۔ یہ وہ جاتی ہے جسکی ذہانت مسلمہ ہے۔ معاملہ فہم اور زمانہ کی نبض پہچاننے والی ہے۔ بھگوان نے چاہا تو یہ جاتی دوسری جاتیوں کے لئے مشعل راہ بن کر رہے گی۔ اور اپنی ساکھ فولاد کی طرح مضبوط بنا کر ہی رکھیگی یہ بھی سنہ ۱۹۸۹ء تک کہا جاتا رہا۔ لیکن اب ہمیں اس بات کا ثبوت دینا ہوگا کہ کشمیری پنڈت جاگرت ہیں اور اپنے ہوش وحواس قائم رکھے ہوئے ہیں۔ یگانگت اور بھائی چارہ کے مفہوم کو نئی شکل دینے کے ہر صورت میں اہل ہیں۔ دھرم اور وطن کے نام پر بڑی بڑی قربانی دینے سے عار نہ کریں گے۔ اور اس کا ثبوت ہم نے دے ہی دیا کہ جب حالیہ آتنک وادی ماحول نے ہم کو ہماری عزت، آبرو، ناموس اور دھرم کرم بچانے کے لئے الٹیمیٹ کیا اور ہم محفوظ رہنے کے لئے اپنی پیدائشی جگہ سے دور نکل کر دور دراز علاقوں میں جان کی حفاظت میں چلے گئے۔ اس سے بڑھکر اور کیا قربانی دی جا سکتی ہے۔ جس جاتی نے مسلم دہشت گردی کے کارن کشمیر میں 15 کھرب روپیہ کی منقولہ و غیر منقولہ جائدادیں چھوڑ کر بھگوان کی بخشی ہوئی قیمتی زندگی کو محفوظ رکھنے کے لئے آبائی گھروں سے قدم باہر نکالے۔ کیا وہ جاتی ختم ہو کر رہ سکتی ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ گو اس جاتی کے ابھی تک کوئی زائد از ایک ہزار افراد قتل بھی کئے (یعنی ہندو جاتی۔ کشمیری پنڈت، غیر کشمیری پنڈت و نان سٹیٹ سبجیکٹ ہندو) اور ۷۰۰ افراد مہاجروں کی حالت میں رحلت بھی کر گئے (صرف کشمیری پنڈت) پھر بھی کچھ نہ ہوا۔ جاتی مٹتی نہیں، کمزور پڑ سکتی ہے، ہمارے اپنے کارنوں سے، لیکن مر نہیں سکتی، ختم نہیں ہو سکتی۔ پنڈت جاتی ختم نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اپنے اوصاف کو ٹھیک کرنا ہوگا، موجودہ وطیرہ کو بدلنا ہوگا۔ ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر رہنا، اپنی صفوں میں ایکتا لانا، ایک جان و دو قالب ہونا ہمارے لئے از بس ضروری ہے۔ ہم بصورت دیگر ایک کمزور ایک لاغر اور نحیف جاتی کی طرح ہی بحر سیاست اور بحر حوادث میں غوطہ زن رہینگے۔

کشمیری پنڈتوں کی حیات کو کس جگہ خطرہ لاحق ہوا۔ کشمیری پنڈت کی بقا کو خطرہ کب لاحق ہوا۔ کشمیری پنڈت کی بقا کو کسی قسم کی کوئی پریشانی چھیڑ کر اسکے وجود کو کالعدم نہیں کر سکتی۔ جب جب مصیبتیں نازل ہوئیں تو اس جاتی نے بہ شوق تمام یا بہ حال پریشانی تمام تر صعوبتیں، تکالیفیں اور مظالم جھیل کر اپنی ساکھ بھی بنائے رکھی اور اپنے وجود کو پائمال بھی نہ ہونے دیا۔ یہ ٹھیک ہے کشمیری پنڈت کی زندگی کئی انقلابوں کی آئینہ دار ہے عکاس ہے

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ضمانت ہے بلکہ تاریخ ہے۔ اس پر ہر طرح سے ہر قدم پر ہر نفس پر بلکہ ہر گام پر عہدِ کہنہ اور قدیمی وقتوں سے وار ہوتا چلا آیا ہے لیکن اس کی ہڈیاں کہ سب کچھ ہنستے ہنستے یا روتے روتے برداشت کر لیا، اور اپنے کو صفحۂ ہستی سے مٹنے نہ دیا۔ وقت کے غلط تقاضوں نے اسکے ساتھ زبردست کھلواڑ کیا اور چونکہ یہ اسکے دھرم کی پختگی تھی کہ ہر کچھ بلکہ سب کچھ سہتا گیا اور جہاں ضرورت محسوس کی درگزر کرتا گیا۔ بنیادی طور پر اس کا دل دلِ انسان ہے۔ دوسرے لوگوں کی طرح یہ سخت جان، شیطان صفت اور یزید چلن نہیں۔ اس کا دل دلِ پُر رحم ہے۔ اس کا دل انسانی دل ہے اور اسکے مقابل میں غیر ہندوؤں میں ترحم اگر ہے تو کم تر ہی دیکھا گیا ہے۔ رحم دل کا آئینہ و عکاسی نمونہ یا مجسمہ اگر ڈھونڈنا ہو تو کسی کشمیری پنڈت کو تصور میں لایئے۔ جو کچھ اسکے ساتھ گذشتہ 600 برسوں میں آ بنی یہ اسی کا حقہ ہے کہ سب کچھ پسِ پشت ڈالتا گیا۔ آگے کی طرف گامزن ہوتا رہا ہے۔ کم ہو کر زیادہ بن کر رہا۔ اس نے ہمیشہ ہی ایک ضابطۂ اخلاق، ضابطۂ چلن، آئینِ انسانیت کی پابندی کی۔ یہ حاسد نہ رہا۔ یہ انتقامی مزاج نہیں رکھتا اور انہی کارنوں سے یہ آج تک وجود کی صلیب پر لٹکتا رہا لیکن صلیب نہ پا گیا۔ جو اصحاب خدشہ ظاہر کرتے ہیں کشمیری پنڈتوں کی وجودیت کے داؤ پر لگنے کی، میں اُن کے احساس و جذبہ کا ہر صورت احترام کرتا ہوں لیکن میرے جو خیالات ہیں اور جو کچھ میں جان چکا ہوں وہ اُن اصحاب کے لئے کسی ٹکراؤ کا سلسلہ نہیں۔ خیال اپنا اپنا دماغ اپنا اپنا۔ میں اُن کے خیالات کا احترام کرتا ہوں اور کروں گا بھی لیکن میں اپنے موقف پر بہر صورت قائم رہوں گا۔

میں نے کشمیری پنڈتوں کے بارہ میں 100 تا 285 سالہ پرانا شخصیتی ریکارڈ وقت وقت پر کشپ وانی کے ذریعے برادری کے سامنے رکھا ہے۔ اور اس سے بھی پرانا ریکارڈ پیش کیا جا سکتا تھا۔ لیکن وادی کے بحران نے قلم کی سمت بدل کر رکھ دی۔ میں نے کشپ وانی میں 400، 550، 775 اور 1940 سال پرانا کشمیری پنڈتوں کا ادبی تدبر پیش کیا ہے اور وہی کشمیری پنڈت آج کیا ہیں۔ چنانچہ کہنے کا مقصد ہے کہ یہ لوگ کشمیر سے نکل کر ہندوستان کے مختلف علاقوں، ریاستوں اور حدوں میں کام کرتے رہے۔ اعلیٰ ترین عہدوں پر رہے بلکہ کہیں کہیں سربراہ بننے کی حد تک بھی پہونچے۔ تعلیم، قانون، انتظامیہ و مالی، رسل و رسائل و ریلوے، ڈاک و تار، وزیر تا دیوان، صلاح کار تا وزیر اعظم یہی کشمیری پنڈت بن کر رہا۔ لیکن نہ اسنے اُس وقت نا رمان کر واویلا کیا، نہ اسنے اپنے وجود کو خطرہ میں دیکھا۔ کشمیری پنڈت جانی پر جابر اور ظالم مسلم حکمرانوں نے مقامی کبڑا وادیوں سے مل کر تا بڑ توڑ حملے کئے، ظلم ڈھائے، درگتی بنانی چاہی لیکن وہ سب کچھ برداشت کرتے رہے اور اپنے وجود کو ختم ہونے یا خطرہ میں پڑنے نہ دیا۔ اُنہی کشمیری پنڈتوں کی اولاد در اولاد

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اپنی پرمپراؤں، مریادوں، دھارمک ریتی رواجوں کے ساتھ بھارت کی تقریباً ہر ریاست ہر شہر اور ہر قصبے میں نمایاں ہیں۔ ہاں ان میں کہیں کہیں زبان کی لغزش ہے لیکن بیشتر کشیری بولنے سے چنداں بھی نہیں گھبراتے اور نہ کتراتے ہیں۔

۱۳۸۰ء اور ۱۳۸۶ء میں کشمیر میں دو بار شاہ ہمدان صاحب کوئی ۷۰۰ لوگوں کو لیکر آئے اور وہ ۷۰۰ سید زادے اور زادیاں آج کے ۸۰ لاکھ نہ ہوئے۔ یہ لوگ ان سے تین گنا تعداد کابل میں شیعہ فرقہ کے ہاتھوں قتل کروانے کے بعد اور زبردست مار کھا کر کشمیر میں دوسری بار آئے تھے (گویا دو ہزار سے زیادہ سید زادے اور زادیاں قتل کئے گئے تھے) اور اپنے منتقمانہ جذبہ کو لیکر وادی میں کشیری پنڈتوں پر ٹوٹ پڑے کیونکہ تب کشمیر میں دوسری کوئی آبادی نہ تھی۔ چونکہ جابر اور مرتد مسلمان حکمرانوں نے اپنے کمال فن سے دھرم پریورتن کروا کر کچھ پنڈتوں کو مسلمان بنایا تھا۔ ان کے رشتے کروائے گئے اور یک بیک تمام سید زادیاں پنڈت مسلمانوں کی زوجیت میں آگئیں اور انہوں نے اپنے پوتر سے ہوئے اپوتر خون کی ارزانی سے مسلمان مستورات سے پھول اُگانے شروع کئے جو سید اور پنڈت ہونے کی وجہ سے بنیاد پرست، کٹر وادی اور فرقہ پرست نکلے اور انہی کی اولاد آج کشمیر میں پھیلی ہوئی ہے چھائی ہوئی ہے۔

(مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دینے پر کشمیر میں جماعت اسلامی کو تحس نحس کرنے پر ڈکٹیٹر ضیا الحق نے کہا کہ کشمیر میں براہمن زادے مسلمانوں نے

جماعتِ اسلامی کے کارکنوں کو مار ڈالنے کا سلسلہ شروع کیا۔)

اس بات کے ذکر سے میرا منشا صرف یہ ہے کہ سبھی لوگ دھرم پریورتن کے حق میں نہ ہوئے اور انہوں نے پنڈت ہو کر ہی زندہ رہنے کی کوشش کی اور کامیاب رہے کیونکہ دھرم اور ایمان میں پختگی تھی۔ جو جبر میں مسلمان ہوئے وہ مجبور تھے، معتوب تھے اور محبوس تھے اور آج میں اُن کے حق میں اسی فورم میں دعائے مغفرت پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ترکِ دھرم کیا اور اولادِ نا خلف پیدا کر کے خود ابدی نیند سو گئے۔

کشمیر پر پاکستانی درندوں کا ۱۹۴۷ء کا حملہ کسی کو یاد نہیں۔ اُس وقت ریاست کا حکمران کشمیر چھوڑ کر چلا گیا تو کسی کشمیری پنڈت کا کشمیر سے باہر کسی اور جگہ پر منتقل ہونا کوئی اچنبے کی بات نہیں۔ جن جن اصحاب کو حالات نے مجبور کر دیا، واقعات نے ترغیب دی، حالات نے اشارہ دیا اور سوچ نے تجویز بخشی وہ وہ اصحاب کشمیر میں اپنے حقوق کو تلانجلی دے کے بناوقتی طور پر تارک بن کر یعنی مائیگرنٹ بن کر اور باہر عارضی طور پر جہاں جہاں ممکن ہوا اور نصیب لے گیا، آباد ہو گئے اور آج تک بوجہ کاروبار، ملازمت اور دوسری مصروفیات آباد ہیں۔

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

راجیہ جانی میں ہند سرکار کے مختلف دفاتر اور شعبوں میں اُن میں سے بہت سے پنڈت اعلےٰ عہدوں پر پچھلی چار دہائی سے چھائے رہے اور آج بھی کہیں کہیں ظاہر ہیں۔ اسی طرح بیرونی ریاستی حکومتوں میں بھی ان میں سے کیئوں نے اعلیٰ عہدے حاصل کر لیئے۔ لیکن یہ بھی صورت مرے ہیں، گو پیدائشی جگہ سے بہ دلِ ناخواستہ یہ دور بہت دور نکل چکے تھے اصلی مائیگرنٹ یہی ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۹ء تک نکلنے والے ہیں۔ آج کے کشمیر چھوڑنے والے بندوق کی نوک پر بے دخل شدہ ہیں مائیگرنٹ ہیں، ہجرت کار ہیں، سیاح ہیں مہاجر ہیں تارک ہیں۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ ڈوگرہ شاہی میں ۱۹۳۱ء سے ۱۹۸۹ء کی تاناشاہی تک کشمیر میں پنڈت جاتی پر ہر سو اتیاچار ہوتا رہا۔ ڈوگرہ حکمرانی سے قبل انتہائی جبر و تشدد کا بازار کئی بار گرم کیا گیا اور کشمیری پنڈتوں کے ساتھ انتہائی درندگی دکھلائی گئی اور قید و بند میں رکھکر کیئوں کو مسلمان بناکر چھوڑا گیا۔ ان کے ختنے کیئے، جن کی اولاد ماسوائے چند کے آج کے کشمیری مسلمان ہیں، جو دوغلے ہو کے کٹر واد کے پابند ہو چکے۔

چونکہ ۱۹۸۶ء سے مسلمانانِ کشمیر نے کشمیری پنڈتوں کے ساتھ فروری میں اننت ناگ میں کھلواڑ شروع کیا۔ تب دہشت گرد اپنی شکل میں نمودار نہ تھے۔ وہ حملہ جو ضلع اننت ناگ اور پلوامہ میں ہوا وہ دیہاتی مسلمانوں نے کیا اور ہر قسم کی ہندو جائداد میں جلا ڈالیں۔ مندروں کو تحس نحس کیا اور ایسا کرنے کے لیئے ریاست کی مخلوط سرکار ذمہ دار تھی۔

ویسے کشمیر میں قتلوں کا آغاز در پردہ ۱۶ جون ۱۹۸۶ء سے ہی شروع کیا گیا۔ جب گیمبل کے سادھو شری گری (باباجی) کو قتل کیا گیا اور اُن کے اعضائے بدن کاٹ کر ادھر اُدھر پھینک دیئے گئے۔ پھر ۱۴ جنوری، ۱۸ جنوری، ۲۷ جولائی اور ۳ نومبر ۱۹۸۶ء کو چار پنڈت قتل کیے گئے (چمن لال بٹ۔ کھنہ بل، سید کنٹھ پہلگام، اشوک کمار سرینگر تھانہ اور اے کے گنجو بربر شاہ) اور پھر ۹ دسمبر ۱۹۸۸ء کو کیشو ناتھ پجاری وچار ناگ مندر کا قتل ہوا اور پھر ۵ مارچ ۱۹۸۹ء کو ہری سنگھ ہائی اسٹریٹ میں شریمتی پربھاوتی بٹ سکنہ ناگام کو بُری طرح گھائل کر کے موت سے ہمکنار کیا گیا۔ یہ سلسلہ چلتا ہی رہا اور بھوشن ناتھ میرا خور بالی کارواں نر سنگھ گڑھ کرن نگر کے مکان پر بم دھماکے بعد سیدھے طور پر کلاشنکوف رائفل کو استعمال کر کے شری ٹکا لال ٹپلو ایڈووکیٹ کا قتل دن دھاڑے ۱۴ ستمبر ۱۹۸۹ء کو حبہ کدل ایریا میں کیا گیا۔ ان قتلوں کے ہونے اور کیئے جانے میں جموں کشمیر آرمڈ پولیس کا بالکل ہاتھ رہا، کیونکہ یہ فورس ڈاکوؤں

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

لیٹروں، اُٹھائی گیروں، دراندازوں، بھک منگوں، جیب کتروں، پاک ایجنٹوں اور اسمگلروں سے قائم کی گئی تھی۔ اِس فورس میں جب کئی بٹالین قیام پا چکیں پھر نام نہاد اسکولرازم کے نام پر اسمیں دیگر فرقوں سے بھی بھرتی کی جانی شروع ہوئی۔

اپنے پاپ کا ہم کفارہ کب کریں گے ادا اے نشار
روزِ جزا یا روزِ اوّل، یہ بھی قیامت وہ بھی قیامت

المختصر چاہئے تو یہ کہ کشمیری پنڈت جو کوئی اب جہاں پر بھی ہو، آج کا ہو یا کل کا ہو یا پرسوں یا ترسوں کا ہو لگاؤ کے دھاگے میں اپنے آپ کو پروئے۔ نظریاتی اُلجھنوں سے ہٹ کر اپنے دھرم کرم کے سنہری اصولوں کو ازسرِ نو ٹیک کرے۔ آپسی بھائی چارہ کی اہمیت کو سمجھے، ایک فطرت بنا کر سوچ اور آپسی سہیوگ کو یقینی بنائے۔ دھارمک سنستھاؤں کی رکھشا کے لئے دل و جان کی بازی لگانے کی اہلیت پیدا کرے۔ نجی، دیش، امن اور برادری دشمنوں اور اصول گھاتکوں کے ساتھ دانائی سے لڑے۔ اپنے حق کے لئے سرکار سے بھی دوبدو لڑے۔ نیک کاموں کے لئے فراخدلی سے دان دیا کرے۔ نوکری کے بدلے دوسرے ذرائع معاش پیدا کرے۔ انہی باتوں کے صدقے برادری کی مضبوطی یقینی بھی بن سکے گی اور فولادی بھی، بھلے ہی ہم مادرِ کشمیر سے وقتی طور نکل کر بکھر پڑے ہیں لیکن ہیں زندہ درونِ دنیا اور یقیناً ہمیں اپنی مادرِ کشمیر میں ہی پہونچکر اپنے وقت پر شریر تیاگنے ہونگے، اُسکے لئے ماحول کی زرخیزی کو یقینی بنانا ہوگا۔

کل تلک میری بستی میں جو لوگ تھے، وہ مجھے آج لگتے ہیں مغرور ہیں

لیکن سے کشمیری پنڈتوں کا اخراج خدا اور اُسکے نائب بھی نہیں کر سکتے، اسلئے کہ یہ جاتی انسانیت کی قدر کرتی ہے۔ خدائیت پر فدا ہوتی ہے۔ بھگوان کا ہمیشہ خوف کھاتی ہے رحم دل ہے اور اپنے دل میں ہر کسی کے لئے عزت کی بھاؤنا رکھتی ہے، جو بھگوان کو ہر لحاظ سے عزیز ہے۔ جو کچھ گذشتہ چار برسوں میں کشمیر میں ہوا، یہ مسلمانانِ کشمیر کو مسلم دہشت گردوں اور اسلام دشمن پاکستان نواز کٹر پنتھیوں کے ہاتھوں تمام دنیا میں ذلیل و خوار کرنے کا سادھن بنانا تھا اور شاید خدا کی بھی یہی مرضی تھی اور غالباً"

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پیغمبر صلعم کا بھی یہی منشا تھا۔ کیونکہ باطل حق کو جھٹلانا چاہتا ہے، جو بھگوان کی مرضی میں شامل نہیں اور جو حق کو بالکل ناپسند ہے۔ اسلئے جھگڑے میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا؟

؎ دن ہوئے ماتم کے پورے اے نثار
اشکباری ختم ہونے لگ گئی

بس رہا کشمیری پنڈت کا وجود۔ یہ ہر کروٹ قائم رہے گا۔ ہر صورت باقی رہیگا بلکہ یہ دائم بھی رہے گا۔ اسکو جھینگر نہیں لگ سکتا۔ اسکو غیر ہند و تلف نہیں کر سکتے۔ اسکو سرکار فنا نہیں کر سکتی۔ صرف مضبوط دل اور پکا ارادہ ضرورت ہے۔ ہر سختی کا مقابلہ کرنا ہے۔

ویسے کشمیر چھوڑنے پر بھی کشمیری پنڈت خطرہ سے باہر رہا۔ بقول ڈاکٹر جو خطرہ سے باہر رہا وہ بچ گیا اور صحت یاب ہو کر زندہ رہا۔ اسکو مرا نہیں کہتے۔

؎ جس فسانے سے مرا احساس جاگا تھا کبھی
اُس فسانے کے مقابل میں کہانی کچھ نہیں

؎ یہ مرا بھی ہے عقیدہ اے نثارِ دل حزیں
دورِ حاضر میں کٹھن ہے زندگی انسان کو

؎ ولولوں کے ساتھ کر گزرو جہاں تک ہو سکے
زندگی کا ایک مدت بعد چھٹتا ہے سحاب

؎ سر کو تیرے کاٹ کر چھوڑیں گے وہ تم کو نثار
روبرو اُن کے ذرا انکار کر کے دیکھنا

اب تتمہ پر آچکا ہوں اور معذرت خواہ ہوں۔ دیر کافی لگا دی میں نے

بی این بھان نثار دہلوی (لکشپ وانی نومبر ۱۹۹۲ء)

18.10.92

AIKS MAC SEMINAR - BALWADI JAGRITI NIKETAN

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شیخ نورالدین ولیؒ کے آستانِ کو خاکستر کرنے کے بعد پاکستان نوازوں نے وادیٔ کشمیر میں کیا کیا گل کھلائے۔

کشمیر میں پاکستان کے اشاروں پر دہشت گرد اور بنیاد پرست اہلِ اسلام کے ہاتھوں ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ وراثتی زیارت گاہ آستانِ عالیہ شیخ نورالدین ولیؒ المعروف نندہ ریشی کو نذرِ آتش کرنے کے بعد کشمیر وادی میں دوسرے دہشت گرد اور بنیاد پرست اہلِ اسلام نے کٹر وادی پاکستانی نوازوں سے مل کر ہندوؤں کی پوجا گاہوں، دھرم ستھانوں مندروں، دھرمشالاؤں اور مکانوں کو جو نقصان پہنچایا یا انہیں تباہ کر دیا، اُس کی تفصیل جو ہمیں دستیاب ہوئی، وہ یوں بتائی جاتی ہے۔

ضلع سرینگر۔ کاٹھلیشور مندر، شوالہ مندر، بھیرو مندر (حائنہ) ہنومان مندر، اکھاڑہ مندر (ریذیڈنسی) سومیار مندر، ہوشیار مندر، سہہ یار مندر کی حد درجہ بے حرمتی کی گئی۔ پورن راز بھیرو (ڈہول) منیگام مندر، لدون مندر گاندربل، درابیار مندر کو خاکستر کر دیا گیا۔ جواہر نگر مندر بھیرو مندر، شو مندر رکنہ کدل، نونر مندر، راجیندر مندر اور گنپت یار مندر مع دھرمشالاؤں (کہیں کہیں) کو زبردست نقصان پہنچایا گیا۔ اِس ضلع میں چرار سانحہ کے بعد 6 دنوں میں کُل ۲۱۴ مکانات مکمل یا جزوی طور پر جلائے گئے۔ کہیں کہیں اسکول۔ شفٹ اور کوٹھار بھی جلا دئے گئے۔

ضلع کپواڑہ۔ کپواڑہ، ہندواڑہ، وٹی پورہ میں مندروں کی بے حرمتی کی گئی، جبکہ کپواڑہ اور ہندواڑہ میں مندر وغیرہ جلا بھی دئے گئے۔ دوسرے پوجا ستھل کپواڑہ اور ہندواڑہ وغیرہ میں زبردست نقصان سے دوچار کئے گئے۔ اِس ضلع میں ۹۴ مکانات مکمل یا جزوی طور پر جلا دئے گئے۔

ضلع پلوامہ۔ ترال، ناہب، سوگام، ترچھل، اندر میں مندروں وغیرہ کی بے حرمتی کی گئی جبکہ مرن، ہنگ ہوم، شوپیان، بارہ گُنڈ میں مندروں کو جلا دیا گیا۔ سیر و بٹہ پورہ دچھی اور اچھن میں مندروں اور دھرمشالاؤں کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔ اِس ضلع میں کُل ۹۲ مکان کوٹھار وغیرہ مکمل یا جزوی طور پر نذرِ آتش کئے گئے۔

ضلع بڈگام۔ چیترگل، ملہامہ۔ چوڈورہ، یادی پورہ استھانوں و مندروں کی بے حرمتی کی گئی جبکہ ماگام، ناگام، مہنور، آری ہتھن، راتھسن میں واقع مندروں کو جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ بڈگام، اچھگام، بالہ پورہ، ستھوبان میں مندروں اور دھرم

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شالاؤں وغیرہ کو زبردست نقصان پہنچایا گیا۔ اِس ضلع میں کوئی 86 مکان مکمل یا جزوی طور پر جلادیے گئے اور کہیں کہیں اسٹور، کوٹھار، گودام بھی جلادیے گئے۔

ضلع بارہ مولا:- رینہ پیر بھیرو مندر سوپور، سناتن دھرم سبھا بارہمولہ، شادی پورہ، بٹہ کوٹ زنی گام، وٹہ پورہ میں واقع مندروں کی بے حرمتی کی گئی جبکہ وٹلکور، بانڈی پورہ، آلوسہ داکورہ میں مندروں کو جلایا گیا۔ ہیلی گام، بانڈی پورہ، سفاپور، سناتن دھرم سبھا سوپور اور اوڑی میں مندروں اور دھرم شالاؤں کو نقصان پہنچایا گیا۔ اِس ضلع میں کوئی 126 مکان مکمل یا جزوی طور پر جلادیے گئے جبکہ کہیں کہیں گودام وغیرہ بھی نذرِ آتش کیے گئے۔

ضلع اننت ناگ:- گوتم ناگ، بجبہاڑہ، کولگام، لعقبوارہ، برکپورہ، ونپوہ دھنو، کنڈی مرگ، دیالگام اور شانگس میں مندروں وغیرہ کی بےحرمتی کی گئی جبکہ لوکہ بھون، مسو، کولگام، اونکار، اُترسو، نائل، ونپوہ، باندچولگام اور دیالگام میں واقع مندروں کو جلادیا گیا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ہیلی گام، براری آنگن، ونپوہ، کولگام، اکن گام، چوگام، نوگام، واری پورہ اور دیالگام میں مندروں اور استھاپنوں وغیرہ کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔ اِس ضلع میں چرار کے سانحہ کے بعد 153 مکانات اہلِ ہنود کے جلادیے گئے۔ ان میں جزوی طور پر تباہ ہوگئے، کوٹھار، شٹر اور اسٹور وغیرہ بھی پہلو بہ پہلو کہیں کہیں جلادیے گئے۔

نذرِ آتش کیے گئے مکانوں کی ضلع وار، دہ وار تفصیل:-

ضلع سرینگر:- شالہ یارہ = 6، حبہ کدل = 11، کرن نگر = 9، بال گارڈن = 7
چھتہ بل = 2، قرفلی محلہ = 9، رعناواری = 11، چنکرال محلہ = 13، بھانہ قلعہ = 15
شش یارہ = 7، کرالہ کھڈ = 3، شیلی ٹینگ = 5، آکہ حمام = 7، شہید گنج = 3
سٹھو بالا = 8، منور آباد = 5، نشاط = 4، جنیدہ پورہ = 3، گاندربل = 7
ڈلحسن یارہ = 5، روگھناتھ مندر = 3، درابی یارہ = 4، سعید علی اکبر = 3، ملکی پورہ = 4
ملکہ باغ = 5، زینہ دار محلہ = 6، ملچھمد = 4، ریشی پیر محلہ = 6، بلبل لنکر = 5
نواکدل = 4، صفاکدل = 8، بجبنہ کانولہ = 6، تھانہ پورہ = 7، شہر شاہی = 2
چوٹہ بازار = 5، شیتل ناتھ = 2، کل = 214

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ضلع کپواڑہ : کیرن = 2 ، کرناہ = 8 ، ٹنگڈار = 3 ، کپواڑہ = 11 ، ہندواڑہ = 9
ہلمت پورہ = 6 ، دُدرہامہ = 3 ، شُمواری 15 ، زانِگل = 7 ، نوگام = 9 ، وڑی پورہ = 6
اور بٹہ لوٹ = 15 ۔ کل 94

ضلع پلوامہ : پانپور = 6 ، بٹہ پورہ = 8 ، شوپیاں = 8 ، مگ ہوم = 9 ، اچھن = 9
سوگام = 3 ، پلوامہ خاص = 6 ، نورہ پورہ = 4 ، اندر = 22 ، نیوا = 11 ، شپدنی = 4 ، اونتی پورہ = 2
کل = 92

ضلع بڈگام : بڈگام = 9 ، کنی پورہ = 6 ، رتنی پورہ = 4 ، سپدن = 9 ، ناگام = 8
بادی پورہ = 5 ، چاڈورہ = 5 ، لال گام = 5 ، ہہنور = 6 ، ہاگام = 5 ، رانچھن = 4
آری بھٹن = 3 ، چیتر گل = 5 ، ملہامہ = 5 ، اچھگام = 4 ، پالہ پورہ = 3 کل = 86

ضلع بارہمولہ : پٹن = 8 ، ملموہ = 5 ، شادی پورہ = 13 ، اونیورہ = 11 ، بارہمولہ = 13
سوپور = 8 ، بانڈی پورہ = 7 ، اوڑی = 8 ، ٹنگ مرگ = 7 ، سفاپور = 11 ، ونگور = 9
ناجی ویرا = 8 ، سنبل = 5 ، وٹلب = 10 ، تاپر = 3 کل 126

ضلع اننت ناگ : براری آنگن = 3 ، زبلی پورہ = 6 ، ونپوہ = 8 ، پہلگام = 8
قاضی گنڈ = 9 ، مٹن = 10 ، بلی گام = 8 ، گجی محلہ = 7 ، نئی بستی = 4 ، شانگس = 11
کولہ گام = 6 ، دیالگام = 12 ، ویری ناگ = 4 ، محلہ سرناگ = 8 ، اکن گام = 9 ، نازک محلہ = 9
بجبہاڑہ = 16 ، اچھہ بل = 6 ، مٹمنزو = 8 کل 153

کل تعداد 16 اضلاع 765

اسکے بعد اور کیا کیا حادثات ہو چکے ہوں یا
ہونے والے ہوں ۔ اُن کے لئے تو انتظار کرنا ہی پڑے گا ، کیونکہ سرکار کے لئے [illegible] کا
رونا نصیب ہوا ہے ، اسلئے اقلیتوں کی جائدادوں اور مندروں کرنا اب اسکے بس
کا روگ نہ رہا ۔ اقلیتی فرقہ کو اس ضمن میں اگلا قدم ہند سرکار کے منفی رویّہ کے
خلاف کسطرح کا اُٹھانا ہوگا ، اُسکے لئے دماغوں کی یکسانیت اور صفوں میں
اتحاد کی ضرورت ہوگی ۔

ضلع کپواڑہ کے بارہ میں وسیم احمد سے مندروں کی مکمل تفصیل ابھی دستیاب نہیں ہوئی ہے

جولائی 1995 کشپ والی نثار دہلوی

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حد درجہ سرکار کی کم ظرفی

باوثوق ذرائع کا کہنا ہے کہ دہشت گردوں کے ساتھ یک رائے ہونے کے جرم ہی
چرار شریف میں 1200 جھونپڑیوں کو آگ لگادی گئی۔

مسلم دہشت گردوں کے لئے سرکار کا نرم گوشہ رکھنا ایک عام آدمی کی
سمجھ سے باہر ہے۔

خاکستر جھونپڑیوں کے بدلے بھی طرز کے مکانات بنانے میں کیا تُک ہے؟

ہندوؤں کے مکانوں، مندروں کا ذرا بھی خیال نہیں۔

ایک روپیہ کے بدلے ایک ہزار کا معاوضہ کیا معنی رکھتا ہے!

دِل ایسے نہیں جیتے جاتے۔

اپنے گھروں کو خود ہی آگ لگانے والے نندہ ریشی کے آستانِ عالیہ کی اہمیّت
کو کیا سمجھ سکتے تھے۔

پانی کی طرح روپیہ بہانا کوئی معنی خیز نہیں۔

سرکار ہر موڑ پر دہشت گردی کو ختم کرنے میں ناکام رہی ہے۔

اِسمیں دُور اندیشی کا کوئی شائبہ نہیں۔
چنانچہ ہر سُو تباہی، ہر سُو ویرانی، ہر طرف کہرام، ہر جانب قتل و غارت
ہر سمت اغوا اور ہر قدم پر آتش زنی، ہر نفس پر لوٹ مار اور غنڈہ گردی

رعایت دینے کے لئے بھی کوئی ایک گز مقرّر نہیں
کوئی حد نہیں، کوئی طرز نہیں، کوئی جواز نہیں، کوئی ضابطہ نہیں، یہانتک
نہ کوئی اخلاق نہیں۔ سرکار کے پاس ایسی سوچ کا مکمل فقدان ہے۔ اپنے
لیے دُشمن پیدا کرنے کے لئے سرکار کی ناکامی اور منفی پالیسیاں ذِمّہ دار ہیں۔

قطعہ - خنجر سے برباد کرو دُشمن کو سرے سے یارو
تم نہ لگنا کہیں پر بھی مرے سے یارو
مُلک و دُشمن لائقِ گردن زدنی ہوتا ۔ ہر اِک امتحان میں اُترنا کھرے یارو

پیروار ۱ جولائی ۹۶

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تو پھر کشمیری پنڈتوں کی تباہ حالی کون دور کرے

کشمیری پنڈتوں کے ساتھ ازل سے ہی بے انصافی ہوتی رہی ہے۔ زندگی کی ابتدا انہوں نے غیر ہندو حیوانوں، حکمرانوں، جابروں، ظالموں، بنیاد پرستوں، فرقہ پرستوں کٹر وادیوں، انسان نما زہریلے سانپوں کے علاوہ غیر ملکی اور غیر ہندو خاقانوں کے مظالم، مذہب کے نام پر سنگین تھپیڑوں، تبدیلیٔ مذہب کرنے والوں یہاں تک کہ گذشتہ 48 سالوں کے حکمرانوں کے وار برداشت کئے۔ ان کی زندگی ہمیشہ ہی اذیت ناک رہی لیکن ان کے جدّ امجدّوں کے انسانی کارناموں، خدا دوستیوں، امن پسندیوں اور آپسی بھائی چاروں کی برکتوں نے ان کو امٹ بنا کر رکھ دیا اور یہ جاتی مکمل طور پر ختم نہ ہوئی کہ جس کے لئے وقت وقت پر اپنی تکالیفیں پہونچائی گئیں۔ دھرم پریورتن کے لئے مجبور کیا جاتا رہا۔ یہ جاتی چونکہ بنیادی طور پر امن پسند اور محبِّ وطن رہی ہے اور اسکی اعلےٰ دماغی، ذہانت اور سوجھ بوجھ نے اسے مرنے نہ دیا جس کا دکھ پاکستان اور اسکے دُم چھلوں خاصکر کشمیری مسلم انتہا پسندوں اور دہشت گردوں کو لگا ہوا ہے۔

فروری 1986ء میں اس جاتی پر بے جا حملے کئے گئے۔ اسکی دھارمک جگہوں پوجا پاٹھ کے استھلوں، مندروں اور دھرم شالاؤں کو مکمل طور پر جلا ڈالا، زمین بوس کیا اور جہاں جہاں ہاتھ چلا دہشت گرد لوٹ کھسوٹ کرتے رہے۔ یہ وہ وقت تھا کہ انسان خلائی سیر بھی کر چکا تھا۔ چاند پر اپنے قدم بھی جما چکا تھا۔ سائنس اور ٹیکنیک کا خوبرو دور تھا۔ اور جب بھارت کی ترقی اور خوشحالی دنیا کے کئی ممالک کو کھٹکنے لگی ہوئی تھی۔ ترقی کے اس دور میں بنیاد پرستوں کے حوصلے بلند رہے۔ اور انہوں نے ملک اور ریاست میں ہوئی ترقی اور خوشحالی کو ملکوس کرنے کی ٹھان لی تھی۔

اسکے بعد ستمبر 1989ء میں باضابطہ طور پر دہشت گردی بازاروں میں سر اٹھانے لگی۔ اسلحہ اور گولہ بارود کے پہلے سے قائم کئے گئے ذخیروں کو ہوا دینے لگے اور نئے ذخیرے قائم کرنے لگے۔ مسجدوں کو قلعوں میں تبدیل کرکے رکھا گیا اور غیر ہندوؤں پر ترکیب و ترتیب سے وار ہونے لگ گئے۔ چنانچہ ہندوؤں نے اپنی قیمتی جانیں اور ماں بہنوں بیٹیوں کی عزّت اور آبرو کو بچانے کے لئے وادی کو خیر باد کہا اور

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نکل کر وہ کافی حد تک زندہ رہے مگر اُکھڑ پڑے۔

زیادہ طویل نہ جاتے ہوئے یہ کہنے میں کوئی غلطی نہ ہوگی کہ کشمیری پنڈتوں کے ساتھ موجودہ کانگریسی سرکار نے مکمّل طور پر بے اعتنائی برتی ہے جس کا آغاز آنجہانی راجیو گاندھی کے عہدِ حکومت میں ہوا اور تب سے آجتک یہ باعزّت، شانت اور مہذّب جاتی حیران و پریشان ہے۔ سرکار نے چندوں بھی اسکے بچاؤ میں نہ سوچا بلکہ اپنی کرسی اور اپنے اغراض و مقاصد کے لئے دشمنوں سے ہاتھ مِلاتی رہی اور محبّ الوطنوں کو شہر بیچنے دیا، بلکنے دیا، سڑنے دیا اور مرنے دیا۔

تجارت پیشہ لوگوں کے مسائل آجتک حل نہ کئے گئے۔ پرائیویٹ، نیم سرکاری اور پبلک سیکٹر میں کام کرنے والے ملازمین آج بھی بے یار و مددگار ہیں۔ پڑھے لکھے بیکار نوجوانوں کو در بدر اور گھاٹ گھاٹ گھوم گھوم کر اپنے لئے روزگار کے ساذ ھونڈ ھنے پڑ رہے ہیں آتے۔ تعلیم پانے والے لڑکے لڑکیوں کے تعلیمی مستقبل کو خراب کرکے رکھدیا گیا۔ کشمیر کی بدنام زمانہ یونیورسٹی کے فرقہ پرستانہ رویّہ نے طلبا و طالبات کے کئی قیمتی سال ضائع کر دیئے۔

امتحان کے نتائج زائد المیعاد ہوکر بھی وقت پر مشتہر نہ کئے جاتے رہے۔ بیاد وا خلہ تو در کنار، انہیں صدقِ دِل سے پوچھتا کوئی نہیں۔ پنشن خواروں کے ساتھ ہر طرح سے ناروا سلوک برتا جاتا رہا ہے۔ انہیں پنشن حاصل کرنے میں بے شمار کٹھنائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان کی دادرسی کو کوئی نہیں آتا۔

اسپر طرّہ یہ کہ سرکار جموں و کشمیر میں چناؤ کروانے کا اعلان دُرا علان کر رہی ہے۔ اور ساڑھے تین لاکھ بیدخل شدہ کشمیری پنڈتوں کے وجود کے بارہ میں رتّی بھر ذکر نہیں کیا کرتی۔

ایسے حالات میں مرکزی سرکار کی غیر انسانی کارستانیوں کو عنقریب ہی منظرِ عام پر دیکھا جاسکے گا۔ بین الاقوامی فورموں، جلسوں اور اجلاسوں میں کشمیری پنڈتوں کی تباہ حالی کا رونا بھی رویا گیا اور بار بار ذکر بھی چھیڑا گیا لیکن اسکے علاوہ ہماری سرکار کی طبیعت میں اس جاتی کے بارہ میں ذرّہ بھر بھی ملال نہیں آتا جو ایک تکلیف دہ بات ہے۔

اب ان دکھی لوگوں کے مستقل دکھوں کا مداوا کون کرے گا۔ ان کی غیر معمولی

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

مسائل کے حل کن کے ذریعے ممکن ہوسکتے ہیں جبکہ سرکار ہی بدحواس ہو چلی ہو اور کسی قسم کی اِس عظیم اور حبّ الوطن جاتی کی بقا کے بارہ میں متحرک نہ ہوئی ہو۔ تو آپ ہی بتلائیے کہ ان سے جو سلوک کیا جاتا رہا وہ انسانی تھا یا غیر انسانی ہے۔

پھر ان کا گناہ ہی کیا ہے کہ یہ مسلسل پراگندہ حالتوں میں گذر اوقات کرنے پر مجبور کیے گئے ہیں۔ کیا ان کا ہندوستانی ہونا ان کا واحد جرم ہے۔ اگر نہیں ہے تو ان کے ساتھ غلط ترین رویّہ کیوں روا رکھا جا رہا ہے؟

جہاں تک ہماری دانش کا تعلق ہے اور جو ہم اندازہ کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ مرکزی سرکار مستقبل قریب میں ہی اس جاتی کے تلوے چاٹنے پر مجبور ہوگی لیکن تب دیر ہو چکی ہوگی۔

اور تب ملکِ خدا اور خلقِ خدا
یکساں ہوئے ہوں گے

دلشاد
کشپ وانی مئی ۱۹۹۵ء

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کرنٹ/ وادی ۸/۹۶

موضح القرآن

قرآن مجید کی رو سے سورہ احزاب مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں 173 آئیتیں اور ۹ رکوع ہیں۔ آیت 62 کے حوالہ سے "جو لوگ بد نیت تھے، مدینہ میں عورتوں کو چھیڑتے ٹوکتے اور مخالفوں کے زور آور مسلمانوں کے نیچے کی جھوٹی خبریں اڑاتے" اُن کو یہ فرمایا "کہ مفسدوں کو اپنے بیچ سے باہر کرو!"

اسی طرح آیات 64 اور 65 میں فرمایا گیا ہے "وہ غلط کار دوزخ کے بیچ میں ہمیشہ رہینگے اور وہ دوزخ میں کوئی دوست یا مدد دینے والا نہیں پائینگے۔ بیچ آگ کے اُن کے منہ پھیرے جائیں گے اور کہینگے"

"اے کاش ہم نے اللہ کی اور رسول صلعم کی فرمابرداری کی ہوتی، اے رب ہم نے فقط اپنے سرداروں اور بڑوں کی فرمابرداری کی، پس اُنہوں نے ہمیں راہ سے گمراہ کردیا۔ اے رب اُنکو دوگنا سزا دے کہ جنہوں نے ہمیں غلط راہ پر ڈال دیا"

اگر آپ اِن تینوں آئیتوں کے شرحی متن کو بغور پڑھئیے تو صاف ظاہر ہوگا کہ آج بھی مسلمان کشمیری دہشت گرد عورتوں کو چھیڑتے ہیں اور عصمت دری کیا کرتے ہیں۔ اور پاکستان کی سربلندی کے متعلق جھوٹی افواہیں اور من گھڑت خبریں اڑاتے رہتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے جب حکم دیا "کہ فساد برپا کرنے والوں کو اپنے سے دور کرو" جو آج بھی برابر برابر کشمیری مسلم دہشت گردوں پر لاگو ہوتا ہے۔ فرمایا "کہ ایسے غلط کاروں اور فساد برپا کرنے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کے بیچ میں رہنا ہوگا جہاں اُن کا کوئی دوست یا مددگار نہ ہوگا۔ اور جب اُن کا چہرہ دوزخ کی جھلی سے جھلسنا شروع ہوگا تب پکاریں گے کہ اے اللہ ہم نے اُن سرداروں اور بڑوں کی فرمابرداری کی جنہوں نے ہمیں گمراہ کردیا اور ایک طرف آپ کی اور دوسرا طرف رسول صلعم پاک کی فرمابرداری سے دور کیا اور ہمیں غلط راہ پہ ڈالنے کے لیے اُن پر عذاب شدید نازل کر۔

بات صاف ہے۔ کہ علی شاہ گیلانی۔ پروفیسر عبدالغنی، غنی لون، انصاری اور دیگر کئی لوگوں نے کشمیری نوجوانوں کو پاکستان کی اطاعت کرنے اور ملک میں فساد کرنے اور کہرام و افراتفری برپا کرنے کے لیے بھڑکایا۔ غلط سے لالچ دیکر اُنہیں راہِ مستقیم سے ہٹا کر غلط راہ پر گامزن کردیا۔ اُن کو گمراہ کردیا۔ اسلئے اللہ پاک اور اُن کے رسول صلعم کی جانب سے اُن پر سزا کے طور پر عذاب شدید نازل ہوگا۔ آج اگر نہیں تو کل ضرور ہوگا۔ (انتظار)

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کشمیری پنڈت سبھا جموں میں جنم اشٹمی کا مبارک پرب

کشمیری پنڈت سبھا جموں کے بھاری بھرکم اجلاس میں موجود جمِ غفیر اور مجمعِ کثیر میں سارے پروگرام میں بی این بھان نثار دیلوی نے اپنی تقریر سے اس طرح جان ڈال دی:-

صدرِ محترم، مہمانِ گرامی و معزز حاضرین معہ ماتر شکتی

نمسکار۔ آپ سبھی کو آج کے شبھ اوسر پر دلی مبارک باد پیش کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں۔

بھارت میں دھرم کی بیحرمتی، دھرم کا کھنڈن، انسانی بے لگامی کے خاتمہ کے لئے، ادھرم کی ہورہی سربلندی اور مجموعی پاپ اور حیوانیت کے عروج کو زوال پذیر کرنے کے لئے، نیز اقوامِ عالم کو انسانیت کا درس دینے کے لئے بھگوان شری کرشن کا اوتار ہوا۔

آپ نے بنی نوعِ انسان کو حق و باطل میں امتیاز کرنے، انسانیت کی قدر کرنے، برائیوں پر غالب آنے، یگانگت کی اہمیت سمجھنے، غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہنے، غلط کاروں کو ٹھکانے لگانے، دشٹوں کا ناش کرنے، سچائی کا بول بالا قائم رکھنے، آتم شکتی اور سنمان سے ہمکنار رہنے، دوسروں کے کام آنے اور حاجت مندوں کی حاجت روا کرنے، دھرم اصول، ضابطہ اور اخلاق کی قائمی اور لاغانیت کے لئے قربانی دینے، ہمہ تن نیک کاموں میں مصروف رہنے، کسی کی حق تلفی نہ کرنے، لاچاروں کا ساتھ دینے، ماتر شکتی کا سنمان کرنے اور اپنے دھرم اور ضابطۂ اخلاق پر قائم رہنے کی ہدایتیں دیں۔ تلقین کی۔

اس نورانی فلسفہ سے آدمیت کے ادھار اور سدھار اور اسے منور کرنے کے لئے ہمیں آپکے فضل و کرم سے شریمد بھگوت گیتا نصیب ہوئی۔ یہ وہ پوتر گرنتھ ہے، جو دنیا میں ہزاروں سالوں سے مقبولِ خاص و عام ہے۔ اس پوتر گرنتھ کے ابھی تک انگریزی، جرمنی۔ فرانسیسی، عربی فارسی۔ پشتو، سندھی، عبرانی اور بھارت کی کوئی ۲۱ زبانوں اور بولیوں میں ترجمے ہو چکے ہیں۔ تمام ترجمے جو بھارتی زبانوں میں کئے گئے ہیں لگ بھگ سبھی منظوم صورت میں ہیں۔

اس پوتر گرنتھ کا ترجمہ نظم کی صورت میں اشلوک در اشلوک پنڈت مولوی بشیر الدین شاہجہانپوری نے عربی میں کیا ہے۔ اتنا ہی نہیں انہوں نے قرآن کو سنسکرت زبان میں بھی لکھ دیا ہے۔ نظیر اکبر آبادی اور خواجہ دل محمد دل نے گیتا جی کا منظوم اردو ترجمہ کیا ہے۔ گورنمنٹ ہائی اسکول باغ دلاور خان سرینگر کے حبیب کے اردو استاد آنجہانی مولوی فضل حق فدوی (ندوی) نے گیتا جی کا ایک مختلف بحر میں اردو میں ترجمہ کیا ہے جو اسلامیہ کالج سرینگر کی (دہشت گردی) آگ میں جل گیا ہوگا لیکن

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُس کی نقل دہلی میں جناب جگدیش پرشاد جوہر کے پاس موجود ہے جس کو میں نے بذاتِ خود دیکھا ہے مطالعہ کیا ہے مشاہدہ کیا ہے۔ کشمیر میں کئی پنڈت شخصیات نے گیتا جی کا ترجمہ کیا ہے، جبکہ فارسی میں اس کا ترجمہ جناب زین العابدین فدا ترمذی نے کیا ہے۔

یاد رہے کہ دُنیا میں وقت وقت پر جتنے بھی اوتار تشریف فرما ہوئے وہ سبھی کے سبھی مشرق میں ہی ہوئے، یہانتک کہ حضرت عیسےٰ اور حضرت موسےٰ بھی مشرق میں ہی ظہور پذیر ہوئے اور انسانیت کے سدھار میں لگے۔

" گیتا جی ایسے پوتر گرنتھ میں جن جن بیش بہا، اُمید افزا، خوش کُن، فائدہ مند اور موافق اسلوبوں اور سود مند فلسفیانہ باتوں کو آسانی سے سمجھایا گیا، اُنہی کو لیکر اور اُنہی سے متاثر ہوکر آئے والوں نے، انسانیت کو نیک نیتی کے سانچے میں ڈھالنے اور خلقِ بھگوان کی خدمت، سچائی اور حق شناسی قائم رکھنے کا حکم دیا۔"

ہم ہیں کہ اپنے پوتر گرنتھوں کا مطالعہ نہیں کرتے۔ ہم اپنے ازلی آدرشوں تک کو بھول بیٹھے ہیں۔ ہم اپنے وراثتی سنسکاروں سے خطرناک حد تک منحرف ہو چکے ہیں۔ ہم اپنے اوتاروں، رشیوں، منیوں اور اپنے بزرگوں، گورو جنوں کے احترام سے بھی دور بہت دور نکل چکے ہیں۔ ہم بھول ہی گئے ہیں کہ ہم سناتن دھرم سے وابستہ ہیں، اُس دھرم سے جس کی ستانت کو بھگوان شری رام چندر جی مہاراج اور بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے اپنے اوتاری سروپ سے چار چاند لگادئے اور تمام عالم کو رامائن اور بھگوت گیتا کا قائل بنادیا۔ کون سا وہ مُلک ہے جہاں ان کی مہما کا گن گان نہیں کیا جاتا! دُنیا میں تمام مسلم ممالک تک گیتا کے فلسفے سے مانوس ہو چکے ہیں اور جو کٹر واد اور بنیاد پرستی کے حامل ممالک ہیں وہاں روز بروز کشتہ خون ہو رہا ہے، بے چینی اور افراتفری کا غلبہ ہے۔ بھارت میں جہاں کہیں بھی بدامنی ہے وہاں کے لوگ گیتا کے فلسفے سے سبق لینے میں ناکام رہے ہیں اس ضمن میں ایک مثال [illegible] بیان کرتا ہوں۔

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اِن تموتُ تنجُو مِن طُوفانِ الدُّنیا
وَ اِن تحیَی تنجُو مِن فکرِ الدُّنیا

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं
जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम

عربی والے دو مصرعوں کا ترجمہ یوں ہے " مر گیا تو پائیگا طوفانِ دُنیا سے نجات
جی گیا تو ہوگی حاصل فکرِ دُنیا سے نجات

(سنسکرت الفاظ کا ترجمہ جو میں نظم سناؤں گا اُسمیں درج ہے) **نظم**

قدم اُن کے ہردم اُکھڑتے رہینگے، جنھیں پاس اپنے دھرم کا نہ ہوگا۔
وہ دوزخ کی گلیوں میں بھٹکینگے آخر، جنھیں خوف اچھے کرم کا نہ ہوگا۔
جو سہتے رہینگے اپمان دھرم کا، وہ کاہل بھی ہونگے وہ بزدل بھی ہونگے
وہ دھتکارے جائیں گے ہر دَر پہ یارو، جنھیں غم دھرم کا شرم کا نہ ہوگا۔
جنھیں فلسفہ جاننے سے ہو رغبت، وہ گیتا کو پڑھ لیں پڑھا کر سمجھ لیں
رہینگے مبرّا وہ خوف و خطر سے، اُنہیں پھر کوئی غم سدھرم کا نہ ہوگا۔
ذرا غور کر لو کہ ارجن کو کیسے کرشن نے کیا راضی جنگ و جدل پر
جو باطل کو پوجیں اُنہیں مار ڈالو، وہ الزام تم پر مرم کا نہ ہوگا
رِوایت میں بہہ جانا اچھا نہیں ہے، تم اپنے مرن کو جنم کو سدھارو
تم باطل پرستوں کو تہہِ تیغ کردو، تو وہ فعل تیرے جرم کا نہ ہوگا۔
محبت کے میدان جنگ آزمایں، قدم گاڑ دو تیر و ترکش کو لیکر
مچل جائے گی تیرے قدموں پہ راحت، برا ہر فضل و کرم کا نہ ہوگا۔
" اگر مر گیا بھی کوئی غم نہ ہوگا، طوفانِ دُنیا سے آزاد ہوگا
اگر جی گیا فکرِ دُنیا سے ہٹ کر مری جان باعث شرم کا نہ ہوگا"
زمین و فلک یہ بس میں ہیں ارجن، دکھا دو اگر روپ ششدر رہوگے
بجا ہے جو ثابت قدم تم رہو تو، کوئی دوش تم پر کُکرم کا نہ ہوگا
جھکایا ہے میں نے بھی سر کو کچھ ایسے، کہ جیسے رسور کرشن آج آئے
نثر بیتا رکھا جو کو بہت دیر مکین، گلہ اُن سے ستم و کرم کا نہ ہوگا۔
نِثار اپنی منزل کی جانب چلا جا، تیرا ساتھ دیدینگے مسکرا کے موہن
کھولینگے سبھی در بہشت بریں کے، اثر تم پہ سرد و گرم کا نہ ہوگا

(یہ گیتا کے ... کا منظوم ترجمہ ہے ... [illegible])

کرم = عمل، سدھرم = فرضِ منصبی، مرم = اعتقاد، جرم = قہر، فضل و کرم = بہر عنایات، کُکرم = اعمالِ بد، موہن = کرشن

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

1.11.89

ایک ہی سبق

بھگوان رام، بھگوان کرشن، حضرت عیسےٰ، حضرت موسےٰ، حضرت محمد صلعم، بھگوان بدھ، بھگوان مہاویر اور جتنے بھی اوتار، پیغمبر، مہارشی، منی، صوفی، ولی اور مہاپرش دُنیا میں وقت وقت پر آئے، اُنہوں نے پرمیشور کا وضع کیا ہوا سچائی، انصاف، بھلائی، بھائی چارہ اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کا پروگرام بھگوان کے بندوں اور خلق خدا کے سامنے رکھا۔

باطل پر حق کی فتح، جھوٹ پر سچائی کی فوقیت اور غلط کو غلط اور ٹھیک کو ٹھیک لکھنے کی ہدایات دیں۔ تمام دھرموں کا ایک دوسرے سے احترام کروانے کا حکم صادر فرمایا، صبر اور قناعت کا درس دیا، برداشت کرنے کا مادہ پیدا کرنے کا طریقہ بتلایا۔ کیونکہ یہ سبھی ہستیاں بھگوان کی جانب سے دھرتی پر انسانیت کے سدھار کے لیئے وقت وقت پر بھیجی گئی۔ اور بنی نوع انسان افضل راستہ سے ہٹ کر غلط راستہ کو اپناتا ہے تو وہ بھگوان کے حضور میں جواب دہ ہے، کیونکہ بھگوان ایک اوتار کو ایک پیغمبر کو بلکہ ایک مہاپرش کو اور ایک احمق کو اور ایک آوارہ ذہن انسان کو اپنی عدالت کے کٹہرے میں یکساں پکارتا ہے۔ سبھوں کو اپنی اپنی صفائی اور اپنی اپنی گواہی پیش کرنا ہوتی ہے۔ تب کہیں بھگوان کی جانب سے فیصلہ صادر ہوتا ہے اور ہوا کرتا ہے، جو محض غلط کاروں کے لیئے نارِ جہنم اور سقر میں ڈالے جانے کا ہوا کرتا ہے۔ اور بعض صحیح کاروں کے لیئے سورگ یعنی جنتِ نعیم میں داخلہ منظور کرنے سے متعلق ہوتا ہے

پس ایسے حالات میں انسان کو کون سا

راستہ اپنانا چاہیئے، وہ انسان

کو خود سوچنا ہوگا، جس سے

اُس کی عاقبت سنورے

وہی کچھ کرنا چاہیئے

نہ کہ وہ

جو اِن دِنوں خدا کی ذات سے منکر ہوکر اور پیغمبروں کی مقدس ہدایات سے منحرف ہوکر کر رہا ہے کہ جس سے انسانیت نام کی چیز کالعدم سی ہوتی جارہی دکھائی دیتی ہے۔

کشمیر کے مسلم دہشت گرد متذکرہ صدر تمام باتوں کو پسِ پشت ڈالکر انسانیت کا ہی خاتمہ کر رہے ہیں۔ جو کچھ بھی اچھا نہیں۔ نثار

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شردھانجلی

آہ! پریم ناتھ بٹ شہید

یقین جانیئے دل و دماغ مفلوج ہیں اور قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ مشیت ہی یہی تھی، اب صبر کرنے کے سوا چارہ ہی نہیں۔ پنڈت پریم ناتھ بٹ ایڈووکیٹ اننت ناگ کشمیر میں 27 دسمبر 1989ء کو کشمیری مسلم دہشت گردوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ یہ وہی ایک عظیم ترین انسانی چراغ تھا جو گل کیا گیا۔ یہ وہی پریم ناتھ بٹ تھے جو امتیازِ ما و تو مطلقاً نہ جانتے تھے۔ یہ وہی ایک ایسا انسانی شکل میں فرشتہ تھا کہ جس کو بھولے سے بھی نہ بھلایا جا سکے گا۔

پنڈت پریم ناتھ بٹ کے شہید ہونے سے تواریخ کا ایک سنہری باب ختم ہو گیا۔ انسانیت کا ایک دور ختم ہو گیا۔ پنڈت پریم ناتھ بٹ غریبوں، بے کسوں اور لاچاروں کے بہی خواہ تھے، ہمدرد تھے اور بعض اوقات غلام تھے۔ آپ میں ذات پات کا چلن اپنانے کا گُر آیا ہی نہ تھا۔ خدا جانے کس مٹی کے بنے ہوئے تھے۔ وہ دوست اور دشمن دونوں کے وقت کی مناسبت سے دلدار تھے۔

پنڈت پریم ناتھ بٹ کو ہم سے دور ہوئے دو سال کا عرصہ ہو چکا اور ان کا واپس آنا ناممکنات میں ہے، کیونکہ طویل اور مہیب سفر طے کیا جا چکا ہے۔ اور اب تک وہ منزلِ مقصود تک پہنچ بھی گئے ہوں گے، جہاں سے واپسی کا رُخ ہو نہیں سکتا۔

پریم ناتھ بٹ نام کی شخصیت اب دنیا میں زندہ نہیں، لیکن ان کا اسم گرامی ابدالآباد تک زندہ رہے گا اور نہایت فخر و احترام سے لیا جائے گا۔ پریم ناتھ بٹ بجائے خود انسانیت کی ایک عظیم تاریخ تھے۔ جس میں:-

بھائی چارہ تھا اور یگانگت بھی، جس میں وطن دوستی تھی اور غریب پروری بھی، جس میں وفاداری تھی اور انکساری بھی، جس میں دور اندیشی تھی اور انسان دوستی بھی، جس میں خوفِ خدا تھا اور دھرم سنمان بھی، جس میں بے جگری تھی اور نڈرتا بھی۔ جس میں سیکولرازم تھا اور آپسی میل جول بھی، جس میں ایکتا تھی اور اتحاد بھی، جس میں درس و تدریس تھا اور حکمتِ عملی بھی، جس میں عالمی دوستی تھی اور اچھی صلاحیت بھی، جس میں امن تھا اور آشتی بھی، جس میں ہمت تھی اور استقلال بھی، جس میں اسلام تھا اور مساوات بھی، جس میں انصاف تھا اور انسانیت بھی، جس میں شعلہ تھا اور شبنم بھی، جس میں سیاہ تھا اور سفید بھی، جس میں اخلاق تھا اور مروت بھی، جس میں روپ تھا اور نزاکت بھی

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جس میں لوہ تھا اور دامن بھی، جس میں انصاف تھا اور مرہم بھی، جس میں حسنِ نزاکت تھی اور حسنِ لطافت بھی، جس میں ایثار تھا اور اخوت بھی، جس میں وطن تھا اور وطنیت بھی، جس میں ہوش تھا اور احساس بھی، جس میں چراغ تھا اور روشنی بھی، جس میں خدمت تھی اور خدمت گزاری بھی، جس میں نور تھا اور حکمت بھی جس میں دل تھا اور دلاوری بھی، جس میں قلم تھا اور بحرِ خطابت کی روانیاں بھی،

غرضیکہ یہ اِن پنڈت کی ایک مکمل تاریخ تھی جس میں حبّ الوطنی کے ساتھ ساتھ متذکرہ صدر ابواب شامل تھے۔

پنڈت پریم ناتھ بٹ نے شہادت کا رُتبہ پا تو لیا لیکن اپنے مداحوں کو روتا تڑپتا اور بلکتا چھوڑنے میں اُنہیں کس بات نے مجبور کر دیا تھا۔ یہ معمّہ آج تک حل نہ ہو سکا۔ پنڈت پریم ناتھ بٹ ایسے غم خوار، انسان نواز، خدا ترس اسکولر ذہن اور سہمے بھارتی کا قتل کیا جانا ایک عظیم حیوانی کارنامہ تھا۔ ایک ایسے شخص کا قتل کیا جانا غریبوں، لاچاروں، کمزوروں اور بے کسوں کی تمناؤں کا قتل ہے۔ اور قتل کسی بھی قیمت پر قابلِ معافی نہیں ہے۔ پریم ناتھ بٹ صاحب نے اپنے سینے پر گولیاں لے کر داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ آپ ملک کی سالمیت، اکھنڈتا اور ایکتا کے لیے ہی نہیں بلکہ انسانیت کی بقا کے لیے بھی جان دے گئے۔ آپ کے داغِ جدائی کے غم میں اِن انسانیت برسوں آنسو بہائے گی۔

میں انہی الفاظ کے ساتھ پنڈت پریم ناتھ بٹ اور دوسرے سبھی مقتول اصحاب شہیدوں کو اپنی ڈھیر ساری شردھانجلی بھینٹ کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ سبھی شہیدوں کو سورگ عطا ہو اور سبھی کی مغفرت ہو۔ آمین صد آمین

(الی ابن بھان نثار دہلوی 27.12.91)

۔ دوست نہ تھا کوئی بیگانہ
کس نے عائد کیا ہرجانہ
۔ منہ بھی نہ کھولا گولی جو کھائی
ہم میں وہی نکلا دُردانہ
۔ محبّ وطن ہونے کی خاطر
جسم و جان کا دیا نذرانہ
۔ صبر و قناعت کا وہ مجسمہ
ہم کو بنا کر گیا دیوانہ

۔ عقل کا حامل سرد و مشفق
خورد و کلاں کا تھا وہ یگانہ
۔ اُس کو دیکھا آخر برتتے
چھوٹوں سے شفقت پدرانہ
۔ بھید نہ تھا ہندو مسلم کا
اچھی سوچ کا تھا وہ خزانہ
۔ اُسکی یاد ابھی ہے تازہ
اسی جگہ میں ہوں مستانہ

۔ کیسا ظلم تھا کیسا ستم ہے
کیا بتلائیں کیا ہے زمانہ
۔ ظلم و تشدد کی وہ مذمت
سبب بنی گولی کا نشانہ
۔ اپنا پرایا کوئی نہیں تھا
سب میں تھا عاقل فرزانہ
۔ ہندو ہونے کی خاطر میں
ادا کیا کتنا جرمانہ

۔ سال بھی یکر جان بھرے ہی
پورا ہوا دہشت کا نشانہ
۔ شوق سبھا میں بھی یارو، دوں گا عقیدت کا نذرانہ

۔ مرض لگا ہے بخارِ حزیں کو، اُسکا چلنا بھی ہے احمقانہ۔

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

یہ سارے علمائے دین و مفتیان شرح متین کہاں کھو گئے ہیں؟

معمولی سی معمولی رذیل ناروا اور غیر ضروری باتوں کے لئے مفتی صاحبان کو ہم نے فتویٰ جاری کرتے ہوئے دیکھا اور سنا جس پر کہیں عمل ہوتا تھا اور کہیں تغافل برتا جاتا تھا۔ کیونکہ موجودہ سائنسی دور میں غیر ضروری باتوں کے لئے غیر ضروری فتوے جاری کرنے کو اب متروک سمجھا جانے لگا ہے۔ فتویٰ وہ جو شرح محمدیؐ کے پابند رہ کر جاری کر دیا جائے، قابل عمل ہوتا ہے۔ اور پابندی کے ساتھ ہوتا ہے لیکن آج کل ہر کس و ناکس مفتی بنا بیٹھا ہے۔ آج کل کا فتویٰ لوگ بری طرح ناپسند کرتے ہیں۔

مفتی صاحبان خاص کر کشمیر میں کسی بات کے ہونے سے پہلے ہی اپنی جلد بازی دکھا کر اپنے مفتی پن کا سکہ بٹھانے کے لئے فتوے صادر کرتے رہے ہیں، لیکن اب کے وہ سبھی مفتی کہیں کھو گئے لگتے ہیں یا کہیں محبوس بنائے گئے لگتے ہیں یا وہ اب فتویٰ جاری کرنے کی سکت کھو چکے ہیں اسی لئے کہیں سے آثار شریف حضرت بل کو ناپاک کرنے والے اسلام دشمن مسلم دہشت گردوں کے خلاف کوئی فتویٰ جاری نہ ہوا، نہ ہی آنحضرت خاتم النبین جناب حضرت محمد صاحب مصطفےٰ صلعم کے موئے مقدس چرانے کی کوشش کرنے والے ان دہشت گردوں اور کشمیر میں کئی مساجد اور زیارت گاہوں کو آگ لگانے یا لوٹنے والے مسلم غارتگروں کے خلاف کوئی بگل ہی بجایا گیا۔

اسلئے یہ بات عیاں ہو گئی کہ مفتی صاحبان کی سوچ دہشت گردی کے خوف سے کام کرنا ترک کر گئی ہے یا وہ ظاہرا طور پر پاکستان کے خواب دیکھکر مستقبل میں بقول ان کے اپنی معاشی حالت کو بڑے پیمانے پر سدھارنے کے زعم میں پڑے فی الحال اپنی بے بسی کا رونا رو رہے ہوں گے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ وہ مفتی صاحبان کھل کر میدان میں اتر آتے، واویلا کرتے، بیان جاری کرکے آخر میں فتویٰ صادر کر دیتے تاکہ تمام اسلام دشمن غارتگر کہ جنہوں نے درگاہ شریف کو ناپاک کرکے رکھا اور کئی معصوم زائرین (مرد و زن) اور (خورد و کلاں) کو یرغمال بنائے رکھا اور مبینہ طور پر مسلم مستورات کے ساتھ درگاہ میں کافی کچھ زیادتیاں بھی کیں کے خلاف رائے عامہ منظم ہوتا اور ان درندہ سیرتوں کو سرکاری امداد سے کیفر کردار تک پہنچایا جاتا، تاکہ دوبارہ ایسی کوئی غیر اسلامی حرکت سرزد نہ ہوتی۔

ویسے جو ہم جان پائے ہیں اس کے مطابق جامع مسجد۔ بٹہ مالو صاحب، ریجنل انجینئرنگ کالج کشمیر یونیورسٹی، اگریکلچر یونیورسٹی۔ سوپور ایگریکلچر کالج۔ ایس ایم ایچ ایس ہسپتال، گرلز کالج کوٹھی باغ

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گرلز کالج نواکدل، ایس پی کالج سرینگر، سورہ میڈیکل انسٹی چیوٹ اور دوسرے مذہبی اداروں میں ان غیر ملکی مسلم دہشت گردوں نے اپنے اڈے قائم کر کے رکھدئے ہیں، جہاں پر بھی سکورٹی فورسز کو مثبت اقدام کرنے ہوں گے، تب ہی بنیاد پرستی، دہشت گردی، غارتگری، الگاؤ واد، آتنک واد اور مقامی اور غیر ملکی دشمنوں کی بدچلنی ختم ہو سکے گی اور کشمیر واپس آکر اسکولر کریکٹر اپنانے کے لائق ہو کر دوبارہ جنت نظیر کہلا سکے گا۔

پاکستان میں مفتیوں نے غلط طور پر قرآن کریم کی اجازت کے بغیر فتویٰ جاری کر لیا، ایک بار نہیں بلکہ ایک سو ایک بار کہ "عورت ذات ملک کی حکمران نہیں ہو سکتی" حالانکہ قرآن شریف میں اسکی کوئی مناہی نہیں ہے۔ یہ پاکستانی مفتی مسلم لیگ اور آمر ضیا الحق مرحوم کے غلامان غلام رہے ہیں اور ہمیشہ ہی ایسے تھے۔ انہوں نے لوہار زادے نواز شریف کے پیٹ پر لات مار کر تُوبہ کو لاکھوں روپیہ لیکر فتویٰ دیا کہ "عورت کو نام نہاد اسلامی مملکت پاکستان کی سرکار کا سربراہ نہ بننے دیا جائے کیونکہ ایسا قرآن و سنت کے خلاف ہوگا"۔

چونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور نتیجہ نکلا کہ تمام مولوی، مفتی، نتھو ملّے اور ریش دراز بنیاد پرست ایک ہی آن میں اور بیک وقت عوام کے ووٹوں سے مدتوں تک کے لئے زندہ ہی درگور کر دئے گئے۔ عوام بلند نظریہ اپنانا چاہتے ہیں، پیدا کرنا چاہتے ہیں اور یہ غیرت قسم کے بنیاد پرست مولوی اُن کو اپنے اشاروں پر نچوانے کے لئے ہمیشہ ہی قرآن شریف کی غلط تفسیر اور مطالب بتا کر اپنا دست نگر بنانا چاہتے تھے، جو وہ ماضی میں کافی حد تک کامیاب ہوئے تھے۔

اسلام کی رو سے سود کو حرام قرار دیا گیا، لیکن پاکستان میں مرد کو عورت بنا کر وہی کام برابر ہو تا رہا ہے۔ پاکستان میں اب سود کے معنی منافع بتا کر فرہنگ جدید، فرہنگ جہانگیری، فیروز اللغات، کریم اللغات، فرہنگ عامرہ، لغات اردو، فرہنگ اردو، ہندوستانی فرہنگ شبد کوش اور فرہنگ لسانی کی مٹی خراب کر دی گئی ہے۔ لیکن چونکہ انہیں حرام بہ شکل منافع مل رہا ہے، اسلئے پاکستان کے لئے سود کو حرام اور دونوں کو منافع کہہ کر نئی ایجاد کی گئی ہے

منافع وہ جو واجب طور پر خود کمایا جائے ورنہ سرمایہ کاری برائے منافع کرنا، سود پر رقم دینے کے ہی مترادف بات ہے۔ ایسے کارناموں کے خلاف مفتیان پاکستان اصل فتویٰ دینے سے پہلے ہی مفلوج ہو کر رہے ہیں۔ عوام بہترین جج ہیں اور وہ یہاں وہاں ان بیکار مفتیوں کی ناکام بازیوں اور ڈرامہ کاریوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ (نثار دہلوی)

کشپ واری دسمبر ۹۳ء

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دہشت ... کے آقا یہ جنونی خود ساختہ مسلم لیڈر

سابق ایم ایل اے سید علی شاہ گیلانی نے ایک سے زیادہ طریقوں سے اپنی ملک دشمن تنظیم جماعت اسلامی کے ۸ اپریل ۱۹۸۹ء میں جموں میں پریس والوں کے سامنے منفرد اور الگ خود کو ظاہر کرنے کی بیکار کوشش کی اور کہا کہ "وادی میں جس قدر بھی بم دھماکے ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں وہ محض مسلم نوجوانوں کی بیکاری کے کارن ہی ہو رہے ہیں اور اسطرح اس قسم کی دہشت گردی کے خلاف وہ کچھ نہ بول سکتے"
علی شاہ گیلانی کے اندازے کے مطابق نوجوانوں کو اپنے لیے روزگار حاصل کرنے کے لیے یہی ایک انسانی قانونی اور بنیادی طریقہ ٹھیک لگ رہا ہے، جسکی تائید ہی کی جانی چاہیے۔ یہ تھے انوکھے بول گیلانی کے۔

ہمارا علی شاہ گیلانی سے ایک سوال جو ہے وہ یہ ہے:۔
"کیا مسلم نوجوان کشمیری لوگوں یعنی مسلم دہشت گردوں کو غیر مسلموں کے مکانات کو بغیر ناغہ جلانے سے ہی نوکری میسر ہو سکتی ہے۔ اور کہ ایک ہزار سے زیادہ غیر مسلموں کو بیدردی سے قتل کرنے، چار ہزار بے گناہ غیر ہندوؤں کو موت کے گھاٹ اتارنے اور بالترتیب ۱۹ (ہندو) ۸۴ (سکھ) اور ۱۱/۶۱ (مسلم) بہو بیٹیوں ماؤں بہنوں کی اجتماعی عصمت دری جو مسلم غارتگروں نے وادی میں کیں سے مسلم دہشت گرد نوجوانوں کو روزگار دستیاب ہوا ہے۔ اور کیا یہ سبھی کچھ آپ کے صلاح مشورے سے ہوا اور ہو رہا ہے کہ نوکریاں حاصل کرنی ہیں تو:۔
ہندو گھرانوں کو اجاڑ کے رکھ دو، مکانوں کو منہدم کرو، آگ لگا دو، لوٹ لو اور سبھی فرقوں کی مستورات کی عصمت دری کرو، سرکاری جائدادوں کو نقصان پہنچا دو۔ مدرسوں، اسکولوں، کالجوں، جنرل و دینی اور دھارمک لائبریریوں کو جلا ڈالو، مذہبی ... مقامات کو آگ لگا دو، ان کی بے حرمتی کرو، درگاہوں اور زیارت گاہوں کے سیف لوٹ لو، غرضیکہ جو بھی کچھ کرو، اسلامی ہدایات کو ذہن سے خارج رکھ کر کرو"
اس لحاظ سے علی شاہ گیلانی سید کیسے ہوئے؟

ہمارا علی شاہ گیلانی سے دوسرا سوال یہ ہے کہ "کیا دہشت گردی پھیلا کر انسانی جانوں کی تلفی جماعت اسلامی کے منشور کے مطابق ہے یا کہ یہ اسلامی تعلیمات میں درج ایک "مد" ہے۔؟
ہم سمجھتے ہیں کہ علی شاہ گیلانی اپنا دم گھٹنے کو برداشت کریں گے لیکن ہمارے متذکرہ صدر دو سوالوں کا جواب نہ دے سکینگے۔

ہمارا تازہ دم تیسرا سوال یہ ہے کہ:۔
"غیر مسلم ۱۳ ہزار سرکاری ملازم ... بے دخلیں کے بدلے میں غیر ہندوؤں کو ان کی جگہوں پر ملازمت سے سرفراز کیا گیا۔ ہزاروں غیر ہندو نوجوانوں کو مرکزی سرکار کے دفاتر کے علاوہ پولیس فورس، بی ایس ایف اور سی آر پی وغیرہ میں نوکریوں پر لگایا گیا۔ مزید دس ہزار آسامیاں انہی سے پُر کی جانے والی ہیں"۔ سردست مرکزی سرکار نے ایسا پر اتنا کچھ ہوا، تو اس لحاظ

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سے دہشت گردی کا دائرہ تنگ ہو جانا چاہیئے تھا لیکن نہ ہوا۔

کیا اس سے یہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ کشمیری جماعت اسلامی فواز شریف کی جماعت اسلامی دو سگی بہنیں ہیں، جن کے الگ الگ خصم ہیں۔ ایک نو بار زادہ نواز شریف اور دوسرا خواہ مخواہ کا سیّد زادہ علی شاہ گیلانی۔

بم دھماکوں، گولی باری، اغوا کاری، زنّا کاری سے ہندو سکھ مر ہی جائیں گے لیکن یہ سلسلے بڑی تعداد میں مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو بھی ابدی نیند سُلا کر رکھ سکتے ہیں۔ تب نہ کہا جائے گا کہ:۔

فیملی پلاننگ کا سلسلہ مسلمانوں کے قتل کے مترادف ہے اور کہ اس سے ان کی آبادی گھٹانے کا عمل شروع ہو گا۔ فیملی پلاننگ کی نفی تو کی لیکن قتلِ عام کی پلاننگ کو کیا کہیئے گے جو بیک وقت کسی بڑی ساعت پر درجنوں کو کسی نہ کسی کارن موت کی نیند سُلا دینگے۔ تب علی شاہ گیلانی اور مولوی عمر فاروق (بچّہ) کن کا اور کہاں کہاں پر غائبانہ یا حاضرانہ نمازِ جنازہ پڑھتے پھرینگے۔

لہٰذا علی شاہ گیلانی کو چاہیئے کہ وہ اپنے دہشت گرد پروردوں کو بندوق کا عمل ترک کرنے کی صلاح دیں وہی بہتر رہے گا۔ (نشاط دہوی۔ کشیپ وانی نومبر 1993ء)

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

خراجِ عقیدت — پنڈت شام لال دَر اب نہ رہے۔

سو بار یکو موت نے گھیرا بہ اندازِ دگر — کون تھا وہ جو اجل کے زیرِ داماں ہو گیا

کشمیری پنڈت جاتی کا ایک ہزار داستاں رحلت کر گیا — 24.1.1993

جموں و کشمیر کی ایک محبوب نامور شخصیت، ایک سوشل و سماجک کارکن اور ایک سیاسی رہنما، کشمیری پنڈت سبھا جموں کے ایک وقت کے جنرل سیکریٹری اور جموں و کشمیر سیوا سمتی کے سابق صدر اور مختلف قسم کی درجنوں سبھا سنستھاؤں سے وابستہ اور جموں سے دل و جان سے پیار کرنے والے پنڈت شام لال دَر اُستاد محلہ نواسی ۲۵ جنوری کو جموں کے ریلوے سٹیشن پر اپنے پریوار اور تمام تر بہی خواہوں دوستوں، عزیزوں، شناساؤں اور واقف کاروں کو سدا کے لئے داغِ مفارقت دے گئے۔ موت سے کسی کا فرار ناممکن ہے اور یہی پنڈت شام لال دَر کے ساتھ بھی ہُوا۔

آپ بجائے خود ایک مثبت اور آہنی ادارہ تھے۔ وہ ادارہ جو یگانگت ہی یگانگت، انسانیت ہی انسانیت، ہمدردی ہی ہمدردی، دوستی اور انکساری، شرافت اور صلاحکاری، محبت اور رواداری، اخلاق اور سمجھداری، مروت اور جاں نثاری، اطاعت اور وفاداری، ملت اور ملنساری، نغمے اور نغمہ گساری، رفاقت اور تعلیم کاری، تعاون اور سرداری، انصاف اور حق گزاری، عقلِ سلیم اور کفایت شعاری، سچائی اور وضعداری، حب الوطنی اور فرمانبرداری، دلیری اور دوستداری، نیک مشورہ اور کارگزاری، خدمت اور نرم گفتاری کے کئی پہلوؤں سے مزیّن تھا۔

اب چونکہ پنڈت شام لال دَر ہم سے دُور بہت دُور جا چکے ہیں اور اُن کو واپس نہیں بلایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آج تک ایسا کبھی نہ ہو سکا۔ اور نہ آئندہ ایسا کبھی ہو سکے گا۔ اسلئے سوارگیہ بھی پنڈت شام لال دَر کے لئے بھاؤ بھینی شردھانجلی یہی ہوگی کہ ہم اُن کا جیسا بیشوہ اور اخلاقی وغیرہ اپنائیں اور کسی بھید بھاؤ کے بغیر ہر کسی سے دوستی کا ہاتھ بڑھاتے رہیں۔ اور ایک دوسرے کے غم اور خوشی میں شریک کار رہیں اور دَر صاحب کی طرح حب الوطنی کا ایک مکمل نمونہ بن کر رہا کریں۔

پنڈت شام لال دَر سے جموں کا ہی نہیں بلکہ کشمیر کا بھی ہر کوئی چھوٹا بڑا شخص واقف تھا۔ سرکاری افسروں اور اہلکاروں کی تو بات ہی نہیں۔ جو ڈیلیٹری اُن کی دیرینہ دوست تھی۔ آپ ہندوؤں کے جتنے عزیز تھے، اُن سے زیادہ آپ مسلمانوں کے بھی بہی خواہ تھے۔ بلکہ آپ ہر کسی فرقہ مت متانتر دھرم اور مذہب کے لوگوں سے برابر پریم کیا کرتے تھے۔ آپ دھارمک کاریہ کرموں برابر شریک رہا کرتے تھے۔ آپ ملک و قوم کے لئے ہمیشہ ہی فکرمند رہا کرتے تھے۔ آپ نے زندگی بھر فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے کام کیا۔ اور جموں میں نیشنل کانفرنس اور عوامی نیشنل کانفرنس کو مضبوطی بخشنے میں ہمیشہ ہی خاصہ کردار ادا کیا۔ لیکن غلط باتوں کی خاطر آپ نے دونوں کو ترک بھی کر دیا۔ کیونکہ آپ باطل کو حق کہنے یا ماننے کے لئے کبھی بھی تیار نہ ہوئے۔ آپ اپنی قابلیت اور صلاحیت کے آدھار پر ہر کسی کو بہترین مشورہ دیا کرتے تھے۔ جو بھی آپ کے سمپرک میں آتا تھا۔ آپ کی بے مثل جدائی میں سارا جموں اور سبھی کشمیری پنڈت جاتی افراد ہمیشہ کے لئے سوگوار رہیں گے۔ آپ کی سدگتی اور سوگواروں کی سہن شکتی کے لئے میں دعاگو ہوں۔ نثار دہلوی

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

علی شاہ گیلانی بلا وجہ حواس باختہ ہو گئے ہیں حیرت ہے۔

نومبر ۹۵ میں علی شاہ گیلانی نے کشمیر یونیورسٹی کے عربی لیکچرر مولانا عبدالغنی اظہری پر
نامعلوم بندوق دھاریوں کے ہری سنگھ ہائی اسٹریٹ سرینگر میں حملہ کرنے کی شدید
الفاظ میں مذمت کی اور اس حرکت کو سرکاری ایجنٹوں اور مسلم دہشت گردوں کی
ملی بھگت سے تعبیر کرتے ہوئے مزید کہا کہ شانگس کوکطار (اننت ناگ) میں مولانا
عنایت اللہ کا قتل، بٹہ مالو سرینگر کی جامع مسجد کے امام مولوی عبدالحمید اور جماعت
اسلامی کے اہلکاروں کے قتل اِس موقف کی شہادت کے لئے کافی ہیں۔ علی شاہ
گیلانی کی زبان پر دو مولوی اور کچھ جماعتی دہشت گردہی چڑھے۔ باقی غائب
ہو گیا حقو ہو۔

نام نہاد حریت کانفرنس کے نام نہاد مجاہد عمر فاروق کے والد محترم میرواعظ
مولوی محمد فاروق کا اسم گرامی انہیں یاد نہ رہا کہ جن کو انہی کے احباب ذلت
دہشت گردوں نے نگین میں قتل کر ڈالا۔ تُف ہے ایسے شخص کو جو فضول کا رونا رو کر
اپنی پاک بازی اور مولوی دوستی کا غلط ثبوت دے رہا ہے۔

پروفیسر مشیر الحق ہندوستان بھر میں اعلیٰ پایہ کے عربی اسکالر تھے۔
مولانا محمد سعید مسعودی عربی فارسی کے اعلیٰ اسکالر اور دماغ دار سیاست دان تھے۔
میرواعظ ڈاکٹر قاضی نثار اننت میں ایک اچھے انسان دوست تھے۔
اُستاد محلہ جھوت کے امام بم دھماکہ سے بری طرح زخمی ہو گئے مگر بال بال بچ گئے
جناب ولی محمد یتو کو جھوت میں دن دہاڑے قتل ہوا
امام نظام الدین گجر یا نہ بونہ کوٹ باندی پورہ کا قتل ہوا
خدا دوست عبدالمجید بٹ کا ہرن میں قتل ہوا
چھتر گل میں عربی اُستاد محمد کمال شیخ کا قتل ہوا۔
نماز ادا کرنے والے اور نماز پڑھ کر آنے والے کتنے ہی عابد اور اہل اللہ قتل کئے گئے۔
وچار ناگ سرینگر کے قدیمی مندر کے پجاری پنڈت کیشو ناتھ کا قتل ہوا۔
ضلع بارہمولہ میں بھگوان پرست شری گری کا بیدردی سے قتل کیا گیا (1968)
اعلیٰ فنکار، زبان دان اور ادیب پنڈت سروانند کول پریمی کا قتل ہوا۔
سو سالہ پیتامبر ناتھ پنڈت، پروفیسر این کے کول، پنڈت دینا ناتھ مجو، پنڈت
پریم ناتھ بٹ ایڈووکیٹ اور درگا ناگ مندر کے پجاری پنڈت سوم ناتھ کا

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

قتل ہوا۔ جناب ایچ ایل کھیرا (غیر ریاستی باشندہ) کا قتل کیا گیا۔ اسی طرح کئی بے گناہ لوگوں کا جو ریاست سے تعلق نہ رکھتے تھے کا قتل کیا گیا۔ زندہ جلائے گئے۔
ناروے کے سیاح کا سر دھڑ سے الگ کیا گیا وغیرہ وغیرہ

ان بلاوجہ قتلوں پر علی شاہ گیلانی کا پتھر دل پسیجا نہیں۔ آنسو بہانے کی بات تو درکنار دو مولویوں کے پیچھے اپنے ہی حلقہ کے رضاکار دہشت گردوں سے قتل کی سازش کروانے پر ہڑبونگ مچا کر علی شاہ گیلانی کون سے اپنے عیب کی صفائی پیش کر رہے ہیں۔ ارے آپ کے لوگوں نے تمام دھرموں کی مقدس کتابوں کو اسلامیہ کالج کی لائبریری کو دو بار آگ لگانے میں خاکستر کر دیں۔ تب آپ نے زہر ہلاہل کا گھونٹ نہ پیا۔ اب آپ ان کے لئے واویلا کر رہے ہیں کہ جو آپ کی مضحکہ خیز پالیسی اور بد نیتی کو بھانپ نہ سکتے تھے۔ یہ ہمیں معلوم ہے آپ مانیں یا نہ مانیں

آپ کی بدولت تو ہزاروں بے گناہ، محب وطن اور امن پسند ہندو اور مسلمان بیدردی سے مارے گئے۔ آپ کی مہر سے سینکڑوں تعلیمی ادارے خاکستر کر دئے گئے۔ اسی طرح کوئی (ہندوؤں کے) 35 ہزار مکان وغیرہ جلا کر خاک کر دئے گئے۔ آپ نے اپنے بچوں کو ہندسرکار کے خرچہ پر بیشہ ورانہ اور دوسری تعلیموں سے آراستہ کرنے کے اقدام کئے اور کشمیر کے مسلم نوجوانوں۔ طلبا و طالبات کو دہشت گردی کی ترغیب دی۔ آپ نے مسلم دہشت گردوں کا دس پانچ کروڑ روپیہ ہضم کر دیا جو انہیں دوسرے آتنک وادی اور کٹرپنتھی وادی مسلم ممالک سے آیا ہوا تھا۔ لیکن آپ قرآن و سنت سے با خبر ہو کر برملا بے خبری کا مظاہرہ کرتے رہے۔ آپ نے عمر فاروق کو قربانی کا بکرا بنا کر رکھ دیا۔ آپ نے وہ اسلام دشمن، رسول دشمن، ملک دشمن، انسانیت دشمن اور امن دشمن کارنامے کروائے ہیں، جن کی معافی کسی بھی قیمت پر یہاں اور وہاں نہیں ہو سکتی۔

علی شاہ گیلانی انسانیت کے معیار سے اسقدر گر چکے ہیں کہ فضول کے لئے بڑھا نکتے رہتے ہیں نیک و بد کی تمیز بھی جاتی رہی، عربی ماسٹروں کے لئے رونا اور عربی اسکالروں کے لئے زبان بندی الہٰی کا حقہ ہے۔ کیا گیلانی کشمیر کے مالک ہیں؟ اگر ہیں، تو وہ اپنی مستند مشتہر کریں تا کہ اطمینان کیا جا سکے کہ گیلانی کی پرستش ضروری ہے، کیونکہ وہ ابن خدا ہونے کی سند رکھتے ہیں۔ وگرنہ آخری عمر میں وہ مجلس خواری کے درپے کیوں ہو بیٹھے ہیں۔
ہندوستان کا کچھ نہیں بگڑتا، بے شک گیلانی روتے رہیں۔ ہندوستان اگر کرنے پر آئے تو ایک ہی چٹکی میں ہزاروں گیلانیوں اور ان کے ہمدردوں کو چبا کر رکھ سکتا ہے سرکار کی نرم روی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر بھی وہ ہمیشہ اپنے مقصد میں بے نیل و مرام ہی رہیں گے۔ (نشار دہلوی)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

فوجی حکومت کشمیر کے لئے درماں ثابت ہوگی

ریاست جموں وکشمیر میں مرکزی سرکار سوائے دہشت گردوں کی ہمدردی کے اور کسی بات میں رغبت نہیں رکھتی۔ سرکار نے کروڑوں روپیہ مختلف زاویوں سے اکثریتی فرقہ سے تعلق رکھنے والے دہشت گردوں کو پیش کرکے، آئین ہند کے خلاف اُن کی خوشنودی حاصل کر لی اور بدستور خوشنودی حاصل کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ سرکار کی کشمیر میں جو سرکاریت ہے وہ مسلم دہشت گردوں کے نرم رویہ کے کارن ہی ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ سرکار نے اسلام کے نام پر قتل و غارت کرنے والوں کے ایمان کاغذی نوٹوں سے خرید کر اُن کو ایمان سے دور اور جہنم کے قریب پہنچا دیا ہے۔ کشمیر کی نسبت سرکار کی ٹھوس پالیسی کوئی نہیں بلکہ اس کا اپنا ایمان بھی متزلزل ہے۔

جمہوری یعنی عوامی حکومت اتنا کچھ کر نہیں سکتی کہ جتنی اُمید گورنری نظام سے کی جا سکتی ہے۔ عوامی سرکار دہشت گردوں کے دامن پر نمازیں پڑھے گی جبکہ گورنری سرکار اس خصلت کو ٹھکراتی رہی ہے۔ عوامی حکومت دہشت گردوں سے رشتے ناطے اسلام کے نام پر جوڑے گی، جیسا کہ ۱۹۷۴ء سے ہوتا چلا آ رہا ہے اور اپنی رازداری کو قسم اُٹھانے کے بعد بھی چوراہے پر رکھ دیگی۔

سرکاریں کشمیر میں جتنی بھی ۱۹۴۶ء الیکشن کے بعد آئیں ان کی سربراہی ایک غیر ہندو کے ہاتھ لگی اور چونکہ اسلام کے نام پر یہ لوگ بھی اپنا ایمان فروخت کر بیٹھے تھے اور ملک دشمنوں سے گھل مل سو جایا کرتے رہے۔ ووٹ کھسوٹ میں انکا دیش دروہیوں کے ساتھ حقہ داری کرتے رہے اور ملک کی عظمت کی پاسبانی سے حرام کھانے کے بعد "کتراتے رہے"۔

گزشتہ 48 برسوں میں سرکاروں نے نجی مفادات اور لوٹ کو اپنا جزو ایمان بنا کر رکھ دیا اور ترقیاتی اسکیموں کے نام پر کروڑوں روپیہ ہضم کر ڈالا اور یقیناً جس حساب سے روپیہ بہایا گیا اُس حساب سے پیداواری صلاحیت اور ترقیاتی منزلت اور ماحولیاتی عزت حاصل نہ ہو پائیں۔

امدادی رقوم کی تقسیم میں ۳/۲ کا گھپلا ہوتا رہا۔ چپراسی تک ماروتی وین میں پھرنے لگ گئے۔ ایک معمولی جونیئر انجینئر نے ۵ سال کے قلیل عرصہ میں 35 لاکھ روپیہ کی مکانی جائداد کھڑا کر دی جبکہ ڈیڑھ دو ہزار کی تنخواہ میں یہ ممکن نہ تھا۔ بس اسکیم تخمینہ کاغذ پر ٹھیک دکھلایا گیا۔ روپے دیکر آڈٹ کروا دیا جبکہ عمل میں یہ عنقا رہا تھا۔ اس لیے کشمیر کے لیے فوجی راج ایک بہترین حل ہے اور سیاسی لیڈروں کو سلاخوں کے پیچھے ڈال کر یہ تجربہ بھی کرنے کی ضرورت ہے۔ (نثار دہلوی)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

منظوم خاکہ و مناثرہ

شریمتی اندرا گاندھی

ایک

نہ بھولنے والی یاد

بہ نام فکر و عمل

(ا) جلد اول 500
(ب) جلد دوئم 500

مؤلف

نثار دہلوی

ستیہ منزل بکرم نگر سروال چوک
جموں توی - 180005

(ا) یکم نومبر 1984ء
(ب) یکم اپریل 1985ء

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

خراجِ عقیدت

سال سترہ نومبر کی اُنیس تھی —— وہ دُرگا جواہر کے گھر آ چلی
جسے نام اندیرا کا بخشا گیا —— سارے بھارت پہ احسان ہوتا گیا

2 اپنی عقل و فہم کو لئے اوج پر —— ہر طرف وہ نکلتی رہی کھوج پر
ایک محقق کی صورت اُبھرتی گئی —— اور بھارت کے دِل میں اُترتی گئی

3 ہولے ہولے سیاست میں داخل ہوئی —— دمنزدن میں وہ دُنیا پہ چھاتی گئی
ایک دِن کانگرس کی صدارت مِلی —— اور ہونے کو لیڈر اجازت مِلی

4 ایک دِن پھر منسٹر کی صورت میں وہ —— اور قلمدان لینے کی قدرت میں وہ
نشر و اِشاعت کو یوں سنبھالا دیا —— کچھ سمئے میں ہی اُسکو بڑھاوا دیا

5 اپنی حِکمت سے جادو چلاتی گئی —— دلِتوں کو وہ ڈھارس بندھاتی گئی
مفلسی کو ہٹانے کی کوشش میں وہ —— منتری سے پردھان منتری ہو گئی

6 دِل عزیزی کے کارن چمکتی گئی —— آسمان تک زمیں سے سرکتی گئی
ساری دُنیا کو اپنی گرفت میں لئے —— دیش کی اپنے قسمت بدلتی گئی

7 اُسکی شہرت سے کچھ لوگ خائف رہے —— اِندرا کو ہٹاؤ وہ کہتے رہے
سازِشوں میں ملوث وہی لوگ تھے —— پھر وہ اِندرا کو ایسے ہٹا کر رہے

8 تین سالوں میں جو کچھ ہوا کیا کہیں —— ختم کیسے اثاثہ ہوا کیا کہیں
فاقہ مستی میں لوگوں کا وہ واویلا —— ختم کر کے گیا جو چلی تھی وبا

9 پھر حکومت کی سونپی گئی جو عناں —— آپ نے کر دکھایا جو سب ہے عیاں
رُتبۂ ہند کیسے بلند کر گئی —— مجھ سے لفظوں میں ہوگا نہ وہ بیاں

10 آپ کے دور میں وہ مقام آ گیا —— آدمی کو خلا میں بھی بھیجا گیا
علمِ طبعی کو بے حد بڑھاوا مِلا —— قومی دھارے میں سبکو لایا گیا

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation, Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

11 مفلسوں کی ترقی کی کیا بات تھی —— دولت ورگوں کی قسمت بدلنے لگی
کارخانوں زمینوں کی حالت بنی —— پیداواری سطح پر نہ دیکھی کبھی

12 آج خوشحال آتے نظر ہیں کساں —— اور مزدور لاچار غربا یہاں
یہ فقط اندرا کی بدولت ہوا —— یہ دعا ہے رہے جاری یہ سلسلہ

13 امنِ عالم کے غم میں رہی مبتلا —— دیش کی ایکتا کے لئے ہی سدا
ذرّے ذرّے کو دل سے لگائے ہوئے —— نعرہ دیتی رہی ایکتا ایکتا

14 دیش واسی سبھی اُسکے پیارے ہوئے —— ہوتے ہوتے وہ اُسکے دُلارے ہوئے
اُس وقت اُسکی خوشیوں کی حد نہ رہی —— ایک دوجے کے جب وہ سہارے ہوئے

15 غیر وابستہ ملکوں کی تحریک کی —— سربراہ بن گئی کیونکہ مضبوط تھی
ایسے عالم میں گرویدہ ہونے لگے —— وہ سبھی جو کبھی اُسکے حامی نہ تھے

16 ہر کسی پرب میں بھی وہ شامل ہوئی —— ہر کسی کو گلے سے لگاتی رہی
ہر کسی دھرم کا اُس نے سنمان کیا —— قوم کے ہر فرد کو بھی اپنا لیا

17 ہر شہر میں وہ گھومی پھری اسطرح —— ایک آزاد شہری پھرے جسطرح
گوردواروں میں گرجوں میں حاضر ہوئی —— مندروں مسجدوں میں گئی اسطرح

18 اس سے آگے کسی جگہ جاتی نہ تھی —— وہ کہ اندرا تھی اندرا ہی ہو کر رہی
رات دن کی مسافت سے تنگ وہ نہ تھی —— دیش کے ہت میں اکثر وہ تھکتی نہ تھی

19 پیداواری صلاحیت بھی ایسی بڑھی —— غیر ملکوں کی امداد ہوتی رہی
محنتوں کا صلہ عقل دیتی رہی —— فاقہ مستی بھی عنقا سی ہونے لگی

20 آپ کی نیک عظمت کے چرچے ہوئے —— آپ کی نیک حکمت کے چرچے ہوئے
آپ کی نیک سیرت کے چرچے ہوئے —— آپ کی نیک صورت کے چرچے ہوئے

21 اور یہ کارن تھے افرنگ جلنے لگے —— صورتِ ہند پر وہ بگڑنے لگے
وہ معیشت کو ترتیب دینے لگے —— ہند کی شان کو غیر کرنے لگے

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation, Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

قُرب میں سازِشوں کے اکھاڑے بنے ——— ٹُکڑوں کی اَماں کے سہارے بنے 22
ہند میں بربھی کے شرارے بنے دُشمنوں کی اَمامت کے دھارے بنے

گردنیں دُشمنوں کی جھکاتی گئی ——— اُن کی آما جگاہیں گراتی گئی 23
اور خطروں کے بارے جگاتی گئی سب شیاطین شکلیں ہٹاتی گئی

اَپنے اَفکار سے اَپنے کردار سے ——— دُو دِلوں کو مِلایا تھا گفتار سے 24
ایکتا کے لئے اپنی رفتار سے سب کو واقِف کیا اپنی سرکار سے

اور جے ہند، نمسکار، کر کے گئی 25
قوم کا اپنے ستکار کر کے گئی
لال قلعہ کی پندرہ اگست کی صبح
قوم کو پھر سے بیدار کر کے گئی

اس سے بڑھکر اُڑلیسہ میں یوں کہہ گئی 26
جاں نچھاور کروں گی سجن کے لیے
خُون کا ہر اِک قطرہ وقف ہے میرا
قوم کی ایکتا اور وطن کے لئے

اِس سے دُنیا کا ششدر خریطہ[1] رہا 27
اور ایشیا کا دامن چمکتا رہا
اسی پر اُروپا[2] مچلتا رہا
اور بھارت کا نقشہ بدلتا رہا

اُس اندرا کو میرا ہے شت شت پرنام ——— جو پی کر گئی ہے شہادت کا جام 28
جِس نے بھارت کی وحدانیت کے لئے ——— سارے عالم میں اپنا بنایا مقام

۱ نقشہ
۲ یوروپ

بابا جان بنار دہلوی

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آہ! شریمتی اِندرا گاندھی

1 تواریخ اکتیس چوراسی کا سال —— اکتوبر کے منحوس دن کا کمال
سفاکوں کے ہاتھوں قتل ہو گئی —— وہ اندرا کہ جس کا رہے گا ملال

2 قتل کے مرتکب ہی محافظ ہوئے —— گھر کے بندوں کی مانند جو پلتے رہے
خون کرنے کی ٹھانی تھی خوں کر گئے —— کس لئے کر گئے اور کیوں کر گئے

3 اک نہتے کی جاں اس طرح لی گئی —— خونِ ناحق سے دل بھی دہلنے لگے
ارغواں ہو گیا جب زمردی فرش —— سارے عالم میں شعلے مچلنے لگے

4 سر پھرے اُن سبھی میں مگر دو ہی تھے —— جن سے امن و سکوں تک اکھڑنے لگے
گولیاں اس طرح سے چلائی گئیں —— آسماں تک زمیں پر اترنے لگے

5 روشنی بھی اندھیروں میں ڈھلنے لگی —— مندروں کے کلش تک سرکنے لگے
کون وہ بندۂ اہرمن تھے کہ جو —— مادرِ ہند کا خون کر کے گئے

6 وہ سخت جان دلی میں تھے کون تھے؟ —— سلطنت مہر کی غرق کر کے گئے
روزِ روشن میں کیا خوں کی ہولیاں —— کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے یہاں

7 کون باہر گئے اپنی اوقات سے —— قتلِ انسانیت عام کر کے گئے
کس نے فرقہ پسندی کو ترجیح دی —— قوم کو کون بدنام کر کے گئے

8 خونِ مادر کیا کس لئے کیا پتہ —— کس نے سفاک بن کر صفایا کیا
کون امن و سکوں کی فضا کو یہاں —— ایک چشمک زنی میں مٹا کر گیا

9 رنگ اخلاق کے دفعتاً اڑ گئے —— کچھ چناروں کے پتے بھی گرنے لگے
کچھ کے پتے بھی غصے میں سب لال تھے —— اور سبز تھے نہ پیلے کہ بدحال تھے

10 ٹہنیاں جھک گئیں پھول جھڑنے لگے —— گلستانوں کے دل خوں اُبلنے لگے
شام صورت میں شرق و غرب مل گئے —— رنج و غم میں سبھی دل مچلنے لگے

11 صبحدم سے ہی خلقت اُمڈ آ پڑی —— کوچے کوچے میں بازار بننے لگے
راستوں میں قیامت کا آ پڑا —— در و دیوار گھر کے بدلنے لگے

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

23 زندگی کا اثاثہ ختم ہو گیا —— زندگی کا سلیقہ ختم ہو گیا
زندگی کا خزینہ ختم ہو گیا —— زندگی کا قرینہ ختم ہو گیا

24 حالتِ غیظ میں ہر بشر دیکھ کر —— ہوش اُڑنے لگے یک بیک سر بسر
غم کی آندھی نے گھیرا ہر اک شہر کو —— حوصلہ مل نہ پایا پھرے در بدر

25 کچھ تقاضے تھے انسانیت کے مگر —— وہ تو جاہل تھے وہ اور تھے بے خبر
اُن کو جو کچھ پڑھایا گیا پڑھ گئے —— اُن کے کارن ہوا ہے یہ چاکِ جگر

26 اُن یزیدوں کے کارن اٹھی جنگ تھا —— جن کے مغزوں پہ گویا چڑھا زنگ تھا
ہاتھ اُس دم کھڑا کر لیتے تھے کہ جب —— اپنے محور کو دیکھا بہت تنگ تھا

27 اُن کو پابندِ زنداں جو کرنے لگے —— وہ کہ شیطان فطرت اُلجھنے لگے
ایک دوزخ کو ارسال ہوتا رہا —— دوسرا بے شرم پھر بھی زندہ رہا

28 اُسکے زخموں کو بھرنے کی خاطر یہی —— اُسکی مجروح حالت سنواری گئی
کچھ تقاضے تھے انسانیت کے یہی —— ورنہ اُسکی بنی تھی موت سے دوستی

29 وہ جو کہتا گیا لوگ سنتے گئے —— اُسکی گفتار کے رنگ بدلنے گئے
وہ تو کم ظرف ہے اور ہے بے ایماں —— اسلیئے سوئے دوزخ وہ ہوگا رواں

30 قتلِ اندرا پہ دشمن بہت خوش ہوئے —— اور گھروں میں چراغاں کرتے رہے
ایسی حرکت سے غارتگری کا چکر —— چل گیا جس سے نادان تھے بے خبر

31 وہ مٹھائیاں بھی تقسیم کرتے رہے - —— تہنیت کے بھی پیغام دیتے رہے
وہ تو کم عقل کم فہم نادان تھے - —— اپنی کوتاہ اندیشی کے خاقان تھے

32 قاتلوں نے قیامت کو برپا کیا - —— دیش میں جس کا چلنے لگا سلسلہ
بے خطر اور بے خوف سارے ہوئے —— سینکڑوں موت کے گھاٹ اُتارے گئے

33 اُن کے کردار کو لاکھ لعنت ملے - —— جن کے کارن فضا کے پرخچے اُڑے
دفعتہً سنگ و آہن سے شعلے اُٹھے —— یک بیک گھر جلے یک بیک سر کٹے

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

12 ایکتا کو کلنکت یہ کس نے کیا؟ ـــــــ سبھتا کو کلنکت یہ کس نے کیا؟
وہ وطن کے سگے کس طرح ہیں نہیں ـــــــ ہند جن کے گورو ہو چکے ہیں یہیں

13 غیر ملکوں میں بندے ہی گھر کے گئے ـــــــ اور غدار ٹیگری سیکھ کر آ گئے
دیش کے کھنڈ ٹکڑے کرنے کے درپے ہوئے ـــــــ وہ کمینے جو مرنے کے درپے ہوئے

14 اُن کا انداز تھا سوچنے کا غلط ـــــــ دیش کے کھنڈ ٹکڑے کرنے کا نعرہ غلط
حق و باطل کی اُن کی پرکھ تھی غلط ـــــــ اور یقیناً گئے اُن کے بھی آقا غلط

15 قتلِ اندرا تھا یا قتلِ جمہوریت۔ ـــــــ جان لیتے وہ کیا دونوں کی اصلیت
وہ تو انساں نہیں تھے درندے تھے وہ ـــــــ دیش دروہی تھے کچھ اور تھی شہریت

16 اُن کی آماجگاہ تھی وطن سے بھی دور ـــــــ اُن کی فطرت تھی اکثر جیلن سے بھی دور
آخرش وہ رہیں گے سجن سے بھی دور ـــــــ وہ تو سوں گے زمیں سے زمن سے بھی دور

17 شہر سے گام تک کالا سایہ پڑا ـــــــ شورِ ماتم بھی ہر سو پڑا جا بجا۔
مضطرب بحرِ ہند کو بھی دیکھا گیا ـــــــ غضب ڈھایا گیا خون تھوکا گیا

18 روتے روتے بہر حال گھر سے چلے ـــــــ غم کی راہوں کے بڑھنے لگے سلسلے
آخرش تین مورتی میں وارد ہوئے ـــــــ مادرِ ہند کی میّت کے درشن کیے

19 سوگواروں کی حالت بہت غیر تھی ـــــــ ماؤں بہنوں کی صورت بہت غیر تھی
غم زدوں کی حقیقت بہت غیر تھی ـــــــ ایسا لگتا تھا قدرت بہت غیر تھی

20 جس نے دیکھا وہی آگ ہونے لگا ـــــــ دشمنوں کے لئے پھاگ ہونے لگا
ساتھیوں کے لئے راگ ہونے لگا ـــــــ غافلوں کے لئے ناگ ہونے لگا

21 رنگ پھیکا پڑا تھا ہر اک شخص کا ـــــــ دل بھی ڈوبا ہوا تھا ہر اک شخص کا
زیست کا کوئی نام و نشاں ہی نہ تھا ـــــــ جیسے بھارت میں پیر و جواں ہی نہ تھا

22 گھومتے پھر سبھی جیسے پھرتے بنے ـــــــ ہوش کیوں کر جو کرنا تھا کرتے بنے
خونِ مادر گرایا گیا کس لئے ـــــــ سر ہتھیلی پہ لے کر وہ کہتے بنے

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وہ تو دوزخ نشینوں کا اک رنگ تھا ——— اور کرب و بلا کا عجب ڈھنگ تھا 34
قہر بھی ہر طرف شوخ تھا شنگ تھا
چلنے پھرنے کا ہر راستہ تنگ تھا

وہ اچھائی کی کوئی نہیں بات تھی ——— وہ تباہی کی جیسی سیاہ رات تھی 35
کچھ سمجھنے سے عاری رہے اس لیے
کیونکہ لوگوں کی آنکھوں کی برسات تھی

شوک میں سر درختوں کے جھکتے رہے ——— گلستانوں کے رنگ جیسے پھیکے پڑے 36
لوگ آنسوؤں کی برسات کرتے رہے
کچھ تڑپتے رہے کچھ بلکتے رہے

عقل انسان کی دنگ ہو کر رہی ——— اور انسانیت بھنگ ہو کر رہی 37
فہم و ادراک بھی تنگ ہو کر رہی
بھائی بھائی میں یوں جنگ ہو کر رہی

اس سے بڑھ کر برا اور کیا دیکھتے ——— دشمنوں سے بھلا اور کیا دیکھتے 38
بے حیا کی حیا اور کیا دیکھتے
دل کو روتا ہوا اور کیا دیکھتے

جو بھی دیکھا بہت ہی برا تھا مگر ——— ہم تو کہتے اسے کوئی سنتا اگر 39
قیمتی ہے زمانے میں ہر اک بشر
اور بے جا ہے غارتگری سر بسر

موت کی نیند کتنے سلائے گئے ——— کتنے بچے عبث ہی رلائے گئے 40
ماؤں بہنوں کے سر بھی کٹائے گئے
خون کے دریا تک بہائے گئے

ان کے گھر تھے کہ یا کوئی شمشان تھے ——— جن میں جلتے رہے کتنے انسان تھے 41
گویا گھر والے خود گھر کے مہمان تھے
جن کی حالت پہ سب لوگ حیران تھے

ان کو ڈھارس بندھانے کا سادھن نہ تھا ——— چپ کرانے کا مطلق بھی کارن نہ تھا 42
قتل تھا، ہند کا تو وبھاجن نہ تھا
عمر بھر اس کا جیسا ادھارن نہ تھا

زمہریروں میں گھر کر گزرنا پڑا ——— کچھ تپش سے جسم گرم کرنا پڑا 43
وہ تو کر ہی گئے کچھ کرم اس طرح
جن سے انسانیت کو بھی مرنا پڑا

جانے کب تک یہ بادل بھی چھپ جائیں گے ——— تن بدن تو کجا دل بھی جلنے لگے 44
ہو چکی ہے قیامت اگر خیمہ زن
غیر ممکن کہ سنگدل پگھلنے لگے

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

45 رام ہونا اگر اپنی تقدیر ہے ——— رام ہونے کی کیا کوئی تدبیر ہے
کم ظرف کے گلے میں کہاں تک لگوں ——— جبکہ اپنی ہیں کوئی تقصیر ہے

46 اپنے گھر میں جو دیکھا اُسے بھول جا ——— گرچہ نقشہ ہے بدلا اُسے بھول جا
پھر سے امن و امان کی فضا کے لئے ——— کام کر جا خُدا کی رضا کے لئے

47 اے نثارِ حزیں آس ٹوٹی مگر
زندہ رہنے کے کچھ اور سادھن تو کر
مارے مارے یوں پھرتے ہو کیوں دربدر
تُم نے دیکھا نہیں آج تک اصلی گھر

بی این نثارؔ دہلوی
پریزیڈنٹ آل انڈیا ساہتیہ سدن رجسٹرڈ
" سین مالا میموریل کمیٹی جموں
سرپرست پنجابی ادبی سنگم رجسٹرڈ "

اگر مر گیا تو کوئی غم نہ ہوگا طوفانِ دنیا سے آزاد ہوگا
اگر جی گیا فکرِ دنیا سے ہٹ کر مری جان باعثِ شرم کا نہ ہوگا
(گیتا)

گنگ کے آغوش میں دینے کو مرے بعد ہی
استھیاں چن کر مرا نورِ نظر لے جائیگا

نثارؔ دہلوی

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شہید کا کردار

شریمد بھگوت گیتا اس بات کی وضاحت کر دیتی ہے کہ سچائی اور نیکی کے لیے اور باطل جھوٹ فریب مکر ریا دغا دھوکہ دیش دشمنی اور بد امنی کے خلاف لڑتے لڑتے جان دینے والا شخص امر ہو جاتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز مرتا نہیں وہ دنیا میں دیش میں صوبہ میں علاقہ میں محلہ حتیٰ کہ گھر میں بھی بھاؤ اور احترام کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب جو سچائی اور امن پسندی کا مارگ درشن کرتا ہے اسی قول کی وضاحت کرتا ہے۔

زبور اور انجیل مقدس اس قول سے ہرگز ہرگز دور ہیں۔ وہ بھی اسی وضع کی سولی ربانی پالیسی کی ٹھوس لفظوں میں حمایت کرتی ہیں۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے اور جو لوگ خدائی راہ میں یعنی سچائی کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں مگر تم اس بات میں کچھ جانکاری نہیں رکھتے اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کیے گئے انہیں کسی صورت مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ جیتے جاگتے موجود ہیں اور وہ اپنے خدائے ذوالجلال کے ہاں سے قسم قسم کی روزی پاتے ہیں اور خدا نے اُن پر مہر فرمائی ہے اور جس کے کارن وہ لوگ خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔

بھارت کی پرائم منسٹر شریمتی اندرا گاندھی کو گولی سے مار ڈالا گیا۔ آنکھوں میں اندھیرے کے سوا اور کچھ نہیں۔ دل میں کسک اور بینائی میں ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ شریمتی اندرا گاندھی نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

بھگوان کی راہ میں جان دینے والا "امر" کہلاتا ہے لیکن لغت کے معنوں میں شہید کو چشم دید گواہ اور وفا کی راہ میں قربان ہونے والا کہا جاتا ہے۔ وہ شخص جو اپنے طور طریقوں، کردار اور تحمل اور قول و فعل سے صداقت کی بات کہے یا گواہی دے سچائی پر قائم رہے سچائی کے سوا کسی چیز کو نہ اپنائے، جھوٹ اور باطل پر لعنت بھیجے اور اس مہیب اور دشوار راستہ میں آنے والی ہر اڑچن کو اہمیت نہ دیتے ہوئے اپنی منزل کی طرف گامزن رہے اور ضرورت پڑنے پر سچائی کی فتح و نصرت کے لیے جان کی بازی لگا دے۔ ایسے شخص کو شہید کہتے ہیں اور ایسا آدمی امر کہلاتا ہے۔

حادثہ کا شکار ہونے والا، جھگڑے میں مارا جانے والا، آفاتِ سماوی کی نذر ہونے والا یا قتل ہونے والا شخص شہید نہیں کہلا سکتا۔ شہید تو وہی ہے جو کسی افضل مقصد کے حصول کے لیے بے خوف و خطر جان دے دیتا ہے اور یہی حال ہماری محبوب رہنما شریمتی اندرا گاندھی کے ساتھ ہوا۔ آپ نے حق کی حفاظت کے لیے، سچائی مرتب کرنے کے لیے، دیش کی ایکتا کے لیے، قوم کی بیداری کے لیے، ملکی معیشت بڑھانے کے لیے، غریبی ہٹانے کے لیے، بھائی چارہ کو تقویت دینے کے لیے، بھارت کے وقار کی حفاظت کے لیے، امن و استحکام کو مضبوط کرنے کے لیے، دشمنوں کو صف آرا نہ ہونے دینے کے لیے، بھارت کے آئین کے تقدس کو قائم رکھنے کے لیے، قومی پرچم کی آن اور شان کے لیے، مختلف دھرموں کے احترام کے لیے، آزادی کی رکھشا کے لیے، دیشی دریشیوں کے خاطر کے لیے اور نہ جانے کس کس کے لیے، اپنی قیمتی جان دیدی، خون بہایا۔ سبق سکھلایا کہ "سچائی کے لیے ہند کی رکھشا کے لیے بلیدان ضروری ہوتا ہے" اور اپنی کارنوں سے امر ہو جانا ہوتا ہے۔ شہید کہلانا ہوتا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ شریمتی اندرا گاندھی ظالموں کے ہاتھوں انتقال فرمانے پر شہید ہو گئیں "امر ہو گئیں" اور امر ہونے کے لئے انھوں نے اپنی عمر کے ۶۷ برسوں میں تپسیا کی، جو سپھل ہو گئی۔

کاش! ہمیں بھگوان اُن کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مُلک کی وحدانیت اور سچائی کے لیے شہید ہی کیوں نہ ہونا پڑ جائے۔

نثار دہلوی

بیمارِ غم کا کشتۂ غم سے نہ ہو علاج
تریاقِ غم تو بیشتر بیمار کھا گئی

نثار دہلوی

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

داغِ جدائی دے گئیں

؎ یقیناً ہی دم توڑ لوں گا اُسی دم — جو دیدوں سے تم آپ کا دیکھ لوں گا

ایک آل انڈیا مشاعرے میں شرکت کے دوران شریمتی اندرا گاندھی بحیثیتِ وزیر اعظم بھی وہاں کی مہمانِ خصوصی شامل ہوئی تھیں۔ میں نے ایک غزل پڑھ کر سنائی اور متذکرہ صدر شعر کو سناتے وقت میں نے آپ کی طرف ہاتھ سے اشارات کیا تو آپ نے کی الفور فرمایا "ایسا نہ کیجیے شکریہ"۔ اب آپ پوچھیں گے کہ میں قول و فعل سے ہٹ کیوں گیا۔ وعدہ جو کیا تھا دم توڑنے کا تو پھر کیوں نہیں۔ اس کا جواب میرے پاس یہی ہے کہ خود بخود مرنا تو میں چاہتا تھا لیکن میری بے غیرتی کہ مر نہ سکا۔ شریمتی اندرا گاندھی کا سایہ تمثال میری برداشت سے باہر ضرور بنے نہیں کروں گا۔ بس یہی کہتا ہوں اور کہتا رہوں گا۔ جب تک دم کے گھاٹ اُتر نہ جاؤں۔

؎ چمک رہی ہیں دور دور تک اُداس پیڑیاں — مسافرو بتاؤ میر کارواں کہاں گیا

شریمتی اندرا گاندھی نے ہم کو ہمت بخشی۔ ہماری تقدیر میں غالباً یہی تھا۔ آپ کا داغِ جدائی ہمارے لیے باعثِ لوٹ بھی ہے اور باعثِ صدمہ بھی۔ ہمارے محبوب رہنما اندرا جی امر ہو گئیں۔ آپ شہید ہو گئیں وطن کی ایکتا کے لیے اور اکھنڈتا کے لیے۔ شہید کا رتبہ ملنا آپ کی توجہ ازل میں درج تھا۔ آپ کشمیر کی بیٹی اور بھارت واسیوں کی ماں تھیں۔ آپ نے ہمیں ملکی مفاد کے لیے کام کرنے کا درس دیا جو ناقابلِ فراموش ہے۔ اور یہی کارن ہے کہ یہ سلسلہ جاری نہ رہتے ہوئے ہم یتیم سے ہو گئے۔

؎ ہر جگہ قتل پہ قاتل ہیں مقرر کتنے — مُٹھی لوگ بھی بنتے ہیں سکندر کتنے

اندرا جی کو بیدردی سے قتل کیا گیا۔ قاتل خونخوار درندہ بن رہی قیمتی انسانی جانوں کو تلف کرنے پر تُل جاتا ہے اور اگر کم عقل ہو تو وہ کسی کے بہکاوے میں آکر ہی ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن

؎ بزدل تھا قتل کر گیا جو گھات لگا کر — مقتول پر جو آبنی قاتل کو کیا خبر

یہاں مقتول واحد نہیں۔ یہاں تمام بھارت واسیوں کے جذبوں کا قتل کیا گیا ہے۔ جن کی سوچ اُن کے اندر رفتہ اُن کی تمناؤں کا قتل کیا گیا ہے۔ ایسے قاتل کے ساتھ کیا سلوک ہو یہ بھگوان کے بعد انصاف کے تقاضے پورا کرنے والے ہی جانتے ہوں گے۔

؎ جو موجب بنا ہے پریشانیوں کا — صلہ دیجیے اُس کو نادانیوں کا۔

بھارت کی عظیم معمار شریمتی اندرا گاندھی کا قتل نہ ہونے والی بات بن کر رہ گئی۔ انسان بہت کچھ بھول سکتا ہے لیکن یہ عظیم سانحہ جس نے تواریخ کو مسخ کر ڈالا کیسے بھلایا جا سکتا ہے۔ یہ قتل ہماری گردنوں پر بھی سوار ہو گیا ہے۔ ہم اُن کو بچا نہ سکے۔ ہم اُن کی حفاظت نہ کر سکے۔ جب ہم اپنی ماں کی رکھوالی نہ کر سکے تو ہم انسانوں سے گئے گزرے ہی کہلائے جا سکتے ہیں۔ ہمیں منّ سے ہر اپاچت کرنا ہوگا۔ بہت کچھ تیاگ کر اُن کے قدموں کی پیروی کرنا ہوگی۔ اُن کے ادھورے کام پورا کرنا ہوں گے۔ آپ کے مشن کو آگے لے جانا ہوگا۔ بھارت کی اکھنڈتا، بھاودیتا اور ایکتا کو ہر قدم پر اور ہر جا ذہر رکھوالی کرنا ہوگی۔ تب کہیں ہمارے گناہ دُھل سکیں گے اور ہمیں معاف کیا جا سکے گا۔

؎ اپنے اجداد کو نہ بھول پائیں گے — اپنے اجداد کے شجر بابا۔

ہم احسان فراموش نہیں ہیں۔ ہم یاد رکھیں گے اُن کے سر انجام دیئے ہوئے کارناموں کو۔ ہم اُن کے آدرشوں کو کسی قیمت پر بھی تیاگ نہیں سکتے جو اُنہیں عزیز تھے۔ بھارت کی ترقی کا مواد نہ کرنا ہوگا۔ بہر صورت کرنا ہوگا۔

؎ بیطرح دلگیر ہوں اور موت کی آہٹ نہیں — اُن گنت بے چینیاں ہیں، چین اک کروٹ نہیں۔

تمام بھارت واسیوں کی حالت کیا ہے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جو نگہ آسمان سروں پر ٹوٹ پڑا ہے۔ اس کا بوجھ فرداً فرداً نہ اُٹھایا جا سکے گا۔ لہٰذا ایکتا کے بل بوتے پر ہی اس بوجھ کو سر کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایک اعداد لفظ ہے۔ دلگیری تو لازمی ہے۔ لیکن موت کی طلب اچھی بات نہیں کیوں کہ اس کا کوئی مرکز نہیں۔ وہ جب آتی ہے کسی خوبصورت شکل میں نہیں آتی لیکن یہ الزام ضرور دیتی ہے کسی لمحے میں سہی ڈھب میں اور کبھی ڈھنگ سے جس کا احساس خود بخود ہونے لگتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کہی گئی پہلے اندرا جی نے پوتر استھانوں میں سر ہی جھکایا

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اور سرینگر میں مخدوم صاحبؒ کی زیارت پر گئیں ۔ اٹھارہ بازوؤں والی درگا ماتا کے درشن کرنے کے لیے چکر ایشور ہاری پربت کے پوتر استھاپن پر بہ نفسِ نفیس حاضری دے آئیں اور سوالی لکشمن جی سے کماحقہ اپنی آزردگی کا اظہار کیا تھا۔

ع زندگی بھی اسیری ہے اے خدا - چھوڑ دینے کی رضا دی جائے۔

کیسی عجیب بات ہے کہ وزیر اعظم نڈر اور حوصلہ مند ہو کر بھی ملک کے کچھ لوگوں کے غلط وطیرہ کے کارن کماحقہ کم ہمت سی ہو گئی تھیں۔ غالباً یہ ہماری ناسمجھی کی دلیل ہے۔ اُن کو معلوم تھا کہ اُن کے قرب میں اُن کی جان کے دشمن پناہ گزین ہیں پھر بھی بھروسہ کرتی رہیں دشمن کو سجن جان کر۔ کتنی دلیری کی بات ہے، وہ دراصل بھید بھاؤ کی قائل نہ تھیں۔

ع بے خوف و خطر دشمنوں کی صف میں بیٹھ کر - ہم ہی ہیں جن سے ہوتی ہے باہر اندر کی بات

جرأت مند شخصیت ایسی ہی ہوتی ہے اور ایسی شخصیت آفاتِ سماوی کے چیر کی اور جبر کو اہمیت نہیں دیتی۔ یہی اندرا جی کا حال رہا۔ آپ نڈر شخصیت تھیں اور کارِ بھارت میں جت گئی تھیں۔ محو ہو گئی تھیں۔ اپنے سورگباش سے قبل آپ نے اعلانیہ طور پر فرمایا تھا کہ "میرے خون کی آخری بوند بھی بھارت کی ترقی خوشحالی ایکتا سوادینتا اور اکھنڈتا میں اگر لگ جائے تو میں سمجھوں گی کہ میں نے اپنے بھارتی ہونے کا حق ادا کیا"۔ یہ وہ الفاظ ہیں کہ جن کو دہراتے ہوئے خون کے آنسو رونے کے سوا کچھ اور بنتا نہیں۔ آپ نے غالباً "کہا تھا کہ آپ دھرتی پر بوجھ سی بن گئی تھیں۔ ایسی دل شکن باتوں سے ہمارے دلوں کو ڈانواڈول کر دیتی تھیں اور ہم بے شرم آپ کو ایسا کرنے اور سوچنے سے باز نہ رکھ سکے۔ آپ نے کبھی یوں نہ کہا:-

ع دیجئے پیغام مجھ کو اور ہی - موت کے پیغام سے واقف ہیں

ہم نے آپ کے بتلائے ہوئے راستوں کو اپنایا اور اپناتے رہیں گے اور ہمیشہ یہی کہتے پھریں گے:-

ع قتل کرنے کی قاتل میں قدرت نہ ہو - زندگی کے مٹانے کی جرأت نہ ہو

یہ بات ہماری دعا بھی ہوگی اور ہمارا قول و فعل بھی۔ ہم لاکھ جتن کریں گے کہ ہماری یہ التجا بھگوان کے دربار میں تانبے کی تختی پر کندہ ہو اور ہمیں شکتی پردھان ہو کر "انسان کی قیمتی جان اور بھگوان کی امانت شیطان کی نذر نہ ہو۔ شریمتی اندرا گاندھی کو بھلانا کسی کے بس کی بات نہیں کیونکہ اُنہوں نے کمزور و غریبوں کسانوں دلت جاتیوں اور لاچاروں کی آواز اپنی آواز میں تحلیل کر لی تھی اور آپ ان کے لیے دل و جان سے منصوبے باندھتی تھیں اور اُن کی تکمیل پر قیمتی وقت صرف کیا کرتی تھیں۔

ع بھول جائیں ہم اُنہیں تا حشر یہ ممکن نہیں - جن کی قربانی سے ہم سارے ہوئے آزاد تو۔

ہم بہادر شاہ ظفرؔ سے لیکر آنجہانی لال بہادر شاستری سابق وزیر اعظم ہندوستان تک جتنے بھی ہمارے رہنماؤں اور لیڈروں نے جنگِ آزادی لڑی ملک کی حفاظت کے لیے کمربستہ رہے اور جو امر ہو گئے کو بھلا نہیں سکتے لیکن شریمتی اندرا گاندھی نے جو ملک دشمنوں کے خلاف اور مفلوک الحال لوگوں کے لیے جنگیں لڑیں وہ کچھ کم نہیں۔ آپ نے بھارت میں بیشتر محاذوں پر جو ترقی پذیری دکھلائی وہ قابلِ ستائش ہے۔ آپ کی ذاتی خدمات اور دلچسپیوں کے کارن بھارت کا وقار کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا اُسکو ہم بھول نہیں سکتے۔ ساری دنیا میں بھارت کی عظمت کو چار چاند لگانے کا سہرا آپ ہی کے سر جاتا ہے۔ لہٰذا شریمتی اندرا گاندھی کی گرانقدر قربانی ایک یادگار بن کر ہمارے دلوں میں مہکتی رہے گی اور ہماری رہنمائی بھی کرتی رہے گی۔

شریمتی اندرا گاندھی نے گذشتہ دو مہینوں میں کہیں کہیں خفگی سے مزین بیان دیے۔ آپ نے دل برداشتگی کا کہیں کہیں اظہار بھی فرمایا۔ اُن کے خفا رہنے کا کارن ہماری غفلت شعاری ہو سکتی تھی لیکن اُن کی دل برداشتگی کا سبب کیا تھا یہ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ البتہ اُن کا اشارہ ہو سکتا ہے یوں بھی تھا:-

ع آب و دانہ اُٹھا اور رحلت ملی - زندگی سے غرض ہم کو فرصت ملی۔

لیکن صاحب وہ ایسا اندازہ کیوں کر سکتی تھیں۔ غالباً اُنہوں نے ہم میں عیب گنے تھے جن کو ہم دور نہ کر پاتے تھے اور اُنہوں نے غصہ میں آکر یوں بھی کہا ہو (یہاں لفظ "ہم" سے مراد ہندوستانی لوگ ہیں)۔

ع خلائق میں نظر آتا کوئی ایسا بھی گر ہم کو - گنہ کر کے جو چھپائے کہاں ممکن نہیں ممکن

ہم تو چاہتے ہیں کہ اپنے کو سزا دیں کیونکہ ہم اُن کی بیش بہا زندگی کی حفاظت کی گارنٹی نہ دے سکے جس کا خمیازہ اُنہوں نے ہمارے برقرار رکھنے کی خاطر بھگتوایا اور اب ہم نے بھی کہا ہے۔

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

؎ تذلیل و ملامت کے سوا کچھ نہ ملے گا - اُس شخص کو جو کام کر دیا ہے جو دُغا

یہ بہت بڑی سزا ہے حالانکہ ہم برابر اپنے قلم سے اپنے دماغ کی اپنی سوجھ بوجھ سے، اپنی عقل و دانش سے نیز اپنی نظموں بیانات اور مضامین کے ذریعے یہی کہتے چلے آ رہے تھے کہ اپنے ملک کی حفاظت یکجہتی دیش پریم اور بھائی چارہ کے لیے زندگیوں کو وقف کیجئے اور پھر۔

؎ درد رکھتا ہوں جو وطن کے لئے - اُسکو کہتے ہیں ماں کا وہ جایا ہوں۔

ٹھیک ہی تو ہے جن ظالموں نے وطن اور وطن کے پاسبان کی پاسبانی نہ کی وہ غدار ہیں وہ ظالم ہیں وہ نہ معلوم کیا کچھ ہیں - اور وہ وطن کے سگے بھی نہیں ہیں - ایسے لوگوں سے کیا رویہ برتا جائے وہ تو سبھی لوگ جانتے ہوں گے - حیف صد حیف کہ گھر کے بندے گھر کو ہی تحس نحس کرنے کے درپے ہو گئے تھے - اُن درندوں نے وہ کچھ کر دیا جو تواریخ میں سیاہ خام حروف میں درج کیا جائے گا - اُنھوں نے اپنی قوم کی لٹیا ڈبو ڈالی وہ کسی رعایت کے مستحق نہیں کیونکہ اُن کی وفاداری بھارت کے تئیں مشتبہ ہو گئی تھی - اسلئے ملک کی سالمیت کے خلاف چلنے غارتگری کا بازار گرم کرنے اور ملک و قوم سے غداری کرنے کی پاداش میں اُن کی بوٹیاں اگر کتوں سے نچوا دی جائیں تو بھی سنگین ہونے کے باوجود درست ہوگا۔

؎ دوستی کے لبادہ میں یہ دشمنی - دُشمنوں سے کہو دُشمنی کچھ نہیں۔

قبل اس سانحہ کے کئی ایک شرپسند اور دیش دروہی پنجاب میں دہشت گردی اور قتل و غارت کا بازار گرم کر گئے - دھارمک استھانوں کو تحس نحس کر گئے اور دیش واسیوں کو اُن سے نجات دلوانے کے بعد یہ زبردست المیہ ہوا - حالانکہ شریمتی اندرا گاندھی یہی کچھ بار بار بتایا کرتی تھیں کہ اپنے ملک کے حالات سنوارئے - غلط بات کرنے سے احتراز کیجئے لیکن اُن درندوں کی کند ذہنوں پر ان باتوں کا چنداں اثر نہ ہوا اور وہ بھارت کے دشمنوں سے جا ملے، غیر ممالک کے سہارے ڈھونڈنے لگے اور اپنی ہی ماں کے ساتھ وہ سلوک کیا جو ایک جانور بھی نہ کرتا ہوگا۔

؎ ہنگاموں کی بات نہ کرنا - رسوا اپنی ذات نہ کرنا

یہ وہ نعرہ تھا جو اکثر و بیشتر ہمیں لال قلعہ سے بھی سننے کو ملا کرتا تھا مگر بے سود - اسپر بیشتر نے تو عمل کیا لیکن کمتر عاری ہو کر اس کا مطلب کچھ اور ہی لے گئے اور پھر کیا ہوا وہ ۳۱ اکتوبر 1984 کے منحوس دن کی صبح کی بات ہے - ہندوستانیوں کو اٹیک بارہا اور سینہ زنی عطا ہوئی جو بدستور جاری ہے۔ دو افراد جو ستونت سنگھ اور بے انت سنگھ کے ناموں سے جانے جاتے ہیں اور پردھان منتری کے اسکورٹی گارڈ میں شامل تھے کے غلط قدم نے ۷۵ کروڑ عوام کی عظمتوں سے کھلواڑ کیا - اپنی ذلالت کی منہ بولتی تصویر پیش کی - غریبوں کا سہارا ختم کیا اور بے کسوں کی آواز دبا دی - اور خواہ مخواہ اپنی جاتی کو دنیا بھر میں ذلیل کر کے رکھ دیا۔

؎ نہ کیوں خون و ایماں میں آئے حرارت - بھری ہر کسی نے جو اشکوں سے جھولی
کہیں قومی پرچم اُٹھانے نہ پائے - کہ کھیلی گئی خون کی آج ہولی۔

ہمیں تو یہ یقین ہے اور اُمید بھی ہے کہ اسکورٹی گارڈ کی تفتیش ضرور ہوگی اور اصل بات منظر عام پر لا کر کروڑوں مجروح دلوں کی مرہم بھی ہوگی اور بھارت نئے وزیر اعظم شری راجیو گاندھی کی قیادت میں آگے کی طرف بڑھیگا لیکن ہم پھر بھی یہی کہتے رہینگے۔

؎ گھر سے ہمارے سامنے جو خوش بیاں گیا - اخلاق و مروّت کا پھر دور جہاں گیا

کچھ بات ہی ایسی ہے کہ صبح کی پو جاتے رات کو بستر پر جانے تک شریمتی اندرا گاندھی کا نام نامی اور اسم گرامی یاد آتا رہیگا - ہم اپنی ماں کو ہر لمحہ یاد کرتے رہینگے - وہ ماں جو راشٹر ماتا لیکن کشمیر کی بیٹی تھیں اور جو یکجہتی بھائی چارہ اور ہم آہنگی کی مثال تھیں اور:-

؎ جسکو حیران ہو کے رہنا تھا - وہ تو حیران ہو گئی ہو گی
جسکو کندھے سے چھوڑ کر آیا - نذرِ شمشان ہو گئی ہو گی

اپنے ہی اسکورٹی گارڈ کے گولی چلانے پر ہماری محبوب رہنما کو حیرانگی کے سوا اور کیا حاصل ہوا ہوگا اور وہ سخت جان تھے جو اُن کو خاتون کا نشانہ بننے کے بعد نذرِ آتش کر دیئے گئے لیکن انسے تو اُٹھ گیا؟ سنیت ہی یہی تھی کیونکہ تمام دھرموں کے عقیدوں کو بجا لاتے ہوئے سفر کے ساتھ دنیا سے کرنا ہی پڑتا ہے۔

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation, Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اور وہ بنائے ہے ریتی انوسار سپرد آتش کرنا۔ ٹھکانے سے لگانا۔ پانچ تتووں میں تحلیل کرنا بزرگوں کی امانت اُسکی سپرداری میں واپس کر دینا۔

धमो मित्र मृतस्य च

"دھرمو مترم مرتسیہ چ"

تبھی کبھی خیال آتا ہے کہ شریمتی اندرا گاندھی نے دبی آواز میں جراحوں اور ڈاکٹروں سے آپریشن تھیٹر میں ضرور کہا ہوگا:۔

ے سب سے بڑا علاج ہے میرے لئے یہی — اپنی نظر سے دیکھئے جگر جگر کی چوٹ

لیکن ڈاکٹر لوگ کیا کرتے۔ اندرا جی پر تو گولیوں کی بارش ہوئی تھی۔ ایک چوٹ دیکھتے دیکھتے دوسری چوٹ دیکھنے کو ملتی۔ ایک گھاؤ دیکھتے دیکھتے نئے گھاؤ دیکھنے کو ملتے تھے۔ وہ ہاتھ پاؤں مارتے تو کہاں تک۔ میرے خیال میں خدا بھی اگر ہاتھ پاؤں کا زور لگاتا تو بھی کچھ نہ بنتا تھا۔ کیونکہ اُسی نے اندرا جی کی لوحِ ازل میں اپنی ناکامی تحریر کر لی تھی اور ایسے حالات میں پھر اندرا جی نے چند لمحے بعد جواباً خود سے نہیں کہا ہوگا:

ے میرے دل میں ناسور ہیں ایک درجن — خدا جانے دل ہے یا بارہ دری ہے

شریمتی اندرا گاندھی نے اپنے بھارت واسیوں سے چتا پہ ڈالے جانے کے بعد غالباً یوں بھی کہا ہوگا۔

ے چلے وہ ہم سے پہلو بچا کے — چتا پہ ڈھب سے ہم کو سلا کے

ہم اپنے کو کیسے سمجھائیں اپنے کو کیسے تسلی دیں کہ آگے کے لئے کیسے چلنا ہے کیا کچھ کرنا ہے حوصلہ کیسے بنائے رکھنا ہے اور ملک کی ایکتا اور ترقی میں کس طرح حصہ ادا کرنا ہے۔ شریمتی اندرا گاندھی ہم سے دور بہت دور چلی گئیں اُن کا واپس آنا محال ہے کیونکہ زندگی کی سرحد پھاند دینے کے بعد واپس کوئی لوٹتا نہیں۔

اندرا جی کے قتل کے بعد ہی بھارت کے مختلف شہروں میں کیسے حالات بنائے گئے وہ تو دانشمندی کی کوئی علامت نہ تھی۔ اس سے ہماری محبوب رہنما واپس تو نہیں آسکتی تھیں۔ پھر جو غارتگری کا چکر چلایا گیا وہ کیا کوئی اچھی بات تھی؟ کئی بے گناہ مارے گئے۔ کئیوں کی جائیداد جلائی گئی لوٹی گئی اور کئی بے خانماں ہو گئے۔ کچھ شرپسندوں نے وطن کو کلنکت کیا اور عوام کو تکالیف سے دوچار کیا۔ یہ اندرا جی کو شردھانجلی پیش کرنے کا کوئی ڈھنگ نہ تھا ابھی اُن کا مرتک شریر ہمارے پاس بطور امانت ہی تھا کہ دیش دشمنوں نے غنڈہ گردی کی وہ مثال قائم کی کہ جسکو بھلایا بھی نہیں جا سکتا "کرے کوئی بھرے کوئی" دو نمک حرام آدمیوں کی غلطی ساری قوم کے لئے تباہی کا باعث تو بنی لیکن اپنے فرقہ کے ساتھ بھی انہوں نے کوئی اچھا سلوک نہ کیا۔ اس سے یہ مراد نہ تھا کہ ساری جنتا پر تباہی نازل ہو۔ ہمیں چاہئے تھا کہ اصلیت بھانپ لیتے خونِ ناحق اور نہ بہا دیتے:۔

ے ہیوں کے وہ ستم گار مگر دیکھ تو لیتے — اُن میں بھی وفادار مگر دیکھ تو لیتے

غصہ کے عالم میں اگر ہوش و حواس قائم نہ رکھے تو قاتلوں کی مانند قاتل بن گئے۔ سفاکوں نے بزدلانہ حرکت کر کے ساری قوم کو تباہ تو کر ڈالا لیکن اس تباہی کو روکنا بھی تو ضروری ہے۔ گنے چنے وطن دشمنوں سے نپٹنا تو ٹھیک تھا لیکن بے کسوں اور بے گناہوں پر غصہ اُتارنا کہاں کی شرافت تھی۔ سرد راتوں میں چھوٹے بچے سڑکوں اور پارکوں میں بلکتے پھریں ہمارے لئے کوئی اچھی بات نہ تھی۔ ہمیں امن و امان کے لئے ہر قیمت تندہی سے کام کرنا چاہئے تھا کہ عوام کی زندگیاں محفوظ ہوں۔ دھارمک استھانوں کا احترام ہی کرنا چاہئے اس لئے کہ بگاڑ ان بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی خرابی بھی پیدا ہو جاتی ہے جسکا سنبھالنا پھر ایک مشکل مسئلہ سا بن جاتا ہے:۔

ے پڑھ لیا مضمون جب ہم نے تمہارا رات بھر — آتشِ غم میں جلا پھر دل ہمارا رات بھر

یہ وہ مضمون ہے جو واقعی دل دہلا دینے والا ہے ہم کیا تھے اور کیا ہوئے شرمساری ہی شرمساری ہے۔

آخیر میں سبھی بھارت واسیوں سے دست بستہ یہی کہنے میں اپنا مان سمجھوں گا کہ:۔

ے نہ ہو جیئے یوں منحرف گیتا کے قول سے
دانشمندوں کا سوگ میں رونا غلط غلط۔

(بی ایل بھان نثار دہلوی)

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

زی ٹی وی پر "آپ کی عدالت" میں بولتے ہوئے علی شاہ گیلانی نے گمراہ کن باتوں کا دفتر کھولا

بنیاد پرست رہنما جس کا کل اور آج متضاد ہے۔

اگست ۱۹۹۵ کے پہلے ہفتہ میں سوال وجواب میں جو بے بنیاد باتیں علی شاہ گیلانی نے کہیں اگر وہ اُن کو دوبارہ کہنے کی جسارت کر سکتے ہیں تو ہم سے کھلے میں مناظرہ کریں۔ کیونکہ ہم قرآن شریف کو مقدس مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کلام مانتے ہیں اور فخر کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہم بھگوت گیتا انجیل، رامائن، زبور، تورات اور گورو گرنتھ صاحب کو بھی اسی دل ودماغ سے مقدس مانتے ہیں اور فخر کرتے ہیں کہ ہماری زندگیاں سنوارنے کے لئے اچھی اچھی متبرک کتب میسر ہیں۔

گیلانی صاحب اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف کا ورد کرنے کے بعد بعید از قرآن اور سن گھڑت اور جھوٹ کا سہارا لیکر خود کو گمراہ کر رہے ہیں یا کشمیری مسلمانوں کو؟ یہ ایک اہم سوال ہے، جو قدرے پیچیدہ بھی ہے۔

زی ٹی وی پر آپ کی عدالت جو کچھ گیلانی نے کہا، یقیناً اُسکے لئے اُن کو اُن کا ضمیر آٹھوں پہر ملامت کرتا ہوگا، کیونکہ جو کچھ بھی انہوں نے جواباً بولا یا ٹالا، وہ نہ صحیح جواب کی عکاسی کرتا تھا نہ وہ سچ پر ہی مبنی تھا۔

آپ نے کہا" ۱۹۲۴ میں کشمیر میں پہلی بغاوت شروع ہوئی جبکہ ۱۹۳۱ میں دوسری بغاوت شروع ہوئی اُس کا نتیجہ کیا نکلا وہ نہ بتلایا۔ جبکہ آپ نے کہا پھر ۱۹۴۶ میں تیسری بار بغاوت شروع ہوئی۔" جماعتِ اسلامی کے یہ بنیاد پرست لیڈر علی شاہ گیلانی ہماری واقفیت کے لئے بتلائیں کہ بالترتیب ۱۹۲۴، ۱۹۳۱ اور ۱۹۴۶ میں آپ کی عمر کا درجہ کیا تھا اور عمر کی صحت کیا تھی؟ لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور پنڈت جواہر لال نہرو کے مابین بقول گیلانی صاحب جو گفتگو ہوئی کیا آپ اُس وقت تیسرے فریق کی حیثیت میں شامل تھے؟ آپ نے پہلے کشمیر حاصل کرنے اور بعد میں اِدھر یا اُدھر کی عوامی شمولیت کا سوال پیدا ہوتا ہے کہکر جواب ٹال دیا۔ کیا کشمیر کوئی چیز ہے جو آپ کو حاصل ہونی چاہئے؟

غیر ممکن۔ نام نہاد اور خوابیدہ رائے شماری کرنے کے لئے آپ نے ۱۹۴۷ والی پوزیشن کو آدھار بنایا لیکن چین کی تحویل میں پاکستان کی طرف دیے گئے مقبوضہ علاقوں کی واپسی یا آزادی کا آپ نے گول کر جواب نہ دیا۔ آپ نے دہشت گردی میں ملوث کشمیری مسلمان نوجوانوں کو اپنا یارِ غار بتایا تو یہ افغانی سوڈانی لبنانی شامی عربی اور پاکستانی آپ کے کون تھے؟ تو دوسرے معنوں میں زائد از بیس ہزار مسلم مستورات کی انہی دہشت گردوں کی جانب سے اجتماعی عصمت دری میں آپ بھی بہ انداز دیگر شامل ہوئے جیسے ہے آپ پر، قرآن کریم کے منشا کے خلاف چلنے والوں کو اپنا انگ سنگ کہہ رہے ہو۔

پاکستان میں چلائے جارہے ٹریننگ کیمپوں کے سوال کے جواب کو ٹالتے ہوئے آپ نے کہا کہ:-

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

"میں پاکستانی مقبوضہ کشمیر بھی بن گیا۔ اگر آپ کو پورا کشمیر درکار ہے تو پاکستانی مقبوضہ کشمیر کے عوام کے خیالات اور حالات سے آپ کو باخبر رہنا چاہئے تھا۔ اِس لحاظ سے آپ "نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم"۔

کیا واقعی آپ کی اور آپ کے پاکستان نواز دہشت گردوں کی کشمیری مسلم مالی معاونت کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کشمیری مسلمان کوئی بیوقوف نہیں کہ انسانیت کے دشمنوں کی مالی امداد کریں، وہ آپ کے غارتگروں کو کیا اسی لئے کروڑوں میں مالی امداد دیتے ہیں کیونکہ اُن کی بہو بیٹیوں کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں اجتماعی بلاتکار کیا گیا جو آج بھی جاری ہے۔ وہ معصوم بچوں، بے گناہ ماؤں، بہنوں اور بزرگوں کے قتلوں کے لئے اسلحہ وغیرہ خرید کرنے کے لئے روپیہ پیسہ نہیں دے سکتے، ویسے بھی وہ گذشتہ 6 سال سے تنگ دست پڑے ہیں

چلو فرضیہ مان بھی لیں کہ یہی کشمیری آپ کی مالی امداد کرتے ہیں تو آپ بتائیں کہ اسلحہ گولی بندوق گن راکٹ اور بارود وغیرہ کی منڈیاں کہاں پر قائم کی گئی ہیں کہ جہاں سے آپ دہشت گردوں کے لئے ساز و سامان خرید کر لیتے ہیں۔ ہماری دانش میں بھارت بھر میں ایسی کوئی منڈی یا مینا بازار قائم نہیں۔

کشمیر کے اخبار والوں کو دہشت گردوں سے دی جا رہی دھمکیوں کو آپ نے "جھوٹ اور بکواس" کہا" تو اخبار جو بند ہوتے رہے اُسکی وجوہ کیا تھیں؟

آپنے اسکورٹی فورسز کو ننانوے (۹۹) فیصد تک اغوا کاریوں کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا۔ کیا وہ آپنے سچ بات کہی؟

بڑھاپا چھا بھی گیا اور عقلِ سلیم اللہ کی طرف سے آپ کو عطا نہ کی گئی، گو ہم نے آپ کے حق میں دعا بھی کی تھی۔

کشمیر میں بارہ سو (۱۲۰۰) سے زائد ہندو مارے گئے اور ساڑھے تین لاکھ کشمیری پنڈت بندوق کی نوک پر بے دخل بھی کر دیئے گئے، کیا وہ سبھی کے سبھی مخبر تھے اور جو مسلمان ہزاروں میں آپ کی بدولت مارے گئے کیا وہ بھی مخبر تھے۔ آپ بتلائیں، آپ کے خاندان یا رشتہ کے کتنے افراد قتل کئے گئے جس کا آپ کو غم ہے کہ نہیں؟

آپ اب سے کشمیر کے باوا بن گئے کہ کہتے ہو "ہم براہمن پریوار کو دوبارہ کشمیر میں بسانا چاہتے ہیں" کیا اس بات سے یہ بات صاف نہیں ہوتی کہ کشمیری پنڈتوں کو آپ کے ہی اشاروں پر اُجاڑا گیا نکالا گیا!

کیا ایچ ایل کھیرا (HMT) سبھاش مراد آبادی، رگھو بیر دیال کٹک، محترمہ شو بھارانی بجنوری روشن لال امبالوی، بیلو ٹریک ڈرائیور گورداسپوری، روہت کھنہ (ایم جی پی ایس اسٹوڈنٹ) گلشن کمار جالندھری، وی ایس تیواری، راجیو رنجن ٹاپو، پی ایس شیکر (تینوں لائف انشورنس افسران) سمن پرکاش پٹنہ، سبھاش بوس مدراسی، چمن لال سود پٹیالہ، کنہیا لال سود پٹیالہ مسٹر چترنجن، مسٹر سٹیفن پال آوسٹریلی (A ...) امریکی، کے نٹراجن (کنارا بنک) پیتامبر ناتھ شاستری نیپالی، ستیش کپور (تاجر جالندھری) وصناجی سانگری مہاراشٹر، سب کے سب مخبر تھے اور کیا پروفیسر مشیر الحق، مولوی فاروق، مولانا محمد سعید مسعودی، ڈاکٹر ... بھی مخبر تھے؟

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جو آپ نے ان کو اپنے پیرانِ پروردہ کے ہاتھوں بیدردی سے قتل کروایا۔ آپ جواب نہ دے سکیں گے۔
کیونکہ آپ نابلد ہیں اور کم سن بھی۔

ہمسئیہ ابلیس کشتۂ یزداں حیف صد حیف حضرتِ انساں

(شیطان ہلا اور خدا مرا) (کشپ وانی ستمبر 1995 صفحہ 11) نثار دہلوی

اور یہی شخص اپنا ایمان غالباً بہت پہلے بیچ چکا ہے۔ ضمیر بھی اس کا شاید مُردہ ہو چکا ہے۔ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے میں طاق بھی تو ہے۔ جھوٹ اور بے حیائی اس کا پیشہ بن چکا ہے۔ بولا کیا، بولتا کیا ہے اور بولنا کیا ہوگا، کوئی فرق نہیں جانتا ہے۔ اقرار سے انکار جیسے کوئی بدکردار ہو اس کا بس چلے تو اسلام اور قرآنِ شریف کو بھی بیچ ڈالے۔ کسی بات سے جو صحیح ہو انکار کرنا اسکی ایک صلاحیت ہے۔ حرام کو پھونک مار کر حلال بنا سکتا ہے۔ اپنے بچہ گان کو ہندو کافروں کے زیرِ سایہ اعلیٰ تعلیم دلوانے میں طاق نظر آتا ہے۔ ان کو دہشت گردی سے دور ہی رکھا۔ اپنے آقاؤں کو گالیاں بھی دیتا ہے۔ اور پسِ پردہ اپنے ذاتی مفاد کے لئے دعائیں بھی اُن کے حق میں کرتا ہے۔ سنگا در حقیقت کسی کا نہیں، کبھی صلواتیں سناتا ہے، کبھی آہیں بھرتا ہے اور کبھی بلا وجہ گھبراتا بھی ہے۔ لیکن عوام خاص کر اہلِ اسلام کو بیوقوف بنانے میں ثانی نہیں رکھتا۔ اُن کو مرنے کی تلقین کرتا ہے اور اپنے تحفظ کو یقینی بنا دیتا ہے۔ اپنے حریفوں مولانا محمد سعید مسعودی، میرواعظ مولوی فاروق ڈاکٹر نثار قاضی، ڈاکٹر گورو اور پروفیسر مشیر الحق کو یہ ابدی نیند سُلوا سکتا ہے۔ تبھی ان کو سرزمینِ ہند پر جینے پنپنے اور گرجنے کے لئے چھوڑا ہے کیونکہ وہ اپنی اولاد کے بارہ میں اُلٹا نہیں سوچ سکتا۔

"تقریر تحریریں کرتے ہیں اور عنوان بتاتے ہیں **تحریکِ حُریتِ ہند اور علماءِ ہند** ایک متضاد عنوان جسکے محور پر یہ شخص گھومتے گھومتے گر پڑا، جان نہیں نکلی باقی سب خیریت رہی

جنگِ آزادی اور مسلمانانِ ہند کا حصّہ چھیڑ کر 1857ء سے لے کر 26 جنوری 1950ء تک **جمعیتہ العلماء کا نظریہ** بتلاتے بتلاتے **ہندو مسلم کشیدگی** اور انگریز کو بیچ میں گھسیٹ کر **دو قومی تھیوری کی مخالفت** کی وضاحت کرکے بالآخر دم جیسا توڑ بیٹھا لیکن سنبھلنے کے بعد اپنے دہنِ مبارک سے عوام کو یہ کہکر دعوت دی کہ "آپ بتلائیں کل اور آج میں اگر کوئی فرق نظر آرہا ہوگا تو اپنی مثبت رائے قائم کرکے اسکو جزدان میں لپیٹ کر صاف ستھری جگہ خصوصی طور پر طاقچے پر رکھکر ہائے آزادی ہماری آزادی، ہائے پاکستان ہمارا پاکستان کا ورد کرتے رہیں۔ تسبیح پھیرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

خود اسی جماعتِ اسلامی کے ناظم اعلیٰ ہو کر عوام کُشی کا مناظرہ کر رہا ہے جس جماعت نے ذوالفقار علی بھٹو کو پاکستان میں پھانسی دلوانے میں کوئی پس و پیش نہ کیا اور اس پر طُرّہ یہ کہ مرحوم بھٹو کی صاحبزادی محترمہ بے نظیر بھٹو ابھی اپنے والد کے قاتلوں کے ہی گلے لگتے ہوں، ریش دراز ہوں۔ بُنگانِ تا پَٹ داڑھی والے ہوں کو اپنی پناہ میں دیتی ہیں۔

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گود میں بٹھا لیتی ہیں اور اسطرح اپنے باپ کے قاتلوں سے انکا انتقام لیکر اُسکی قبر پر گلپوشی تو
درکنار بلکہ اُسکی قبر کہیں اُکھاڑنے کی سنہری گھڑیاں میسّر کرتی ہونگی۔ یہ ہے اسلام کی خدمت یا یہ
ہے اسلام کی خدمت جو پاکستان میں ضیاالحق آمر نے رائج کیا ہے اور دینِ محمدی سے ترکِ
موالات کرکے ایک طرف ہوکر سخت ترین سزا پا چکا ہے۔

اپنی خامہ فرسائی میں 1857 سے 1870ء تک مسلمانوں خاصکر اپنے جیسے کارناموں
کے مالکوں کے کارنامے بتلاتے جب تھک گیا تو واپس مڑ کر 1858ء میں کانگریس کی بنیاد
کا ذکر چھیڑ کر 1886ء اور 1887ء میں مسلمانوں کو تحریکِ آزادی میں شرکت کروائے
کرواتے خلافت کو بروئے کار لاکر 1927ء میں سائمن کمیشن کو پکڑا کر 1932ء
سے ہوتے ہوئے 1935ء میں دستورِ حکومت ہند میں زیر و زبر کے ساتھ تمام واقعات درج
کروائے اور پھر 1939ء میں دوسری جنگ عظیم میں باتوں باتوں میں شامل ہوکر
1940ء میں جونپور میں تھکے ماندے مسافر کی طرح تھوڑی دیر درخت کی چھاؤں میں آرام کی
خاطر بیٹھ گیا۔

اپنی غلط دماغی کے کارن زاں بعد 1906ء میں مسلم لیگ اور ہندو مہا سبھا کو جنم
(اس شخص نے) دلوایا اور 1924ء میں جمہوریہ ہند کے بانی مہاتما گاندھی کے ذکرِ خیر
سے اپنے گناہوں کو دھو ڈالنے کی کوشش میں لگ گیا کیونکہ یہ جماعتِ اسلامی کا چیف تھا
اور کانگریس کے شانہ بشانہ گراؤنڈ میں کھیلنے کیلئے اُتر گیا تھا۔ اور لتاڑ بیٹھا رہا مسلم
لیگ اور ہندو مہا سبھا کو۔

لمبے وقفے کے بعد کچھ کرن کی جب نیند کھلی تو پایا کہ 1945ء آچکا ہے اور یہ جناب
فوراً سہارنپور کو روانہ ہوگیا جہاں اس نے کسی خصوصی اجلاس میں اپنے "قائد شیرِ کشمیر
شیخ محمد عبداللہ کو شامل دیکھ کر اپنی خم دار مونچھوں کو تاؤ دینا شروع کیا تھا اور آخر میں
یہ کہتے کہتے کہ جمعیتہ علماء کے پانچ سال پہلے کی پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہے۔
اور ہندوستان کی آزادی کا سہرا **انڈین نیشنل کانگریس** کے رہنماؤں کے سر ہے۔
اور اس جماعت کے ساتھ جن لوگوں نے معاونت اور مددگاری کا فرض انجام دیا ہے، اُن جمعیت
علمائے ہند وغیرہ جماعتیں پیش پیش ہیں۔ ان کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آج
کے دن وہ جماعتیں بھی تحسین و آفرین اور مبارکباد کی مستحق ہیں اور آزادی کا سہرا لازمی
طور اُن کے سر پر رہے گا" **جبکہ ابتدا یوں تھی:**

"آج کے دن کی عظمت اور رفعت تاریخ عالم ہمیشہ دہراتی رہے گی۔ آج ہندوستان
جمہوریت کا اعلان کرے گا اور آج کے مبارک اور باسعادت تاریخ سے **ہندوستان**
غیر مذہبی جمہوری ریاست متصوّر ہوگی۔ اس مبارک دن پر ہم کشمیر کے لوگ دل کی گہرائیوں
سے ہندوستان کے آزاد جمہوریہ بن جانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔ (نوٹ: چونکہ آپ کو
دعوت دی گئی ہے کہ [illegible] آپ کا [illegible] (نثار)

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation, Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پاکستانی اسلام کے علمبرداروں نے کشیرِ اسلام کے پرستاروں کی آبرو ریزی صبح تا شام کی۔
نظامِ مصطفےٰ اصلعم قائم کرنے کیلئے ہزاروں مرد و زن کے قتل کو جھیلا کام درجہ دیا۔

علی شاہ گیلانی محض مسلم ریاست کے حامی ہیں۔ آپ جماعت اسلامی کے لیڈر ہیں۔ جبکہ آپ نے اپنی عزت اور آبرو بھی نام نہاد حریت کانفرنس کے پاس رہن رکھدی ہے اور پھر آپ کے دام میں آئی ہوئی ممنوعہ تنظیم حزب المجاہدین آپ سے دو قدم آگے نکلی ہے۔ آپ خود قتل نہیں کرتے، معصوموں کو موت کے گھاٹ نہیں اتارتے، نہتے مرد و زن اور دختران کو اذیت نہیں دیتے، بلکہ یہ سارے حیوانی کارنامے لوٹ مار اور آتش زنی سمیت اپنی تنظیم ممنوعہ حزب المجاہدین سے کروایا کرتے ہیں۔ خود بڑے گوشت کے کباب تناول کرتے ہیں اور دوسروں کو دوسرے قسم کا مردار کھانے کی ہدایت کرتے ہیں، ترغیب دیتے ہیں، مشورہ دیتے ہیں اسکے برعکس یعنی آپ کے اس منشور کو کہ "کشمیر میں نظامِ مصطفےٰ صلعم قائم ہو ٹھیک اسی طرح جسطرح پاکستان میں مہاجروں، احمدیوں، شیعوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے قتل و غارت اور اذیتوں سے قائم کیا جا رہا ہے۔ گو 48 سال گزر جانے کے بعد بھی وہاں پاکستان کا اصلی نقشہ ترتیب نہ پایا، کیسے پاتا؟

خود محمد علی جناح مقتول نے پاکستان بنا کر اپنی بھاری غلطیوں کا احساس کرکے کفِ افسوس ملنا شروع کیا تھا۔ اور جے سندھ "تحریک کے جنم داتا آنجہانی سید صاحب نے بھی اپنی ہاتھی نما غلطی کا احساس کیا تھا۔" کہ پاکستان کا بنایا جانا تمام عالم کے لیئے وبالِ جان ثابت ہوگا۔ ان کی پیش گوئیاں اب حقیقت کی شکل میں نظر آرہی ہیں۔ کیونکہ اسی پاکستان نے تمام دنیا میں آتنکی ماحول کو پھیلا کر رکھدیا اور اسکے حکمرانوں نے اپنے گو کو بارود کے ڈھیر پر پہونچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔

جماعت اسلامی نے اعتراف کرلیا کہ "لداخ اور جموں کے عوام نے بھارت میں حقیقی طور پر شمولیت کرلی ہے۔ گجر اور بکروال کسی صورت ملوث نہ ہونگے نہ ہیں اور نہ اس ضمن میں کوئی حیثیت رکھتے ہیں۔ یاسین ملک اور جے ایم لون نے جیلانی کے اس مؤقف کی نفی کردی اور زور دیا کہ کشمیر کا سکولر کیریکٹر ہر صورت میں موجود رہنا چاہیئے۔

گذشتہ 15 اپریل 1995ء کے دن ایک بیان کے ذریعے اخوان المسلمین نے کہا کہ ہندوستان اور جماعت اسلامی دو دشمن ہیں ہندوستان سامنے سے حملہ کرتا ہے جبکہ جماعت

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اسلامی اور اُسکے حواری پیچھے سے حملہ کرتے ہیں - لہذا چاہئیے کہ پیچھے سے حملہ کرنے والے کا نام ونشان پہلے مٹا دیا جائے - بیان میں مزید کہا گیا کہ کشمیر کو کسی بھی قیمت پر افغانستان نہ بننے دیا جائے گا - جماعت اسلامی کے خواب کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتے، اسلئے کہ اِن کے ضمیر میں پختگی نہیں - کشمیر میں ہر کسی فرقہ کو رہنے کا بھرپور حق ہے یہ حرف پاکستان کے چہیتے علی شاہ گیلانی، جماعتِ اسلامی اور حزب المجاہدین کی ذاتی ملکیت نہیں -

کشمیر کو بنانے میں کشمیری پنڈت بزرگوں اور بھائیوں کا زبردست ہاتھ رہا ہے - لہذا اُن کے حق کو شریعت کی رُو سے بھی غصب نہیں کیا جا سکتا -

ممنوعہ جے کے ایل ایف اور دوسری تنظیمیں چاہتی ہیں کہ کشمیر اسکولر رہے اور آزاد مملکت بن کر رہے، جبکہ جماعتِ اسلامی اور حزب المجاہدین سوائے سنی مسلمانوں کے کشمیر میں کسی اور کا چہرہ دیکھنا پسند نہیں کرتے - اور یہ دونوں پاکستان نزادیاں کشمیر کو پاکستان کی جھولی میں ڈالنے کی بے حد متمنی ہیں -

اگر جیلانی کے اس بیان کو ہم وزن دیں کہ "جموں اور لداخ کے عوام ہندوستان کے ساتھ باضابطہ شمولیت کر چکے ہیں اور کشمیریوں کو ایسا کرنا باقی ہے، اسطرح اپنی کم عقلی جو گیلانی صاحب نے ظاہر کی، اُس کی کوئی احمق داد دے سکتا ہے - جموں کشمیر لداخ سمیت ایک ہی ریاست تھی اور ہے اور آنجہانی مہاراجہ ہری سنگھ اسکے حکمران تھے - اُنہوں نے ضابطہ کے تحت ریاست کو ہندوستان کے ساتھ شامل کر لیا اور اُس وقت پاکستان نے ہندوستان کے اس علاقہ پر حملہ کرنے کے لئے قبائلی درندے بھیجدئے، جو بیتیل کو سونا سمجھتے تھے اور جو ایک کرکے کتّے کی موت مارے گئے -

نثار

(کشیپ وانی جون ۹۶ صفحہ 6)

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حامیانِ نظامِ مصطفٰے صلعم کیوں اور کس کی خاطر میں اسلام کو بٹہ لگا رہے ہیں

اسلام کس دینِ مصطفٰے صلعم کا نام ہے یہ وہ لوگ نہیں جانتے کہ جو افغانی درندے، پاکستانی وحشی اور کشمیری زناکار، غارتگر کہلاتے ہیں۔ غضب یہ بھی ہے کہ کشمیری اُٹھائی گیروں، انتہا پسندوں اور دہشت گردوں کو اکثریتی مسلمان کچھ کہنے کی ہمت نہیں کرتے اور اُنھیں (دہشت گردوں) کو چاروں اطراف گُل کھلانے کی چھوٹ دیکر خود اُن کے گناہوں میں برحقہ مساوی شریک ہوکر اسلام کی جہاں توہین کا باعث بن چکے ہیں وہاں وہ آنحضرت جنابِ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو غلط کاموں کے لئے مینڈیٹ بھی دے رہے ہیں۔ وہ تک گمراہ ہو چکے ہیں پاکستان کی چال بازیوں سے، جو اسلام کی بربادی، اسلام کی توہین، اسلام کی سربلندی، اسلامی راج اور اسلامی ماحول پیدا کرنے کے لیے قرآن و سنت، احکاماتِ اسلام، ہدایاتِ پیغمبر صلعم کی پرواہ نہ کر رہا ہے۔ اور خود کو نام نہاد اسلامی جمہوریہ پاکستان کہتا ہے۔

آئے دن مسلمانوں کو کراچی سندھ اور پنجاب میں لقمۂ اجل بنانا کیا اسلام کی رواداری ہے؟ کیا یہی تضحیک آمیز اور انسان دشمنانہ سرگرمیاں اسلام کی اصلی تعلیمات ہیں؟ اگر اپنی حقیر اور انسانیت سوز کارناموں کا نام خدمتِ اسلام ہے، تو ہم کم از کم ایسے اسلام کو دور سے ہی ہمیشہ کے لیے خیرباد کہینگے۔ اور چاہیں گے کہ ہم اپنے اصلی عقیدے پر کاربند رہیں اور آنحضرت صلعم کے اسلام کا احترام کرتے رہیں، ٹھیک اسی طرح کہ جس طرح ہم اپنے ہندو دھرم اور دوسرے دھرموں کی عزت اور احترام کرتے ہیں۔ اور جو عادت ہمیں جہاں ورثہ میں ملی ہوئی ہے وہاں اپنے بزرگانِ دھرم کی ہدایت بھی ہے۔

یہ بات سو فیصد درست ہے اور اسکو دنیا کی کوئی طاقت تسخیر نہیں کر سکتی کہ کشمیر بھارت کا ایک اٹوٹ حصہ تھا حصہ ہے اور حصہ رہے گا۔ اور تا روزِ قیامت اُن دہشت گردوں اور ہر دو افغانیوں اور حقیر پاکستانیوں کو ہندوستان سے کشمیر کو الگ کرکے نام نہاد پاکستان میں ضم کرنا نصیب نہ ہوسکے گا۔ گذشتہ تک جھگ چھ (6) برسوں سے جو نظامِ مصطفٰے صلعم کی رٹ لگائی جارہی ہے وہ کارروائی واقع نہیں ہوسکتی بلکہ اسلام کی بدنامی کے سوا اور کچھ بھی نہ ہوگا۔ اسلیے قتلوں، لوٹ پاٹوں، دہشت گردیوں، آتش زنیوں، مسجدوں اور مندروں کی بے حرمتی اور زناکاریوں کو فوراً سے پیشتر ترک کرلو۔ پاکستان کو اُس کے دیئے ہوئے بندوقوں اور پستولوں سے جہنم رسید کرلو اور اصل اسلام کی سربلندی جو مساوات یگانگت آپسی بھائی چارہ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی ہے کو یقینی بناؤ۔ چونکہ خود پاکستان میں اسلام کی قدم قدم پر بے قدری ہو رہی ہے اور مسلمان کا خونِ ناحق آئے دن بہایا جارہا ہے جو آنحضرت صلعم کے ارشاداتِ عالیہ کے منافی افعال ہیں۔

تم لوگوں نے اسلام پالنے والوں اور اس کا احترام کرنے والوں دونوں کو نہ بخشا۔ پاکستان میں ہزاروں شیعہ لوگوں کو مروایا۔ اُنہیں کافر کہلوایا، اُن کی مسجدیں ڈھائیں اور تم کس منہ سے اے کشمیر کے نام نہاد حریتی انصاریو عوام کو چناؤ میں حصہ نہ لینے کی تلقین کر رہے ہو۔ تم پاکستان کا احترام اپنے خاتمہ کے لیے کر رہے ہو۔ دیکھو لو دکٹپ وانی (7/9)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

روزنامہ "آفاق" سرینگر کشمیری دہشتگردوں کو ہی مبارک ہو۔

سرینگر کے روزنامہ "آفاق" نے حال ہی میں لکھا ہے کہ "جموں میں کشمیری پنڈتوں کے کیمپوں میں روزانہ زنا بالجبر ہوا کرتا ہے۔ روزنامہ آفاق نے اپنے کشمیری اسلام کو پروان چڑھانے کے لئے اور کشمیری مسلم مستورات کے ساتھ پاکستانیوں اور افغانیوں وغیرہ سے ہوئے زنا بالجبر کے آئے دن کے واقعات پر پردہ ڈالنے کے لئے من گھڑت خبر چھاپ دی جسکی سرکار نے تردید کی۔ اسکے علاوہ ہم یہ آفاق پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ کشمیر میں گذشتہ ساڑھے پانچ برسوں میں 335 مسلم مستورات، نوجوان لڑکیوں اور طالبات کے ساتھ اجتماعی زنا بالجبر کیا گیا اور بعد میں مسلم دہشت گردوں نے انہیں قتل کیا اسی طرح اجتماعی بلاتکاروں کے اعداد وشمار 15824 سے تجاوز کر گئے ہیں۔ صداقت سے پُر اس بدنما خبر کے بارہ میں آفاق کو غالباً لقوی مار گیا ہوگا۔ اگر آفاق کو چاہت ہے تو وہ دس ہزار روپیہ ارسال کرے، تو ہم اسکو تمام تر تفاصیل سے تحریری طور پر آگاہ کریں گے۔ افغانیوں اور لبنانیوں کا ٹی وی انٹرویو کہ "وہ کشمیری مسلم نوجوان خواتین کے ساتھ مباشرت کرنے میں جنت کے نظارے کرتے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔

کیا آفاق نے نہیں سنا۔ حالانکہ چھ بار نشر ہوا۔ سرینگر سے اور دہلی سے۔

(کشپ وانی جولائی ۱۹۹۵ء)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کشمیری صحافت میں روزنامہ "الصفا" کا رول

مدتِ مدید سے میں نے چاہا کہ الصفا کے مواد پر قلمزنی کروں۔ خواجہ محمد سلطان بٹ ہمارے دوستوں میں ہُوا کرتے تھے۔ خدا اُن کو غریقِ رحمت کرے۔ وہ وکالت سے ہٹ کر صحافت کے میدان میں اُترے جبکہ وہ پیشہ ور صحافی نہ تھے۔ کشمیر میں آتنک واد کو جنم دیا گیا تو ابتدا میں اُنہوں نے اسکی ہر طرف اور ہر طرح سے معاونت کی اور مُلک دشمنی تحریک کو لبیک کہا۔ دہشت گرد اور مُلک دشمن تنظیموں کو اُنہوں نے عسکری تنظیمیں کہہ کر ہر قدم پر اور ہر لمحہ خراجِ تحسین پیش کیا۔ اخبار میں صرف دہشت گرد اور ممنوعہ تنظیموں کے جارحانہ کارناموں کو فخریہ لہجے میں پیش کرکے اخبار کو ایک طرف ان ممنوعہ تنظیموں میں مقبول بنانے کی کوشش کی۔ جبکہ دوسری جانب اُسکو مالی امداد بھی انہی تنظیموں سے ملتی رہی بتائی جاتی تھی۔ لیکن کافی عرصہ کے بعد جب اُنہوں نے سمجھا کہ وہ اسلام کے منافی چلنے والے ظالموں، قاتلوں اور اغوا کاروں کے غیر انسانی.... کارناموں سے صحافت کے مقدس پیشہ کی بےحرمتی کرکے اپنے اخبار کو اُن کے لئے وقف کرنے کا چلن اپنا رہے ہیں تو خواجہ محمد شعبان بٹ نے دو زانو ہوکر اللہ پاک کا نام لیکر اور حضور سرورِ کائنات آنحضرت جنابِ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے دست بستہ اپنے گناہوں کا ارتکاب کرکے معافی مانگ لی۔ اور پھر دوسرے دن سے اُنہوں نے اپنے اخبار میں دوسرا ہی انسانی رنگ پیش کر دیا۔ چنانچہ یہ سلسلہ تھوڑی دیر تک ہی چل سکا اور شیطان فطرت دہشت گردوں نے اُن کی زندگی اُن کے دفتر مگرمل باغ میں ہی گولیوں کی بوچھاڑ کرکے ختم کر دی۔ اُسکے بعد کا عالم خدا بہتر جانتا ہے۔

اخبار کا نام الصفا کیسے تجویز ہُوا اور اُسکے معنی کیا ہوتے ہیں؟ ہماری دانش میں الصفا مکمل پاک و صاف اور اس سے نسبت ہے مکہ معظمہ کی ایک پہاڑی جہاں دوڑنا ارکانِ حج میں شامل ہے۔ عربی نما اس لفظ کا تقدس کہاں کہاں خراب کیا گیا وہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ الصفا میں یکطرفہ باتیں درج ہوتیں، ہمارے ملک دشمنوں کو شہید کہہ کے پکارا گیا اور جب کوئی ہندو قتل ہوا اُسکے بارہ میں خبر تک درج نہ کی گئی البتہ اُسکے مقابل میں کشمیری پنڈتوں کے خلاف الصفا نے اسی نام سے یا اُسی نام سے بہتان تراشیاں شروع کر دیں جو اس کا متواتر دستور رہا اور حق تعالیٰ کے سامنے الصفا جھوٹا پڑ گیا کیونکہ خدا کی مخلوق میں کوئی امتیاز نہیں ہُوا کرتا۔ سبھی مذاہب اور عقائد کے لوگ اُسکے سامنے ایک جیسے ہیں۔ الصفا نے امتیاز برت کر جہاں اسلامی تعلیمات کی نفی کر دی وہاں خدا سے ناراضگی بھی مول لی۔

میں دوسرے اخباروں کی بات نہ کروں گا جو بے حساب کشمیر میں آتنک واد کے پراپیگنڈہ اور مُلک دشمنی کے پرچار سے لبالب بھرے ہوتے ہیں اور جن کے تمام تر حاشیے سیاہ فام ہُوا کرتے ہیں کیونکہ اُن کا مواد گمراہ کُن ہوتا، اسلئے سیاہی چھا کر رہ جاتی ہے اور اندھیر گردی نمایاں ہوتی ہے۔

ایڈیٹر الصفا کی یاد دہانی کے لئے چند ایک حوالہ جات دے رہا ہوں

یکم ستمبر ۱۹۹۵ء کا اداریہ "اگر گاندھی جی زندہ ہو جاتے" اسمیں مبالغہ آرائی اور تضحیک سے کام لیا گیا ہے اور قاتلوں کو عسکری اور فدایانِ اسلام کہکر یاد کیا گیا۔ سکھوں کو علاحدگی کے لئے اُکسایا گیا،

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جبکہ کشمیری پنڈت جاتی کو مغرور کہا ہے اور نہ جانے گاندھی جی کی شان میں کسقدر گستاخی کی گئی ہے۔

16 ستمبر 1990ء کے شمارہ میں آپ نے "ہمارے باغ کا میوہ سستا ہے" لکھکر ہمیں یہ باور دلانے کی کوشش کی کہ سکورٹی فورسز سوپور کے میوہ باغات پر بہ نفس نفیس قابض ہو چکے ہیں، جو سو فیصد جھوٹ بات ہے۔ سکورٹی فورسز ہمیشہ متحرک ہیں۔ یہ ساکن نہیں ہوا کرتے اور یہ ناجائز قبضے کو حق نہیں مانا کرتے۔ کہ جسطرح کشمیری مسلمانوں نے تمام تر دیہاتوں میں کشمیری پنڈتوں کے باغات کے میوں کو اُن کی عدم موجودگی میں اپنی تحویل میں لیکر گذشتہ دو سالوں میں سرکار کو بیچا اور لاکھوں روپیہ جو ہندوؤں کا حصہ تھا ہضم کر لیا۔ اِس بارہ میں آپ کی خاموشی آپ کے فرقہ پرست اور غیر معتبر ہونے کی غمازی کرتی ہے۔ اور کہ آپ دہشت گردوں کی پناہ اپنی مشکوک اور مفسدانہ صحافت کو چلا رہے ہیں۔

25 ستمبر 1990ء کے شمارہ میں آپ نے "شرارے" کالم میں لکھا ہے کہ ایک سکورٹی جوان جھیل ڈل میں گر کر ڈوب گیا لیکن ملاحوں نے اِس نوجوان کو ازراہ ترحم "صحیح سلامت" کنارے پر لایا۔ یہ کونسی زبان ہوئی۔ ازراہ ترحم کے بدلے اگر آپ ازراہ انسانیت لکھ دیتے تو حرج کیا تھا۔ اِدھر بھی آپ انسانیت سوزی کے دلدادہ نظر آگئے۔

17 ستمبر 1990ء کے شمارہ کا ایڈیٹوریل "کشمیری پنڈت کا انکشاف" تحریر کیا اور حوالہ دیا کہ اِس ایڈیٹوریل کی بنیاد مسٹر ایل کول شکنہ چھانہ پورہ سرینگر حال مہاجر کیمپ نگروٹہ جموں کا وہ خط ہے۔ جو 17 ستمبر کے انگریزی اخبار میں چھپا ہوا ہے۔ مگر نام نہ بتایا اخبار کا۔ اِس ایڈیٹوریل میں آپنے انتہائی مبالغہ آرائی سے کام لیکر یہ باور دلانے کی کوشش کی ہے کہ کشمیری پنڈتوں کو مسٹر جگموہن جب کہ گورنر نے بھگایا۔ آپنے اِسکو ایک سازش بتایا۔ آپ نے آخر میں لکھا کہ "کشمیری پنڈتوں کو بموں گولیوں اور بندوقوں کے خوف کے کارن اپنی زندگیاں بچانے کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ اُنہوں نے ایسا کر کے اچھا کیا۔ لیکن ایک شکایت یہ ہے کہ اُنہوں نے کشمیر میں ظلم وستم کے خلاف آواز نہیں اُٹھائی۔ آپ نے ظلم وستم کی وجوہ بیان نہیں۔ اگر ظلم وستم کو آپ دعوت دیں تو میں آپ کا ہمدرد کیسے بن سکتا ہوں۔ جبکہ میں امن و امان کا خواہاں ہوں یہی انسانیت کا قول ہے۔ ایکطرف آپنے کہدیا کہ شری جگموہن نے کشمیری پنڈتوں کو بھگایا اور دوسری سطر میں آپ کہہ رہے ہیں کہ جان بچانے کے لئے اُنہوں نے اچھا کیا۔ آپ خود ہی اپنے موقف کی تردید کر رہے ہیں۔ اصل بات کیا ہے وہ آپ ہی جانتے ہونگے۔ آپ نے یہ تسلیم تو کر لیا کہ ہزاروں کشمیری مسلمان وادی چھوڑ کر اپنے بچوں کو باہر پڑھا رہے ہیں اور خود تجارت میں خوب کمائی کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ جنہوں نے کشمیری دستکاروں کا استحصال کر کے اُن کی اشیاء آتنک واد کے کارن کوڑیوں کے مول خرید کر ہندوستان میں 500 فیصد اضافہ پر فروخت کر کے اپنے لئے عیش و عشرت کا سامان میسر کیا۔ یہ لوگ بھی دہشت گردی سے تنگ پڑے تھے۔

آپ نے لکھا کہ کشمیری پنڈت فرار ہو کر اپنی جان بچا گیا۔ اُسکو کس نے فرار ہونے کے لئے مجبور کیا وہ نہ

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بتایا۔ غرضیکہ اِدھر بھی آپ کی صحافت کا رنگ فرقہ وارانہ ہی رہا۔ اور جس کے ایل کول
کو آپ نے اداریہ میں گھسیٹا ہے، اُس نام کا نگروٹہ کیمپ میں جب کوئی آدمی نہ تھا بلکہ
مفروضہ من گھڑت تھا اور جس انگریزی روزنامہ کا آپ نے حوالہ دیا اُس کا نام نہیں لکھا۔
کیونکہ ایسا اخبار بھی دہشت گردوں کا سرغنہ ہی ہو سکتا ہے اور کچھ نہیں۔
یکم جون ۱۹۹۱ء اور اُس سے قبل کے شماروں میں آپ نے اموات کے کچھ حوالہ جات
دئے ہیں اور جتنے بھی انتقال کئے ہوئے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں یا جن کے گھروں کو آگ لگی ہے
وہ تمام کے تمام مسلمان بتلائے ہیں۔ کیا پانچسو سے زائد کشمیری پنڈتوں اور ہندوؤں
کو اُس دن تک مسلمان دہشت گردوں کے ہاتھوں قتل نہ کیا گیا تھا؟ کیا زائد از
دو ہزار ہندو مکانات اُس وقت تک نہ جلائے گئے تھے؟ کیا سینکڑوں ہندو شدید طور پر
زخمی نہ کئے گئے تھے؟ اُن کا نام اُن فہرستوں میں نہ جوڑ کر آپ نے ایک اور بار واضح
کر دیا کہ آپ نام کے مسلمان ہیں۔ اور آپ انسانیت کے صحیح علمبردار نہیں۔ ہم دیکھتے
اپنے ماہنامہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں۔ آپ
مسلمانوں کو شہید لکھتے ہیں۔ مرے ہوئے دہشت گردوں کو شہید کہکر یاد کرتے ہیں حالانکہ
راہِ حق میں یہ لوگ شہید نہیں ہوا کرتے۔ یہ غداری کرنے کی پاداش میں موت کے گھاٹ
اُتارے جاتے ہیں۔ آپ غالباً "شہید" کے اصل معنی یا اُسکی تفسیر نہیں جانتے جو ایک بڑا المیہ ہے۔
۲ اگست ۱۹۹۱ء۔ آپ کا ایڈیٹوریل "کشمیری پنڈت نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے" اس میں
جو کچھ لکھا گیا ہے کیا وہ درست ہے؟ کیا آپ اور دہشت گرد مسلمان کہنے کو آپ عسکری تنظیم کہتے
ہیں، کشمیر کے ولی وارث ہیں۔ آپ نے تاریخ کا مطالعہ کر لیا ہے کہ کشمیر میں 535 سال پہلے مسلمان نہ تھے
اور بھارت میں 850 سال پہلے مسلمان نہ تھے جبکہ کشمیری پنڈت ہزارہا سال پہلے کشمیر کو آباد کر چکے
ہیں۔ یہ وہی قوم ہے جو آغاز سے ہی [illegible] مسلمانوں کے مظالم کے شکار رہی ہے لیکن زندہ ہے۔ اور
آئندہ بھی زندہ ہی رہے گی۔ آپ اتنا تو جانتے ہوں گے کہ 95 فیصد کشمیری مسلمان وہ لوگ
ہیں جو جبر و استبداد اور ظالم مسلمان حکمرانوں کے کارن ہندو سے مسلمان ہو چکے ہیں اور
ان کے رگ و ریشہ میں کشمیری ہندوؤں کا خون سرایت کر رہا ہے۔ اس بارہ میں عنقریب ہی
آپ سے انہی کالموں کے ذریعے ملاقات ہوگی۔ کیونکہ یہ جاتی کبھی کی نہ رہی۔ یہ تو اِدھر کی بھی
رہی اور اُدھر کی بھی رہی۔ آپ کی ہمدردیاں بے معنی ہیں۔ آپ لوگ یہ کہنے کی کوشش کریں
کہ آپ کے تمام تر راستے مسدود ہیں۔ ہمارے جیسے حالات کے سامنے آپ گھروں میں بیٹھ کر ہی
موت کو بھیک مانگینگے۔ کیونکہ آپ کے لئے باہر کے دروازے آپ کے اپنے کارناموں نے بند کر دئے ہیں۔
عزیز بزم الصفا۔ انسانیت کے قدردان بنو۔ اخبار کے پاک نام کو بدنام نہ کرو۔
صحافت کو غلیظ جامے سے نہ لپیٹو۔ آپ کی عمر ابھی چھوٹی ہے، اسکو غلیظ رجحانات
کے زیر بار نہ کرو، دوسروں کی خرمستیوں کو مت اپناؤ۔ راہِ مستقیم پر چلو۔ یہی خدا اور
اوتاروں بھگوان اور پیغمبروں کی ہدایت ہے۔ (بی این۔ بٹھار دیوی۔ کشپ وانی اکتوبر ۱۹۹۱ء صفحہ ۴)

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

File No. ____________

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh

CC-O. Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh

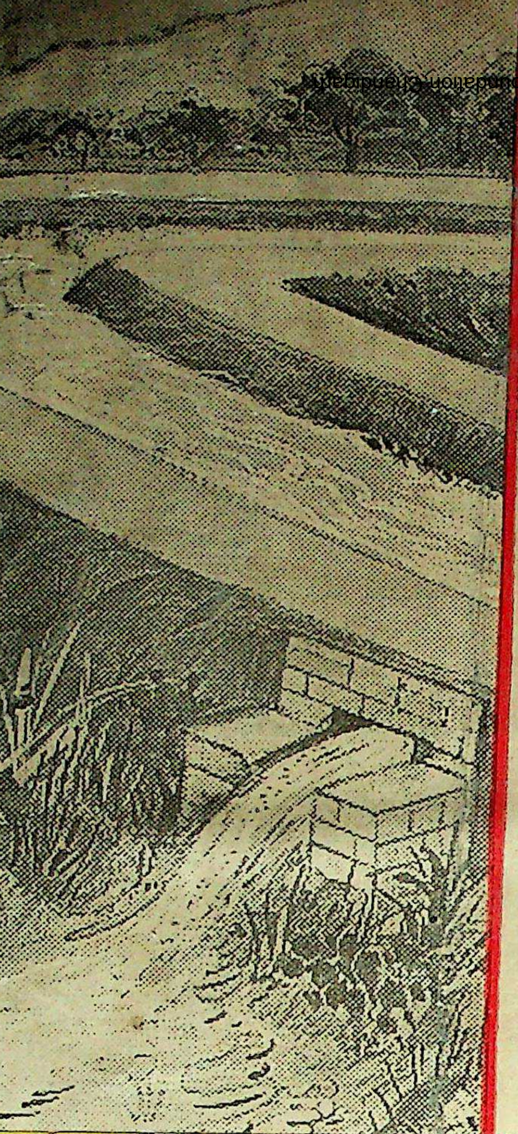

...فصل کی تباہی
...کی ضرورت کے مطابق لگائیں۔
...کی بھلائی ہے۔
...ہی لگائیں۔

1. जरुरत से ज्यादा सिं...
2. पानी को ठीक तरी...
के मुताबिक लगाएं ...
की भलाई है ।

COMMAN...

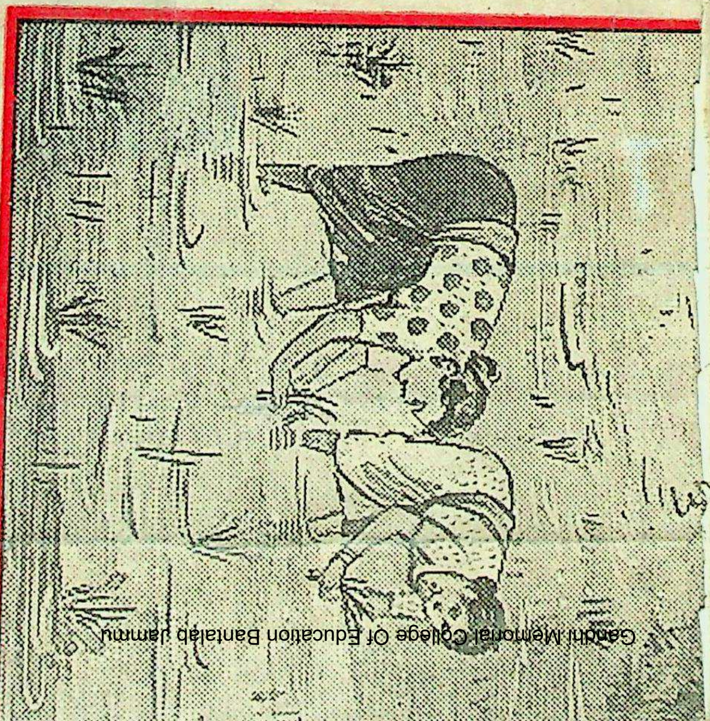

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu